فریب کن

بخدمت جناب ڈاکٹر حاجی خواجہ حسین صاحب
چیف میڈیکل افسر ریاست بنگین پلی

بناب عالی!

یہ بات مسلم ہے کہ برادرانہ تعلقات کچھ ظاہری رسوم کے محتاج نہین ہوتے۔ ہم مین یہ اپنی پہلی تالیف جو پورے سال بھر کی محنت مین کامل ہوئی ہے۔ آپ ہی کے نذر کرنا میرے اور اس کتاب کے لئے باعث افتخار ہے۔ اِس کتاب کے ترجمہ کرنے مین مجھے جس قدر محنت اُٹھانی پڑی اُسکے لئے اگر مین کچھ مورد تحسین ہو سکتا ہون تو وہ فی الحقیقت آپ ہی کا حصہ ہے۔ کیونکہ جو کچھ مین نے سیکھا جس قدر لیاقت بہم پہونچائی (اگر اُسکو علم و لیاقت کہا جائے) صرف آپ ہی کی تائید آپ ہی کی ترغیب اور آپ ہی کی کوششون کا نتیجہ ہے۔

آپ کو معلوم ہوگا کہ انگریزی ناولون سے ترجمہ کے لئے کسی کتاب کا منتخب کرنا ایک مشکل امر ہے۔ جارج رینالڈز (جو انگلستان کے مشہور و معروف ناولسٹ ہین) نے اس کتاب مین صرف ایک خیالی داستان ہی نہین لکھی۔ بلکہ غور کی نگاہون سے پڑھنے والے کے لئے اعلےٰ درجہ کا اخلاقی سبق۔ بد کرداری کے زبون اور نیک روش کے عمدہ اور مسرت آمیز نتیجے ایک دلچسپ قصے کے پیرائے مین بیان کئے ہین۔

آج کل بہت سے انگریزی ناول اُردو مین ترجمہ ہوئے اور برابر ہوتے جاتے ہین۔ یہ دعویٰ کرنا سراسر فضول ہے کہ زبان مین یا عمدگی بیان مین مین اس شغف پیدا کیا ہے

کی برابری کر سکون گا - جو اپنے اعلیٰ خیالات اور دلکش عبارات سے
کو اپنی تصانیف پر محو کر لیتے ہین - مگر میری ناچیز کوششون سے جو کچھ
وہی زیادہ سمجھتا ہون ناظرین سے امید ہے کہ وہ الفاظ و عبارت پر
خیال نہ فرمائین گے - اور اصل مضمون سے کتاب کی خوبی و عمدگی
اندازہ کرین گے - فقط

۱۵ - ستمبر ۱۸۹۴ء
ہگین پلی

نیاز مند
خواجہ اکبر

امیر روزنتل - اس مغرور امیر کے خیال مین یہ ایک سنگین جرم تھا کہ وہ ناچیز کم عمر ایسا طالب علم ایسی عالی درجہ معزز لیڈی کی محبت کو اپنے دل مین جگہ دے - اُس بد اندیش امیر کی حکومت سے وہ نوجوان چند فرضی جرائم کے بہانے قید خانے مین پھینکا گیا تھا ایسے بھاری گناہ اُس زمانے مین بھی آسانی کے ساتھ وقوع مین آتے تھے جب امراے سلطنت کے اختیارات سب پر فائق تھے اور وہی قوت جو اُس نوجوان کے حق مین باعث مصیبت ہوئی تھی - اُسکے جُرم کی تحقیقات آجتک ملتوی رکھنے بھی کامیاب ہوئی - پس نوجوان کا دل جو کبھی نہایت، شریف اور سنجیدہ تھا اس ظالمانہ بیرحمی کے سبب ذی اقتدار امیر روزنتل سے جو اُسکے مصائب کا بانی ہوا تھا مُہلکانہ انتقام لینے پر آمادہ ہو گیا - اس قید خانے کی ناقابل برداشت تکلیفین ایسی سخت تھین جنسے محسوس ہو کر اکثر اوقات وہ پکارا کرتا تھا "اے وہ قدرت! خواہ آسمانی ہو یا شیطانی! میری دعا کو سُن!! اور اس مصیبت مین میری مدد کر! مین اپنی زندگی کی تمام اُمیدین خوشی سے تریزا کی ایک ساعت کی محبت کے لیے نذر کر دونگا - اور ایک لمحہ بھی انتقام لینے کا مطلق خیال نہ کرونگا"

یہ باتین وہ اب ہزار دن مایوسیون کے ساتھ گھاس پر بیٹھا روشنی کے انتظار مین اپنے دل سے کر رہا تھا کہ یکایک قید خانے کے دروازون کی چول ہلائی گئی - اور بھاری زنجیرین جو اُن دروازون سے وابستہ تھین گونجتی ہوئی سنگی فرش پر گر پڑین - داروغہ جس شمع ہاتھ مین لیے ہوے اندر داخل ہوا شمع کی روشنی نوجوان کے دلکش مگر مصیبت زدہ چہرے پر پڑی - جسکے زرد بال - اُودی آنکھین - اور گورے چہرے سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ ملک ساکسنی کا سچا فرزند ہی - نوجوان گھاس کے بچھونے پر چونک اُٹھا اور اپنے دلربا اور حسین چہرے کو داروغہ کے مقابل کر کے کہا "تو اب کس لیے آیا ہی؟ یہ وقت تو کھانا پہونچانے کا نہین - وہ خدمت تو شب مین بجالایا کرتا ہی اور اب مین سمجھتا ہون کہ عنقریب صبح ہو گی پھر کیا بات ہی؟ شاید تو مجھ سے یہ کہنے آیا

آیا ہی کہ مین آزاد ہوا" پھر اُس نوجوان نے جلدی سے مسرت آلود لہجے مین کہا ا
تو میری آزادی کا حکم سُنانے کے لیے آیا ہی؟ خدا کے لیے جلد بیان کر۔ کیون
یہی بات ہی نہ؟" یہ کہکر داروغہ سے بغلگیر ہو گیا۔
داروغہ "فوسٹ! (اُس طالب علم کا نام یہی تھا) ایسے موقعون پر مسرت خیز
کیفیتون سے بھی غمناک اثر پیدا کرنے والی خبرین سُننے کے لیے آمادہ رہنا
چاہیے۔ اور وہ روز آج ہی"
نوجوان۔ (اپنے زرد چہرے کو خوشی سے پھُلا کر) "آج میری رہائی ہی؟"
داروغہ "مین تجھے رہائی کی خبر سُنانے کے لیے نہین آیا ہون۔ بلکہ یہ کہنے
آیا ہون کہ ایک گھنٹے کے اندر عدالت کے روبرو اپنے جرائم کی نسبت کہنے
سُننے کے لیے تجھے تیار ہو جانا چاہیے صبح ہو چکی۔ آفتاب کی شعاعین اس
مار مین پہونچنے تک سرہنگان کوتوالی تجھے عدالت مین لیجانے کے لیے
آجائین گے"
فوسٹ "اس امر کی اطلاع میرے لیے بہت مبارک ہی۔ کیا تو نہین
جانتا کہ تیرے اس اظہار سے میری رہائی کی اُمید قطع ہو سکتی ہی؟ مین لگائی
ہوئی تہمت کو آسانی سے جھوٹ ثابت کر دونگا۔ جس سے مجھے آزادی
نصیب ہو گی۔
داروغہ۔ ای غریب نوجوان! ایسا خیال نہ کر۔ اور ایسی اُمیدون کو اپنے
دل مین جگہ نہ دے۔ جنسے سوا ناکامی و حرمان کے کچھ اور حاصل نہو گا
تجھے معلوم ہی کہ تو کس جرم کے سبب مجرم ٹھرایا گیا ہی۔؟
فوسٹ "ہان۔ امیر روز نتل کے اتہام سے معلوم ہوتا ہی کہ اُسکی دانست
مین مین اُسکی پیاری بیٹی تریزا کو بھگا کر جبرًا اُس سے عقد کرنے کا ارادہ رکھتا
ہون۔ حالانکہ اُس سے میرا عشق ایسا ناپاک اور غرض آلود نہین کہ مین اسطرح
کی خیانت اور زبردستی کو روا رکھون"

داروغہ "کیا تجھے نہیں معلوم کہ لیڈی تریزا شاہ ناکسی ملن کے ہمشیر زادے امیر کبیر ڈیوک بیپولڈ سے منسوب ہو چکی ہے؟
فوسٹ۔ (غم کے لہجے مین) مین اچھی طرح جانتا ہون۔ مگر تریزا کے شریف دل نے مجھے اس باوقار عالی رتبہ امیر پر ترجیح دی ہے۔ اسلیے کہ وہ خود مجھے اپنی آنکھون سے دیکھ چکی ہے۔ اور میرے عادات واطوار سے بھی بخوبی واقف ہے"
داروغہ "تو پھر تو نے اپنی خطا کا اقرار کر دیا؟!"
فوسٹ۔ (حیرت سے) "کیون!۔ خطا کیسی؟ بمقتضاے فطرت انسانی کسی کے ساتھ محبت کرنا خطا ہے؟ انسان مین عشق ایک ایسی چیز ہے جسکو وہ لوگ بھی روک نہین سکتے جنکے دماغون مین نخوت وغرور کی ہوا سمائی ہوئی ہے"
داروغہ۔ بے شبہہ۔ ایک ایسی عورت کے ساتھ جو شاہی خاندان کے کسی ممبر سے منسوب ہو چکی ہو محبت کرنا اور اُسے عشق کی نگاہون سے دیکھنا خطا ہے۔ اور اس خطا کی سزا موت ہے"
فوسٹ۔ (اپنے مصیبت ناک حال سے واقف ہو کر) "موت! یہ نہایت ہیبت ناک خبر ہے۔ یہ ستم قرین قیاس نہین۔ تو شاید خواب دیکھتا ہے یا بیہودہ بک رہا ہے۔ کیونکہ انسان کی ناانصافیان اسقدر حد سے تجاوز نہین کر سکتین۔
داروغہ۔ عالی قدر امیر روزنتل کا سا ممتاز شخص جو تجھسے عداوت رکھتا ہے یہی کافی ہے۔ تو نے جسوقت اس زندان بلا مین قدم رکھا۔ اُسی وقت تیری موت کا فتویٰ بھی صادر ہو چکا"
فوسٹ "تو نے کیونکر دریافت کیا کہ عدالت کا یہی قصد ہے۔ تو تو ایک ادنےٰ درجے کا ملازم ہے۔ غالباً جج نے تجھکو اس بدنیت کارروائی کے متعلق اپنے مافی الضمیر کی اطلاع نہین دی ہوگی۔!"
داروغہ۔ مین ان اُمور کا امتحان کر چکا ہون۔ درحقیقت اب مین قیدی ہون کیونکہ میری جان کو اس شرط پر امن نصیب ہوئی کہ اپنی بدنصیب زندگی کا

باقی حصہ قید خانے کی ملازمت مین گزارون"۔
فوسٹ۔ تیری کیا خطا تھی؟
داروغہ "خیر۔ اس سے کچھ مطلب نہین۔ میرے لیے جو حکم صادر ہوا وہ یہی تھا کہ مین دار پر کھینچا جاؤن"۔
فوسٹ "اس شرط کے سوا جسکو ابھی تونے بیان کیا کوئی اور چیز تجکو نہ بچا سکیگی؟"
داروغہ "نہین۔ کوئی چیز مجھے بچا نہ سکی۔ (تھوڑی دیر تامل کر کے) ہان مین بھول گیا تھا ایک اور ہیبت ناک تدبیر اس سے بھی زیادہ مہیب تھی۔ جسکے عمل مین لانے کا مین قصد کر چکا تھا۔ مگر میری عقل سلیم اس سے باز رہنے کا سبب ہوئی۔ اور مین نے اس تدبیر سے حاصل ہونے والی ثروت و حکومت کی بہ نسبت اِس مصیبت و جانکاہی کی خدمت مین زندگی بسر ہونا پسند کیا"۔
فوسٹ۔ (خوف سے کانپتا ہوا) "کیا وہ بڑی آفت ڈھانے والی تدبیر تھی؟"
نوجوان کے اس سوال سے داروغہ نہایت پریشان و بدحواس ہو گیا اور چاہا کہ کسی طرح اس ہولناک تقریر سے باز آئے۔ لہذا نوجوان کی طرف مخاطب ہو کر کہا "اس بارے مین زیادہ کہنے کے لیے مجھ سے اصرار نہ کر"۔
فوسٹ "میرے شفیق! ضرور مجھے اسقدر بتا دے کہ وہ کون تدبیر تھی جس پر عمل پیرا ہوتے سے تو باز آیا۔ مجھے ایسی مضطرب اور بے تابانہ حالت مین نہ چھوڑ"۔
داروغہ۔ (خوف سے اِدھر اُدھر دیکھکر) "نہین۔ مین تیری یہ خواہش ہرگز پوری نہین کر سکتا۔ یہ وہی غار ہی۔
فوسٹ "مجھے اس نعمت سے محروم نہ رکھ۔ دیکھ یہ چیز (اُسے تھیلی دکھا کر) جس مین میرا تمام مال بھرا ہوا ہے تیری نذر کیجائیگی۔ (غمگین لہجے مین) اور شاید مجھے اسکی ضرورت نہ پڑے گی۔ کیونکہ اب مجکو تو مرنے کے لیے تیار

ہو جانا چاہیے !"

داروغہ نے شوق سے اُس تھیلی کو لیکر نوجوان کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا "اگر تیری خواہش اس امر کے دریافت ہی پر مصر ہے تو سُن !۔ یہ بیان پشت ہا پشت سے چلا آتا ہی مگر اس سرحد کے باہر کسی کو خبر نہین کہ ایک سو پچاس برس پیشتر ایک بڑا عامل جسکی عمر کا بہت بڑا حصّہ معقولات کے رازون کو افشا کرنے کی جستجو مین گزرا تھا۔ کسی علت مین ماخوذ ہو کر اُسی غار مین قید تھا۔ چونکہ اُسکو فن تسخیر جنات و شیاطین مین بخوبی آگہی تھی لہذا جب اُسنے دیکھا کہ میری نسبت سولی کا حکم صادر ہوا ہی تو اپنے اُن نجس عملیات کی قوت کے سبب سے اس سزا سے بچ نکلا۔ یعنے اُسنے آپ کو کسی جن کے حوالہ کیا جسنے اُسکو اس بلا سے نجات دے کر آزادی۔ توانگری و حشمت وجاہ سے نہال کر دیا۔ وہ جادو جسکے ذریعہ سے اُس شخص کو جن کی خدمت نصیب ہوئی اُسنے اُسی دیوار پر لکھدیا ہی اور روایت ہی کہ انسان کی قدرت نہین کہ اس نوشتے کو دیوار سے مٹادے۔ بس یہان سے بچنے کی یہی ایک تدبیر تھی جو بیان ہوئی۔ اور یہ بات اُس شخص کو نصیب ہو سکتی ہی۔ جو یہ تباہی اپنے آپ پر گوارا کرلے " یہ کہکر سر تا پا کانپتے ہوے داروغہ نے چراغ اُٹھالیا اور اُس دیوار پر نظر کی جو طالب علم کے بچھونے کے قریب تھی۔ اور چلایا "اے پروردگار عالم ! تو اپنی پناہ مین رکھ !!

وہ لکھا ہنوز باقی ہی۔ فوسٹ نے جلدی سے اس طرف نگاہ دوڑائی۔

داروغہ (خوف سے) "اسکو ہرگز نہ پڑھ اگر پڑھیگا تو ابھی وہ جن اس عمل کی اطاعت کریگا۔ اور ایک ہولناک صورت مین ہمارے روبرو آکر کھڑا ہو جائیگا"

یہ کہکر داروغہ چند قدم پیچھے ہٹ گیا۔ تاکہ روشنی دیوار پر نہ پڑے۔ پھر فوسٹ کی طرف مخاطب ہو کر "مین اب تجھسے رخصت ہوتا ہون۔ آدھے ہی گھنٹے کے اندر افسران سرکاری تجھے لیجانے کے لیے یہان آئینگے تو تیار رہ !"

داروغہ چراغ لیے واپس ہوا۔ اور فوسٹ پھر اُسی اندھیرے مین رہ گیا۔

جب اُسنے آپ کو تنہا پایا تو خودبخود بہ آواز بلند کہنے لگا "ہان اُس شخص نے خوب کیا جو رہائی کی ایسی بلاخیز تدبیر سے باز رہا۔ خدا مجھے بھی ایسی ہی قوت عطا کرے کہ مین اس بُری خواہش کو اپنے دل مین جگہ نہ دون" ایک لمحہ تامل کرنے کے بعد مجنونانہ طور پر "او تریزا! پیاری تریزا!! تو خوب جانتی ہی کہ مین تیرے لیے سب کچھ کرونگا۔ افسوس! اس ایک ساعت کی مدت مین جو ابھی گذری میرے جواس مین کس درجہ فرق آگیا کاش وہ خوفناک نقل ہی نہ سُنی ہوتی جو کسی بلاے ناگہانی کی آواز کی طرح میرے کانون مین گونج رہی ہی۔ اور جسکا اثر میرے دل پر بھی ہو رہا ہی۔ معلوم ہوتا ہی کہ باغیانہ خیالات دل مین پیدا ہوے جاتے ہین۔ اور مجھے سکھا رہے ہین کہ اس عمل کے ذریعے سے مین عزت کی اُس بلندی پر پہونچون جہان سے تھوڑی ہی دیر بعد دوزخ کی دائمی آگ مین پھینکا جاؤنگا۔ ای تریزا! تجھسے بغلگیر ہونا۔ تیری نازک آوازی وخوش الحانی سے لطف اُٹھانا۔ تیری باحیا اور شرمگین آنکھون سے نظر ملانا۔ آہ! یہی میرے لیے حقیقی جنت ہی۔ اُس مغرور امیر اور اُس ناانصاف جج سے انتقام لینا ہی میرے لیے بہت بڑی کامیابی کا سبب ہی جو بلا دریافت سزا دینے پر آمادہ ہو گیا۔ ہان انتقام لینے کی تمنا جو میرے دل مین ساعت بہ ساعت ترقی کر رہی ہی۔ اُسکو نکالنے کے لیے مین جہنم کو بدل قبول کرونگا۔ اور ہرگز اس خیال سے باز نہ آؤنگا حالانکہ اُن دونون سے ایک میری پیاری معشوقہ کا باپ ہی"۔ فوسٹ انھین خیالات مین مستغرق تھا کہ اُس زندان مصیبت کا دروازہ کھلا اور ایک افسر چراغ ہاتھ مین لیے داخل زندان ہوا۔

افسر "ویفوسٹ! مین تجھے جج کے سامنے لیجانے کے لیے آیا ہون۔ جو چند منٹ کے اندر دادرسی گاہ مین اجلاس فرمانے والا ہی۔"

فوسٹ (پریشان ہوکر) "مجھے دو چار منٹ کی مہلت دو تاکہ مین اپنی اس دلسوز حالت پر غور کرون!"

افسر - (افسوس کے لہجے مین) "مین ایسے اجل رسیدہ شخص کی درخواست کو رد نہین کر سکتا جسکی زندگی کی چند ہی ساعتین باقی رہ گئی ہین" یہ کہا اور چراغ کو زمین پر رکھکے چلا گیا جب فوسٹ کو تنہائی نصیب ہوئی تو اُس افسر کے الفاظ پر غور و تامل سے خیال کرنے لگا۔ اور دل مین سمجھا کہ واقعی اب میری زیست کا پیمانہ لبریز ہو گیا اب مین صرف دو ایک ساعت کا مہمان ہون بیشک داروغہ نے اس بارے مین کوئی جھوٹ بات نہین کہی" پھر خاموش کھڑا ہو کر سوچنے لگا۔

ایک لمحے کے بعد چونک کر "اے خوفناک تنہائی! اسوقت میرے مصاحب وہی پریشان خیالات ہین جو مجکو جن کی معرفت رہائی پانے کی ترغیب دے رہے ہین۔ نہین ہرگز نہین۔ مین دنیوی ناپایدار عارضی بہبودی کے لیے اپنی آسمانی اُمیدون کو ہرگز برباد نہ کرونگا" یہ کہ رہا تھا کہ افسر نے دوبارہ آکر کہا "تو نے جسقدر مہلت چاہی تھی گذر چکی اب میرے ساتھ چل"

فوسٹ "مین پھر تجھسے بعجز و انکسار اسقدر متوقع ہون کہ صرف دو منٹ کا وقفہ مجھے اور دے۔ تا کہ مین اپنے پراگندہ خیالات کو جمع کر لون"

افسر "اب بھی مین تیری دل شکنی گوارا نہین کر سکتا۔ گو کہ جج مجھسے برہم ہو جائے"

افسر پھر باہر چلا گیا۔ اُسوقت آفتاب کی ذرا سی شعاع غار کے اندرونی حصے مین پہونچ چکی تھی۔ فوسٹ جسکی آنکھین عادت سے زیادہ سُرخ ہو گئی تھین قیدخانے مین بیتابی کے ساتھ اِدھر اُدھر ٹہلتا ہوا کہنے لگا "مین ایسے عالم شباب مین اُن سب کو جو مجھے اس دنیا مین عزیز ہین چھوڑ کر مرنے پر کیونکر عازم ہو سکتا ہون؟ پیاری تریزا! ہم پھر ملین گے۔ اور مین اپنے عشق کا جوش تیرے قدمون پر رکھدونگا۔ اور تیرے باپ اور اُسکے گمراہ جج سے مُہلکانہ انتقام لونگا۔ میری قسمت مین یہی لکھا تھا۔ میری عین آرزو ہے کہ عشق مین کامیاب ہونے اور مخالفون سے انتقام لینے کے لیے زندہ رہون" یہ کہکر چراغ اُٹھا لیا اور اُس دیوار کے قریب گیا جسپر وہ عمل مرقوم تھا۔ مگر قریب پہونچکر اُسکی ہمت پست ہو گئی اور سُوچا کہ

موت سے ڈر کر خدا کی رحمت سے ہمیشہ کے لیے محروم ہو جانا ٹھیک نہین- بار ہا اُسکو اپنی کم عمری اور ناتجربہ کاری کا خیال آتا تھا- اور ساتھ ہی موت کا ڈر مجبور کیے دیتا تھا کہ کسی طرح اِس بلاخیز حالت سے رہا ہونے کا اسباب مہیا کرے آخر اُسنے اپنی تمام قوتون کو جمع کیا- اور آنکھین دیوار کی طرف لگا کر دل مین کہا- ایک مرتبہ کی دلیرانہ کوشش کی بدولت یہ سب خیالات پلٹ جائین گے- ہان مین وہ کوشش کرونگا- گو وہ مجھے دوزخ کی راہ دکھلائے" یہ کہکر دیوار کے قریب روشنی لیگیا- اور اُس عمل کو پڑھنا شروع کیا-

جیسے پُورے پُورے الفاظ زبان سے ادا ہوے اُسپر ایک بیخودی کا عالم طاری ہوگیا- اور تیورا کے زمین پر گر پڑا- ایک مہیب جن انسان کی شکل مین نمودار آکر موجود ہوا جسکے پاس ایک ایسی روشنی تھی کہ اُس سے قیدخانہ روشن و منور ہو رہا تھا-

جن- "تو مجھ سے کیا چاہتا ہے؟"

فوسٹ- (اضطراب سے) "مجھے بچاے- اِس وحشت انگیز قید سے مجھے رہائی دے"

جن- "ہان- بیشک مین بچاؤنگا" اتنا کہکر فوسٹ کا ہاتھ مضبوط پکڑ لیا- دونون بجلی کی طرح قیدخانے کی چھت سے نکلکر بلند ہوے- اُسوقت فوسٹ بیہوش تھا- جب ہوش آیا تو اُسنے آپ کو خاص اپنے ہی بچھونے پر لیٹا ہوا پایا- جو دارالعلوم وٹن برگ کے قریب اُسکے گھر مین تھا- آنکھین کھول کر وحشت سے چوطرف دیکھنے لگا- آفتاب کی روشنی مین اُسکی نگاہ قیدخانے کی سنگی دیوارون کے بدلے اپنے حجرے کی دیوار کی تختہ بندی پر پڑی- وہ چھوٹی سی میز جسپر لکھنے کا مختصر اسباب رکھا تھا- اور وہ چھوٹی الماری جس مین چند کتابین تھین جو قید ہونے سے پہلے کتب خانہ دارالعلوم سے لاکر رکھی تھین ان سب کو دیکھا تو بے انتہا مسرت و شادمانی حاصل ہوئی- دل مین سمجھا کہ میرا قید ہونا- اور

قید کی مصیبتین۔ افسر کا آنا۔ عمل کے ذریعے سے جن کو بلانا اور اُسکی مدد سے رہائی پانا سب خواب تھا اِس خیال نے یہان تک اُسکے دل پر اثر کیا کہ بیاری تریزا سے اس خواب کا ماجرا بیان کرنے کے قصد سے اُٹھا۔ ناگہان اُسکی نظر جن پر پڑی۔ جو اُسکے سرہانے ایک چلمن کی آڑ مین کھڑا تھا انسان کے زبان وقلم کی طاقت نہین کہ اُسکی اُسوقت کی پریشانی وپراگندگی کو بیان کرے یا لکھے۔

فوسٹ۔ (ڈگمگاتا ہوا) ”اے خداوند کریم! وہ خواب نہ تھا۔

جن۔ (جسکے جسم کے چار۔ طرف کوئی شے مثل دھوین کے نمایان ہونے سے اچھی طرح شکل محسوس نہ ہوتی تھی) اپنے ہاتھ سینے پر باندھے مُسکراتا ہوا جس سے ٹھٹول ثابت ہوتا تھا آہستہ فوسٹ کی طرف بڑھا۔ اور کہا۔ ”تجھپر جو واردات گذری وہ کوئی خواب نہ تھا بلکہ واقعی تھا۔ اِس ماجرے سے تو آیندہ اپنی بہبودی کے متعلق بہت کچھ اُمید کرسکتا ہی گو یہ حرکت تجھکو میرا تابع فرمان بنادے گی لیکن ابھی کچھ نہین بگڑا۔ اب بھی اگر تو چاہے تو مجھ سے مدد لینے سے باز رہسکتا ہو مگر اُن تکالیف کا متحمل ہونا ہوگا جو تجھپر گذرینگی“۔

فوسٹ ”اگر ایسا ہی تو تیری مدد مجھے درکار نہین۔ جلد یہان سے چلا جا!“

جن ”مجھے جانے مین کچھ عذر نہین۔ مگر یاد رہے کہ جیسے ہی تو مجھسے منحرف ہوا اُسیدم مکرر قید خانے مین پھینک دیا جائیگا۔ پھر تجھے لوگ وہان سے عدالت مین اور عدالت سے مقتل مین لیجاکر دار پر کھینچین گے۔ اگر اسپر تو راضی ہی تو مین جاتا ہون“۔

فوسٹ ”بیشک مین اُن سب آفتون کو برداشت کرلونگا۔ وہ خدا جسنے زمین وآسمان کو پیدا کیا۔ وہ خدا جسکی قدرت کے مقابل ملائک واجنہ عاجز ہین وہ خدا جو اسوقت میرے دل کا حال جانتا ہی میری مدد کریگا۔ اور مجھے اِن آفتون سے بچائیگا۔ اور ممکن ہی کہ اس صورت مین میری معشوقہ تریزا بھی مجھے ملجائے“۔

جن ”عجیب بیوقوف ہی تو شاید سمجھتا ہو کہ جرمنی کے ایک اعلےٰ درجے کے

امیر کی بیٹی جو کسی شاہزادے سے منسوب ہو چکی ہی۔ تجھسے ناچیز کے عشق مین مبتلا ہی۔ بالفرض اگر یہ مان بھی لیا جائے تو چھ مہینے سے نہ تو نے اُسے دیکھا نہ اُسکے حال سے واقف۔ ممکن نہین کہ اُسکے دل مین تیری محبت باقی رہی ہو تریزا تیرے قید ہونے سے آگاہ نہین وہ صرف اسقدر جانتی ہی کہ تو کہین چلا گیا ہی۔ کیا عجب کہ اُس سے اُسکے باپ نے تیری نسبت کوئی قصہ گڑھا ہو یعنے فوسٹ کسی اور لیڈی کے دام محبت کا اسیر ہو کر کہین چلدیا۔ ان باتون کے پیش نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ تریزا تیری محبت سے منحرف ہو گئی ہو۔ کیونکہ انسان مین اسدرجہ ثابت قدمی کا ہونا غیر ممکن امر ہی"۔

فوسٹ "آہ! اگر مین یہ باور کرلون کہ تریزا میری حقیقت حال سے کچھ خبر نہین رکھتی ہی اور اُسکا دل بدل گیا ہی۔ اور دوسرے کی محبت بجاے میری الفت کے اُسکے دل مین پیدا ہو گئی ہی تو ضرور تیری تابعداری کرونگا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے مجھے دولت اور حکومت دونون چیزین ملین گی۔ اور مین اپنے رقیب پر تفوق حاصل کرونگا۔ چاہے وہ امیر کبیر لیپولڈ ہی کیون نہو۔ یہ سب کچھ سہی۔ مگر مین تیری بات قابل اعتبار نہین سمجھتا۔ غالبًا تو جھوٹ بولتا ہی مجھے کامل یقین ہی کہ تریزا کا دل ابتک میری محبت و عشق سے مملو ہی۔

جن "جب تو میری بات باور ہی نہین کرتا ہی تو کیا ضرور ہی کہ مین تیرے روبرو اپنی قدرت و طاقت کا اظہار کرون

فوسٹ "مین قسمیہ کہتا ہون کہ اگر تو یہ ثابت کردے کہ تریزا نے مجھسے بیوفائی کی تو مین تیرا ہی ہون۔

جن "اگر تو اس قول پر ثابت قدم ہو تو ان شروط پر دستخط کردینا ضرور ہی"۔

فوسٹ۔ "معشوق کی بیوفائی کے خیال مین" ہان بیشک مین شوق سے راضی ہون"

جب فوسٹ رضامند ہو گیا۔ تو جن نے اپنا سیدھا ہاتھ دریچے کی طرف بلند کیا۔ اور کچھ پڑھنے لگا۔ یکایک ابر کی صورت کوئی چیز دریچہ سے نمایان ہوئی اور جون جون وہ صاف ہوتی جاتی تھی۔ امیر روزنتل کی محلسرا کے ایک

بالاخانہ کا اندرونی حصہ نظر آتا جاتا تھا - تریزا وہان ایک مشرقی وضع کے
کوچ پر لیٹی ہوئی تھی اسکے لمبے لمبے بال گوری گوری گردن پر لہرا رہے تھے -
اور نرگسی آنکھیں ایک تصویر پر تھین - جسکو وہ ہاتھ مین لیے تھی -

فوسٹ - (مسرت سے جھوم کر) "ہان - یہ وہی تریزا ہی - وہی پری جمال نازنین ہی" - یہ کہکر بے اختیار دوڑا کہ اس سے لپٹ جائے - مگر جن نے روک لیا -

جن "او نادان - خاموش! وہ تیرے دشمن کی تصویر ہی - دیکھ وہ کس محبت و پیار سے اُسکو دیکھ رہی ہی - کبھی تو سینے سے لگا لیتی - اور کبھی بوسہ لیتی ہی"

فوسٹ - (غمگین لہجے مین) "ہان! تو ایسے عجیب و غریب اُمور کے انجام دہی کی قدرت رکھتا ہی میری طاقت نہین کہ تیری بات کا اعتبار نہ کرون - بلا شبہہ تیرا قول صحیح ہی - تریزا نے ضرور مجھسے بیوفائی کی - اِس محبت پر لعنت ہو جو وہ دوسرے کے ساتھ رکھتی ہی - پھر جن کے کچھ عمل پڑھنے سے وہ تمام سمان آنکھون سے غائب ہوگیا - فوسٹ نے دل مین خیال کیا "پورے چھ مہینے سے تریزا کو میری کچھ خبر معلوم نہ ہونے کے سبب سے اُسنے میری محبت چھوڑ دی ہوگی - کیونکہ اس طولانی مدت مین کبھی خط لکھنے کا بھی اتفاق نہین ہوا - مخالفون نے میری نسبت ہزارون جھوٹی سچی باتین بیان کی ہونگی - اور اُسنے مجبوراً کسی اور کو اپنے دل مین جگہ دی ہوگی" - فوسٹ انھین خیالات مین گرفتار تھا کہ جن پکار اُٹھا - "تو اپنے قول کو پورا کر - یعنے میرے تابع فرمان رہنے کے اقرار نامے پر دستخط کردے"

فوسٹ - "جب تریزا دوسرے کی ہوگئی تو کیا خاک زندگی کا لطف باقی رہا! مجھے تیری مدد ضرور نہین - اُسی قید خانے مین پھینکدے - تاکہ مین مرجاؤن!"

جن "تجھ ایسے بزدل ڈرپوک آدمی سے یہ کب ممکن ہی کہ سولی پر جان دینے کی جرأت کرسکے؟"

فوسٹ "اگر تو ثابت کردے کہ میرا وہی انجام ہونے والا ہی تو وہان نہ جاؤنگا - اور تیری پیروی اختیار کرونگا؟"

جن ”کیا تو اس بات پر قسم کھا سکتا ہی؟“

فوسٹ ”ہان انھین شروط پر جو پہلے کی گئین۔ مین حلف اُٹھا سکتا ہون!“

یہ سُنکر جن نے دوبارہ اُس دریچے کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اور کچھ پڑھنا شروع کیا۔ آن واحد مین ایک وسیع میدان پیش نظر ہوا جس مین بے شمار لوگ جمع تھے اور سولی کا تمام سامان جمع تھا۔ ایک شخص یہ منادی کر رہا تھا کہ آج فوسٹ نامے ایک مجرم کو یہان پھانسی دیجائیگی۔ سب حاضرین اُسکی رہائی کے لیے دعا کرین فوسٹ نے اس سین پر نظر کی۔ اور معًا خوف سے مُنھ پھیر لیا۔ اور جن سے اس وحشت ناک مقام کو نگاہون سے دُور کرنے کا خواستگار رہا۔ مگر جن اچھی طرح دیکھنے کے لیے اصرار کرنے لگا۔ تاکہ اُسکو اِس امر مین کچھ شبہہ باقی نہ رہے کہ یہ سب تیاری خود اسی کے لیے ہی۔ جب فوسٹ کو کامل تشفی ہوئی تو جن کی شرائط پر راضی ہوگیا۔ اور اُسکی اطاعت قبول کرلی۔ وہ شرطین یہی تھین کہ:۔ جن اُسکو چوبیس سال تک مال و دولت ثروت وحکومت سب کچھ دیگا۔ اور اُسکا غلام ہو رہیگا۔ مگر بعد اس مدت کے وہ جن کا تابع ہو جائیگا“۔ ان شروط پر فوسٹ نے اُسی وقت دستخط کردیے۔ اُسدن شہر مین ایک طوفان عظیم برپا ہوا۔ آسمان پر سیاہ ابر اس کثرت سے جمع ہوا کہ تمام شہر مین اندھیرا چھا گیا۔ دستخط کر چکنے کے بعد فوسٹ کی آنکھین کھلین۔ اور پچھتانے لگا کہ ہائے مین کیون ایسے عظیم الشان گناہ کا مرتکب ہوا۔ اُسوقت جن قہقہہ مار کر ہنسنے لگا جسکی آواز ابر کے گرجنے سے بھی زیادہ ترمہیب تھی۔ اور فوسٹ خوف سے کانپتا ہوا زمین پر گر پڑا۔

پہلا باب

رسّی اور کٹار

ماہ اگست سنہ ۱۴۹۳ع مین ٹھیک مغرب کے وقت ایک تنہا سوار موضع

گمبرگ کی ایک مہمانسرا کے دروازے پر آ کھڑا ہوا۔ وہ ایک نوجوان تھا جس کا سن شاید تیئیس ۲۳ برس کا ہو۔ اگرچہ وہ زیادہ حسین نہ تھا۔ لیکن اُسکی وضع سے کچھ ایسی دلفریبی اور شوکت پائی جاتی تھی جو کسی دیکھنے والے کے دل مین اُس سے ایک خاص طرح کی رغبت اور ادب پیدا کرنے پر کامیاب ہوتی تھی اُسکا لباس عمدہ تھا۔ مگر کسی طرح قیمتی نہ تھا۔ سر پر بے کلغی کے سادی ٹوپی تھی۔ کوٹ کچھ اس طرح کا دلکش اور وضعدار تھا جس سے نوجوان کی شرافت و متانت ظاہر ہوتی تھی۔ یہ میانہ قد اور قوی جثہ تھا جسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ اسکی قوت بہ نسبت سن کے بہت زیادہ ہے۔ لمبے گھونگھروالے بال ریشمی کالر پر لٹک رہے تھے۔ ذقن تراشیدہ تھی۔ مگر چھوٹی چھوٹی موچھین اپنے شوق سے پالے جانے پر شہادت دے رہی تھین اُسکی بڑی بڑی آنکھون سے تیز فہمی عیان تھی۔ ایک لمبی تلوار کمر کی بلٹ سے لٹک رہی تھی اور قبور مین دو پستولین اُس زمانے کے فشن کے موافق سنگین اور بدوضع رکھی ہوئی تھین۔

مالک مہمانسرا جلدی سے اُس نوجوان مسافر کے گھوڑے سے اُترنے کے وقت مدد کرنے کے لیے دوڑا۔ مگر وہ نیچے اُترنے کا قصد ہی نہین رکھتا تھا۔

مسافر۔ (خوش آوازی سے مگر حکومتانہ لہجے مین) "شہر وٹن برگ یہان سے کسقدر فاصلہ پر ہے؟"

مالک مہمانسرا۔ (جو پچاس برس کی عمر کا لحیم شحیم آدمی تھا) "دو کوس سے کچھ زیادہ ہی ہوگا مگر راستہ بالکل ناہموار اور ڈاکوون سے بھرا ہوا ہے۔" (ایک پادری کی طرف مخاطب ہوکر جو سرا کے دروازے پر کھڑا تھا) "مین نے صحیح کہا نہین؟ کیون پادری تھیاڈوشس صاحب؟" یہ پادری صاحب ایک دراز قد اور نحیف الجثہ معمر آدمی تھے۔ جو مالک سرا کے ساتھ بادہ نوشی اور گپ شپ مین رہا کرتے تھے۔ اور اس نوجوان مسافر کی آمد کے غُل سے چونک کر کمرے کے دروازے پر آ کھڑے ہونے کی تکلیف گوارا کی تھی۔

پادری۔ (جو اُس مسافر کو غور و تامل سے سرتاپا دیکھ رہے تھے جسکے چہرے

سے باوجود کسل کے خوشی ظاہر ہوتی تھی) "ہان! بیشک راستہ ڈاکوؤن سے بھرا ہی۔کوئی شخص گو وہ کیسا ہی دلیر ہو مگر اپنی جان کو عزیز رکھنے والا ہو۔رات کے وقت تنہا بیابان صنوبر کا راستہ جا نہین سکتا۔ہان اگر دو چار شخص ساتھ ہون تو البتہ مضائقہ نہین۔"

نوجوان مسافر۔(غصہ ہوکر) "کیا امیر روزنتل مسافرون کی تکلیفات سے اسقدر غافل ہی جو ایسے بدمعاش ظالمون کا اپنی ریاست مین پناہ لینا گوارا کیا ہی؟"

پادری۔(طنز سے) "بیابان صنوبر امیر روزنتل کی جاگیر مین شامل نہین بلکہ وہ لنس ڈارف کے کونٹ مانفریڈ کا علاقہ ہی!"

نوجوان۔کیا یہ وہی شخص ہی جو شاہ ماکسی ملن کی تخت نشینی کے جشن مین شریک نہین ہوا تھا۔؟"

مالک سرا۔(پریشان ہوکر) "جی ہان۔وہی (پست آواز مین) مگر کونٹ مانفریڈ کے بارے مین گفتگو کرنا ایک خطرناک معاملہ ہی۔" اس تقریر سے پادری نے اپنا مُنھ پھیر لیا تھا۔

نوجوان مسافر اس گفتگو کے بعد تھوڑی دیر کچھ سوچا کیا۔اور آخر مالک سرا کی طرف گھوڑے کی باگ پھینک کر آپ گھوڑے سے نیچے کود پڑا۔اور کہا "مین سفر تو معطل نہ کرونگا۔لیکن تیری سرا مین کچھ دیر بیٹھکر دم لونگا اس عرصہ مین تو دو قوی تن مزدور پیدا کردے۔تاکہ مجھے اُس خوفناک رستے کے اُدھر پہونچا آئین۔یہ کام جلد ہونا چاہیئے۔اور اس عرصے مین تو میرے گھوڑے کی اچھی طرح خبرداری کرنا۔"

یہ کہا اور سرا کے اندر داخل ہوا۔اکل و شرب کے لیے جھٹ سے مالک سرا کی بی بی نے تمام چیزین مہیا کردین۔مسافر کے سرا مین رُخ کرتے ہی پادری صاحب مالک سرا کے پاس جو مسافر کے گھوڑے کو اصطبل کی طرف لیے جاتا تھا پہونچے اور کہا "آجکی شب نوجوان کو کسی طرح یہین ٹھہرانا ضرور ہی۔"

مالک مہمانسرا "مین کسطرح مانع ومزاحم ہوسکون ؟"
پادری "اسکے گھوڑے کو لنگڑا یا بیمار بنا دو - یقین ہی کہ دوسرا گھوڑا کل تک مل نہ سکیگا علاوہ اسکے یہ بھی کہدینا مفید ہوگا کہ باوجود بہت سی تلاش کے ہمراہ جانے کے لیے کوئی آدمی نہ ملا"
مالک سرا - (عاجزی کے ساتھ) "بہت خوب حضور! ایسا ہی کیا جائے گا!"
پادری "تم اسکو اس تخنون کی کوٹھری مین رہنے کے لیے جگہ دو"
مالک سرا "جو حکم" پادری صاحب سرا کی طرف سدھارے - اور مالک سرا مسافر کے گھوڑے کو لیے اصطبل مین گیا - جب پادری صاحب سرا مین داخل ہوے نوجوان مسافر نے نہایت مروت وتعظیم سے کہا "آپ اس شراب ناب سے تھوڑی سی پی سکین گے؟ اس مقام کے نظر کرتے یہ کوئی خراب شے نہین ہی"
پادری (میز پر سے لبالب پیالہ ہاتھ مین لیکر) معلوم ہوتا ہی آج تم بہت دور کا سفر کیے ہوئے آئے ہو"
نوجوان "ہان کسی قدر - ہم ابھی لنس ڈارف کے کونٹ مانفریڈ کا تذکرہ کر رہے تھے مشہور یہ ہی کہ امیر موصوف اپنے پر زور پڑوسی لارڈ روزنتل سے صفائی نہین رکھتا"
پادری "ہان - ایسی ہی افواہ ہی -
نوجوان "اور مین سنتا ہون کہ کونٹ مانفریڈ نے اپنی رعایا پر نہایت دباؤ ڈال رکھا ہی - اور وہ اپنی زندگی عجیب طور سے بسر کرتا ہی - مین آگاہ ہون کہ اسکی بی بی نے انتقال کیا - اور وہ لاولد بھی ہی - غالباً اسکے بعد وارث ملک ومال کوئی نہین"
پادری صاحب نے جنھین گفتگو سے زیادہ شراب نوشی مین لطف اٹھتا تھا پھر وہی جواب دیا کہ "ایسی ہی افواہ ہی"
نوجوان "آپ کو معلوم ہی کہ کونٹ مانفریڈ کا ایک بڑا بھائی تھا - جو دفعتہً مر گیا -؟
پادری نے اس مقام پر قطع کلام کرکے کہا "میان مسافر! مین پادری ہون - مجھے دنیوی امور سے سروکار نہین - صرف روحانی بہبودی مجھ سے تعلق

رکھتی ہی۔ اگر تمھین ان باتون مین کوئی امر دریافت کرنا منظور ہو تو مالک سرا سے استفسار کرنا" یہ الفاظ ہنوز پادری کی زبان سے پورے طور پر ادا نہ ہوے تھے کہ مالک سرا روم مین آیا۔ مسافر نے اس ترش رو پادری کی طرف سے نفرت کے ساتھ مُنھ پھیر کر سرا کے مالک سے پوچھا "کیا خبر لایا ہی؟"

مالک سرا "آپ کے لیے ایک غمناک خبر لایا ہون۔ میرا ملازم جو مزدورون کی تلاش مین گیا تھا ناکام واپس آیا۔ یہان سے قریب ایک شخص کے یہان شادی ہی۔ اس جشن مین چھوٹے بڑے سب مدعو ہین۔ ممکن نہین کہ کسی شخص کو خواہ زر کے لالچ سے ہو یا خاطر دعوت کو ترک کرنے کی ترغیب دی جائے!"

نوجوان۔ (افسردہ دلی سے) "اگر ایسا ہی تو مجھے تنہا ہی جانا ہوگا۔ میرے پاس کوئی ایسی چیز نہین جسکا چورون کے ہاتھ پڑ جانے پر مجھے افسوس ہو۔ اور میری جان لینے سے اس شریر گروہ (ڈاکوون) کو کچھ فائدہ بھی نہ ہوگا۔

مالک سرا "مین نے پوری حقیقت ابھی آپ سے نہین کہی۔ آپکا گھوڑا بھی اتفاق سے یکایک بیمار ہو گیا ہی"

نوجوان۔ (جھنجھلا کر) "کیا میری تقدیر مین یہی ہی کہ اپنا وقت اس منحوس قریہ مین رائگان کرون؟ (سرا کے مالک سے) "مجھے اصطبل کا رستہ بتا کہ مین گھوڑے کو دیکھ آؤن" یہ الفاظ مسافر نے غصے کے انداز مین کہے تھے۔ جس سے مالک سرا ڈر گیا۔ اور شمع روشن کر کے لانے کے لیے دوڑا۔ کیونکہ اب رات آ گئی تھی شمع لے آنے کے بعد مسافر کو اصطبل مین لیگیا گھوڑے کی حالت واقعی ایسی ہو گئی تھی کہ اُسے فی الفور سفر کرنے کی اُمید منقطع ہو گئی۔

نوجوان "تو نے اُسے بہت جلد پانی پلا دیا۔ خیر آج کی رات یہین بسر کرنا پڑی۔ (گھوڑے کو تھپکی دے کر) "مین کسی کا تابعدار تو ہون نہین" پھر نوجوان نے زین کے تھیلون سے ایک شیشی نکالی اور کہا "خوشا وقت کہ مین اس دوا کو ساتھ ہی لایا جو چند ہی ساعتون کے اندر میرے جوانمرد

گھوڑے کو اسکی اصلی طاقت پرے آئیگی - دیکھ! صبح دم نکلنے کے لیے سب چیزین
تیار رہین "گھوڑے کو دوا کھلا کے نوجوان وہان سے واپس ہوا - اسکے
آتے ہی معاً سرا مین دسترخوان چنکر ایک تازہ شراب کا شیشہ بھی ساتھ رکھدیا
گیا - نوجوان ہر چند چاہتا تھا کہ اپنے میزبان سے کسی طرح کونٹ مانفریڈ اور
لارڈ روزنتل کے بارے مین کچھ ماہیت دریافت کرے - مگر چونکہ پادری
قریب ہی بیٹھا تھا - گو کہ وہ خاموش تھا - اور جبہ کے دامن سے اپنا منھ ڈھانپے
سوتا ہوا نظر آیا - لیکن صرف اسکے موجود ہونے سے مالک سرا
مہر خموشی لگ گئی تھی - اسکے ناتمام ادھورے
اُٹھ کھڑا ہوا - اور کہا "میرے سو
دکھادے!" مالک سرا نے اُس
لیے اُٹھا - اور مہمان کو ہمراہ
دالان سے گذر کر ایک
تھا - اور پہلے مقا
شمع ایک پر
چاہتا تھا کہ
پادری کون
مالک س
جلدی
سوا

بکمال تفحص سے چوطرفہ دیکھنے لگا وہاں ایک بڑی سی میز پر ایک برتن اور ایک
صراحی رکھی ہوئی تھی۔ نوجوان کی نگاہ میز پر پہونچی تھی کہ کسی کا ہاتھ دریچے
کے روزن سے اندر آتا دکھائی دیا۔ اور پوری قوت سے میز پر
ایک کٹار چھبو دینے کے بعد کھینچ لیا گیا۔ اور ساتھ ہی دریچے کا روزن بند ہو گیا
یہ سب اُمور آن واحد مین ہوے نوجوان نے آگے بڑھکے کھڑکی کھولنا چاہی۔ مگر
وہ کھُل نہ سکی۔ مجبور ہو کر اُس کٹار کی طرف متوجہ ہوا جو میز پر سیدھی کھڑی تھی۔
...ک رسی لپٹی ہوئی تھی۔ اور رسی مین ایک کاغذ کا ٹکڑا بندھا تھا
...سے جدا کیا۔ اور نہایت وحشت سے اُن سطور پر
...ضمون یہ تھا۔ "اس کٹار اور رسی کی قسم
...نہایت خاموشی کے ساتھ اُس شخص
...آئیگا۔ خبردار! اس حکم کی تعمیل
...خوف سے کانپنے لگا
...ایسا طلب نامہ ہی

پیدا ہوا تھا کم ہوا تو نوجوان کے دل پر مایوسی چھا گئی اُس حجرے مین ٹہلتا ہوا دل ہی دل مین کہنے لگا "مین نے کون سی خطا کی ہی جو عدالت دم سے ڈرون؟ مین جانتا ہون کہ اس سمن کی نافرمانی کرنے کی مجھ مین جرأت نہین۔ اگر مین ایسا کرون تو بے شبہ میری نسبت موت کا فتوے صادر ہو جائیگا۔ اور اس عدالت کے ملازم کسی نہ کسی طرح مجھے ڈھونڈھ ہی نکالینگے۔ (جوش مین آکر) یہ عجیب ظالم جماعت ہی جسکے روبرو شہنشاہ کے اختیارات ہیچ ہین" نوجوان کانپنے لگا۔ اور خیال کیا کہ شاید کوئی شخص مجھسے پوشیدہ عداوت رکھتا تھا۔ جسکے سبب سے مین اس بلا مین گرفتار ہوا۔ انھین خیالون مین وہ مضطربانہ ٹہل رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کہنے لگا "کسی شخصی عداوت کے لیے اُس عدالت مین مجھے سزا ندی جائیگی۔ کیونکہ ان عدالتون کی ایجاد کا مدعا ہی کچھ اور ہی۔ اور یقین سمجھتا ہون کہ ان قوانین کے خلاف مجھسے کوئی کارروائی نہین

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰ کا)۔ ایک دوسرے کو پہچان جاتے تھے۔ ہر شہر اور ہر قریہ مین اس انجمن کا ایک نائب ضرور ہوتا تھا۔ اور ہر ممبر سے اس بات پر قسم لی جاتی تھی کہ انجمن کی پوشیدہ کارروائیون سے کسی غیر شخص کو مطلع نہ ہونے دے۔ اُس زمانے مین انجمن کے اختیارات کچھ اسدرجہ وسیع تھے کہ اُنکے ع ایک بُرج شہنشاہی احکام کی اصلی حقیقت نہ تھی۔ خود بادشاہ و امراے عالیقدر اُن سے عاجز تھے۔ چاہتا تھا کہ رسّی اس انجمن کا نشان تھا۔ جب کسی کو عدالت مین بلوانا چاہتے تو اس رسّی سے ری کون کاغذ باندھ دیتے تھے جسپر حکم لکھا ہوتا تھا۔ اور اس کٹار کو اُس شخص کے روبرو زمین پر یا کسی اور لک [illegible] کر دیتے تھے۔ اگر وہ اس حکم کے بموجب حاضر عدالت نہ ہوتا تو اُسپر موت کا فتوے جاری ہوتا ملاین مجرمون کو بیابان مین ایک درخت سے لٹکا دیا کرتے تھے۔ اور مرنے کے بعد ایک کٹار بازو مین ا کھڑ زمین پر لٹکا دیا کرتے تھے۔ کٹار رکھنے کے بعد کسی کا مقدور نہ تھا کہ لاش کو دفن کرے۔ یون ہی نکا گوشت شکاری جانورون کے حصہ ہوتا تھا۔ رفتہ رفتہ خود اس انجمن کی عدالت مین کثرت سے ظلم روع ہو گیا۔ اور اراکین نے ذاتی رنجشون کے سبب لوگون کو سزائین دینا شروع کین۔ ہزارون گناہ اُن ظالمون کے ہاتھون مارے گئے۔ آخرکار بتدریج اس انجمن کے اُمور مین خلل واقع ع عالی رتبہ مقام پر فری کے طور پر نابود ہو گئی۔

ہوئی۔جس سے مین لائق سزا ٹھرایا جاوٴن۔ لہذا عدالت کے روبرو۔مجھے بزدلی اختیار نہ کرنا چاہیے بلکہ دلیرانہ طور پر گفتگو کرنا ضرور ہے" اس اثنا مین دوپہر رات گذر گیئ۔ نوجوان ایسی جرائت کے ساتھ بیٹھا تھا کہ کوئی چیز اور کوئی بات اس کو خائف نہین کر سکتی تھی۔کوٹھری کے دروازہ کی باہر کیطرف سے آہستہ سے کھلنے کی آواز آئی۔مگر وہ ڈرا نہین۔دروازہ کھلا۔اور ایک مسلح شخص جسکی صورت سے نوجوان واقف نہ تھا اندر آیا۔اسکے ہاتھ مین ننگی تلوار تھی۔اور تلوار کے قبضہ پر رسی لپٹی ہوئی تھی۔نوجوان مسافر نے خدا جانے تعجب سے یا خوف سے ایک لفظ بھی نہ کہا۔صرف اپنا سر اُس جماعت کی تعظیم کے لیے خم کیا جسکی طرف سے وہ پیغام لایا تھا۔اُسنے بھی کوئی بات نہ کی بلکہ چُپکے سے نوجوان کو اپنے ساتھ چلنے کے لیے اشارہ کیا۔الغرض وہ دونون زینے کی راہ سے نیچے اُتر کر سرا کے پیچھے والے دروازے سے باہر نکلے۔اور ایک سڑک پر سے گذرتے ہوے بیابان صنوبر تک پہونچے۔

نوجوان کو پیچھے کی جانب مڑکر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ چند اور مسلح اشخاص بھی اسکے ساتھ آرہے ہین۔بیابان کی حد مین داخل ہوتے ہی اُس شخص نے جو نوجوان کا محافظ تھا ایک مشعل روشن کرلی۔جو اُس مقام پر غول بیابانی کی صورت نظر آرہی تھی۔اور یہ سب اسکے پیچھے پیچھے جارہے تھے۔اسی طرح اُس بیابان کی گنجان پیچیدہ راہون مین خاموشی کے ساتھ بڑھے جاتے تھے بہت سی مسافت طے کرنے کے بعد ایک کھلے میدان مین پہونچے جہان دہقانی وضع کا ایک گرجا متقی مسافرون کے لیے بنا ہوا تھا۔سب یہان ٹھہر گئے۔محافظ نے نوجوان سے کہا "اب یہان سے تمھاری آنکھون پر پٹی باندھ دی جائے گی۔تم کچھ خوف و ہراس نہ کرو مین صرف تابع فرمان ہون۔مجھے یہ منظور نہین کہ تمھین کسی طرح کی ایذا دون"

نوجوان۔ (جسپر بے انتہا خوف طاری تھا) "تم مجھکو کے اندر میرے جوانمرد

محافظ۔ "تمھین اُس عدالت گاہ مین چلنا ہوگا جسکے نشان یہ ہین" رسی اور کٹار کو دکھا کر جو اسکی کمر مین بندھی ہوئی تھی)۔

نوجوان نے اپنے دلی جوش کو بہ مشکل روکا۔ اور بغیر کسی مزاحمت کے آنکھون پر پٹی باندھ لی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس امر مین رد و قدح کرنا بے سود بلکہ آفت سے خالی نہین۔ سب کے سب چلنے لگے۔ وہ شخص ایک ہاتھ مین مشعل اور دوسرے مین اپنے قیدی کا ہاتھ تھامے چل رہا تھا۔ آدھا گھنٹہ چلتے گذرا۔ یکایک کسی مقام پر ٹھہرے۔ بیوگل (ترہی) کی آواز آئی۔ اور بلندی پر سے کسی نے پوچھا "تم کون ہو؟" مسافر کو لائے ہوئے شخص نے جواب دیا "ملازم دم گرگٹ" اس سوال و جواب کے بعد آہنی زنجیرون کی آواز آئی۔ جس سے نوجوان مسافر کو جو فوجی تجربہ رکھتا تھا معلوم ہوا کہ بڑے بڑے خاردار آہنی دروازے کھولے گئے ہین۔ تختے کے پل اُٹھائے گئے اور کسی قلعہ کے عظیم الشان پھاٹک کھولے گئے ہین۔ درحقیقت ایسا ہی عمل مین آیا غرض نوجوان کو اُس قلعہ کے اندر لیگئے۔ اور کسی جگہ پر کھڑا کیا۔

ایک آواز۔ "آنکھون کی پٹی کھول دو!" یہ صدا کسی شخص کی تھی جس سے نوجوان واقف تھا۔ لیکن اُسوقت اسکے خیالات نہایت منتشر و پراگندہ تھے۔ کیونکہ شب گذشتہ کا واقعہ یعنے وہ مخفی سفر۔ اور پھر اس بات کی لاعلمی کہ اب مین کہان ہون۔ اور اُس عدالت کے اختیارات کا خیال جسکے روبرو اُسے حاضر ہونا تھا۔ یہ وہ باتین ہین کہ کیسا ہی دلیر شخص کیون نہ ہو ضرور ہمت ہار دیگا۔ پس اگر نوجوان بھی پست ہمت ہوگیا تھا تو کوئی تعجب کی بات نہین۔ جب پٹی آنکھون سے علٰحدہ کی گئی تو اُسنے اپنے آپ کو ایک وسیع کمرے مین پایا۔ جو عدالت گاہ کے طور پر سجایا گیا تھا کمرے کی ایک طرف تختے کے چبوترے پر مخملی شامیانے کے نیچے ایک تخت رکھا ہوا تھا۔ اور اس عالی رتبہ مقام پر فری کونٹ یعنے میر مجلس بیٹھا تھا۔ اُسکا لباس نہایت

شاندار اور قیمتی تھا۔ جیسے اُس زمانے کے اُمرا پہنا کرتے تھے۔

اگرچہ نوجوان پریشان خاطر ہو رہا تھا۔ مگر دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ وہی بلوری ہے جو مہمانسرا مین مجھسے ملا تھا۔ تخت کے نیچے والے دائرے کے نصف حصہ مین کرسیان بچھی تھین۔ اور اُنپر دم گرگٹ کے ممبر برہنہ سر اور بے ہتھیار بیٹھے ہوے تھے۔ کمرہ خوب روشن کیا گیا تھا۔ اور اطراف کی محرابون مین بزرگون کی تصویرین نصب تھین۔

میر مجلس عدالت "خاموش!" اسی طرح تین مرتبہ پکارا۔ کمرے بھر مین ایسی خاموشی چھاگئی کہ گویا وہ آدمیون سے خالی تھا۔ میر مجلس نے تھوڑے توقف کے بعد کہا "وہ شخص جو بُلوایا گیا ہے روبرو آئے!"

نوجوان مسافر۔ (آگے بڑھکر) "ارشاد! مین یہین ہون"

میر مجلس "توکس غرض سے یہان آیا ہے؟"

نوجوان۔ (جس مین اُسکی ذاتی دلیری پھر آگئی تھی) "آپ کے طلب نامہ کی اطاعت کے لیے حاضر ہوا"

میر مجلس "تو اس عدالت کے اختیارات سے واقف ہے یا نہین؟"

نوجوان "ہان مین اچھی طرح واقف ہون"

میر مجلس "کیا تو اس عدالت کے احکام۔ اور اُسکی کارروائیون سے نفرت رکھتا ہے؟"

(اس بات کا نوجوان نے کچھ جواب نہ دیا)

"ہم تجھے بہت جلد دکھادینگے کہ ہماری عدالت شائستہ ہے یا گمراہ ہے۔ اچھا! تیرا نام کیا ہے؟"

نوجوان "آپ مجھے اچھی طرح جانتے ہین۔ ورنہ کیون مجھے یہان کھنچوا منگاتے؟"

میر مجلس "صرف ہمارے سوال کا جواب دے! دوسری باتون سے ہمین سروکار نہین بتا تیرا نام کیا ہے؟"

نوجوان "مین دیانا کا رہنے والا ہون میرا نام "چارلس ہامیل" ہی اس حکمنامے کو دیکھئے (دکھلاکر)۔

میر مجلس۔صرف دیانا کا ایک باشندہ ہی؟ خیر۔ وہی جواب ہمارے پاس مناسب ہی۔کیونکہ دم گرگٹ کے نزدیک ادنیٰ واعلیٰ سب مساوی ہین۔ تو کہان جانے کا عزم رکھتا ہی؟۔

نوجوان "لارڈ روزنتل کے قلعہ کو"

میر مجلس "تجھے معلوم ہی کہ تو کس لیے یہان بُلوایا گیا ہی؟"

ہامیل "جی نہین مین بالکل اس امر سے آگاہ نہین ہون"

میر مجلس "اس کاغذ کو پڑھ!" ملازم عدالت نے ایک کاغذ ہامیل کے ہاتھ مین دیا۔ ہامیل کاغذ لیکر نہایت غور اور شوق سے پڑھنے لگا۔ اُس کا چہرہ کبھی سُرخ اور کبھی سفید ہو جاتا تھا۔ پندرہ منٹ کے عرصہ مین اُسنے کاغذ کو ختم کیا۔ اور کمال برہمی سے زمین پر پھینک کے جج سے کہا "ہان مین پڑھ چکا"

میر مجلس "اُسپر دستخط کر دے"

ہامیل "اگر نہ کرون تو کیا ہوگا؟"

میر مجلس "(سنجیدگی سے) "جان دینا پڑیگی!"

ہامیل۔ (سیدھا ہو کر بیخوف طریقے سے) "تمھین معلوم ہی کہ تم کسکو دھمکا رہے ہو؟ اور کسکی جان کو رنج دینا چاہتے ہو؟

میر مجلس۔ (بے پروائی سے) "ہان ہم سب جانتے ہین۔ ہم کسی سے عاجزی ولجاجت نہین کرتے۔ ہمارا عہدہ فقط حکومت کرنے کا ہی۔ پھر بھی جو مین اس عدالت کا فری کونٹ (میر مجلس) ہون۔ تجھسے خیر خواہانہ طور پر کہتا ہون کہ تو اُن شرائط کو قبول کرلے۔ جو اس کاغذ پر مندرج ہین۔ اور جنھین حقارت کے ساتھ تونے ابھی پھینک دیا"

ہامیل۔ (دلیری سے) "مین ہرگز قبول نہ کرونگا"
میر مجلس "اگر نہ قبول کریگا تو تجھپر عدالت کے احکام جاری ہو جائین گے۔ دیکھا خوب غور کر!!۔
ہامیل "مجھے غور کرنے کی کوئی ضرورت نہین۔ تم ہی سوچو کہ ایسی مردم آزاری جائز رکھو گے اور ظلم کیے جاؤ گے تو روم و جرمن کے باشندون مین ہر شخص تم سے انتقام لینے پر آمادہ ہو جائیگا"
میر مجلس۔ (غضبناک ہو کر) "سرکش لڑکے! اپنے ساتھ سختی کا برتاؤ کرنے پر مجھے مجبور کیے دیتا ہی؟ اور اپنی ہٹ سے باز نہین آتا؟ ضرور ہوا کہ تجھپر فتوے جاری کیا جائے"۔ یہ کہکر میر مجلس نے تھوڑی دیر تامل کیا تاکہ ہامیل غور کرے اور اپنی ضد سے باز آئے۔ مگر ہامیل خاموش اور اپنی معمولی علو ہمتی سے کھڑا رہا تمام حاضرین کی نظرین نوجوان ہامیل پر پڑ رہی تھین۔ سب کے سب تیز نگاہون سے اُسی کو گھور رہے تھے۔ میر مجلس نے یہ فتوے دیا۔
"ایک شخص پر جسکا نام ہامیل ہی میرے پاس نالش کی گئی۔ اور اسکی تحقیقات بھی بخوبی ہوئی۔ چونکہ وہ اس سلطنت کی بہبودی کے جانے سے مطلق بے پروا ہی لہذا چند شرطون کے قبول کرنے سے جو اسکے سامنے پیش کی گئین انکار کرتا ہی۔ اور وہ شخص کچھ اس قماش کا ہی کہ نہ اُسے عزت کی پاسداری ہی اور نہ انصاف کی۔ اور چونکہ وہ اس سلطنت کی مقدس عدالت عالیہ سے متنفر ہی اسلیے مین حکم دیتا ہون کہ وہ مردود ہی۔ امن۔ انصاف آزادی کے قابل نہین اور اُن چارون عناصر کے بھی لائق نہین جس سے خداوند عالم نے اُسکا جسم بنایا ہی۔ اسکو ابھی پھانسی دیدی جائے۔ اور اسکا جسم دفن نہ ہو۔ بلکہ گوشت اور پوست طعمۂ زاغ و زغن ہو۔ مگر اُسکی روح مین خدا کو سونپتا ہون۔ بشرطیکہ وہ قبول کرے"
یہ ہولناک فتوے جاری کرلے کے بعد میر مجلس نے ایک رستی اپنے پیچھے

سے اُٹھاکر اُن لوگون کی طرف پھینکی جو اُسکے روبرو بیٹھے ہوے تھے۔ ہامیل مطلق ہراسان نہ تھا۔ وہ ایسا ہی دلیرانہ کھڑا تھا جیسے ایک بہادر شخص کو ہونا چاہیئے چھ ملازم آگے بڑھے ایک نے رسّی اُٹھالی۔ اور باقی پانچون نے قیدی کو پکڑ لیا۔

میر مجلس (اُن ملازمین سے) "مین تمھین حکم دیتا ہون کہ اس مجرم کو جنگل مین لیجاکر اسی ساعت پھانسی دیدو اور اُس درخت پر جسپر یہ لٹکایا جائے ہمارا نشان استادہ کرو۔ تاکہ لوگ سمجھین کہ اسے ڈاکوؤن یا لٹیرون نے نہین مارا۔ بلکہ یہ اس مقدس عدالت کا مجرم ہے"

ہامیل۔ (بہ آواز بلند) "مین اس ناراست، اور ظالمانہ فتوے پر تمام قوانین ارضی وسماوی کی رو سے اعتراض کر سکتا ہون۔ اور خدا سے التجا کرتا ہون کہ اگر کوئی جوان مرد یہان ہے تو اس مقدمے کی اطلاع"

میر مجلس۔ (جوش سے) "خاموش ہو رہ! کیا تجھے نہین معلوم کہ اس انجمن کے اراکین یہان کی کیفیت کسی کے روبرو کہہ نہین سکتے؟ گو اُنکے اقربا ہی سے کسی پر یہ فتویٰ کیون نہ جاری کیا جائے"۔ (ملازمین سے) "اسکو یہان سے لے جاؤ!"

ملازمان عدالت نوجوان ہامیل کو ساتھ لیکر چلے۔ مگر اسکی آنکھون پر اب پٹی نہین باندھی گئی تھی۔ کیونکہ وہ عنقریب مرنے والا تھا۔ اگر اُسکو اُن مقامات سے واقفیت ہو بھی تو کوئی مضائقہ کی بات نہ تھی۔ مگر ہامیل کے دل پر اسوقت ایک ایسی اُداسی چھائی ہوئی تھی کہ اسکو اُن عمارات اور دلچسپ مقامون کے دیکھنے کی ذرا بھی خواہش نہ ہوئی چھ آدمی ننگی تلوارین لیے اُسکے گرد تھے۔ اور وہ اپنی تقدیر پر راضی اور شاکر چُپ چاپ چلا جارہا تھا۔ چاندنی رات تھی۔ ستارے آسمان پر اس طرح چمکتے تھے کہ گویا نیلگون مخملی شامیانے مین ہیرے چمک رہے ہین۔ جو شخص اس جماعت کا سب کے آگے آگے جارہا تھا اُسکے ہاتھ مین ایک مشعل بھی جسکی دھیمی روشنی چوطرفہ پڑتی تھی۔ اور کبھی کبھی اسکا

دھوان پیچھے آنے والون کے چہرون پر آتا تھا۔ آخر کار وہ اس بیابان سے گذر کر ایک کھلے میدان مین آئے۔ جہان ایک گرجا بنا تھا۔ یہان اُس جماعت کے سردار نے ہامیل کو مخاطب کیا۔ اور ایک درخت کو دکھا کر کہا کہ تیرے مرنے کی یہی جگہہ ہی۔" اور اُس مقام پر گرجا کی طرف اشارہ کر کے) تو اپنے آخر وقت کی عبادت کر سکتا ہی ہامیل نے اُسکا کچھ جواب نہ دیا۔ ثابت قدمی کے ساتھ گرجا کے آگے گیا۔ اور اطمینان سے خدا کی عبادت مین مشغول ہوا چند منٹ کے بعد اُٹھا اور اُن لوگون سے کہا "اب مین تیار ہون"۔ افسر اُسکی دلیری اور اولوالعزمی پر عش عش کرنے لگا۔ درخت سے رسّی باندھی گئی۔ ایک شخص نے ہامیل کے گلے مین پھانسی ڈالی۔ اور دوسرے نے اُسکی مشکین باندھین۔ نوجوان ہامیل نے کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالا۔ صرف خدا سے لو لگائے کھڑا تھا۔ جب تمام سامان مہیا ہو چکا۔ تو اُس جماعت سے دو شخص نوجوان کو اوپر کھینچنے کیلئے آگے بڑھے ہی تھے کہ ایک بلند و بالا آدمی سیاہ لباس پہنے یکایک اُس مقام پر آموجود ہوا۔ اور اُن لوگون کی طرف مخاطب ہو کر حکومتانہ لہجے سے کہا "تم اپنے قیدی کو رہا کرو" اور آپ اپنی تلوار کھینچکر اُس رسی کو جو درخت اور نوجوان کے گلے سے بندھی ہوئی تھی ایک ہی وار مین کاٹ دیا۔ عدالتی گروہ کے افسر نے برہم ہو کر اپنے ہمراہیون سے کہا "اسکو پکڑ لو تاکہ عدالت دم کے فیصلون مین مداخلت کرنے کا مزا چکھایا جائے۔ دیکھو! جانے نہ پائے!!" دو شخص نوجوان کو پکڑے کھڑے رہے۔ اور باقی اُس اجنبی کو پکڑنے کی غرض سے دوڑے۔

اجنبی۔ (حقارت سے) بد لحاظ احمقو! تم جانتے ہو مین کون ہون؟ بس وہین ٹھہرے رہو"۔

نوجوان ڈرا کہ مبادا اس نیک نفس اجنبی پر اُس کارروائی کے سبب کوئی آفت نہ آئے۔ مگر اُسکی آواز ہی سے سب کے سب اس درجہ خائف ہو گئے کہ اُنکے ہتھیار خود بخود زمین پر گر پڑے۔ مشعل بھی گر گئی۔ لیکن برابر جل رہی تھی۔

اجنبی شخص سہولت کے ساتھ ہامیل کے قریب آیا۔ اور اُن دونون شخصون کو جو اُسے سنبھالے کھڑے تھے ڈھکیل کر تلوار سے بند کاٹ ڈالے۔ اور کہا کہ میرے ہمراہ چلو" اس شخص کو نہ کسی کے تعاقب کرنے کا اندیشہ تھا نہ کسی کے مزاحم ہونے کا خوف آہستہ آہستہ بے خوف و ہراس آگے آگے چلنے لگا۔ ہامیل گھبراہٹ کے ساتھ اسکے پیچھے ہولیا۔ ملازمان عدالت بے حس وحرکت اُسی جگہہ کھڑے کے کھڑے ہی رہ گئے۔ اُس گری ہوئی مشعل کی روشنی سے جو انکے چہرون پر پڑ رہی تھی ہامیل نے دریافت کیا کہ انکے چہرون سے خوف اور تعجب ظاہر ہو رہا ہی۔

ہامیل (اجنبی سے) "ہم کو اپنی رفتار اور تیز کرنا مناسب ہی کیونکہ ابھی وہ لوگ تعاقب کر سکتے ہین!"

اجنبی "بے ہراسان نہ ہو۔ اگر ایک لشکر عظیم بھی تمھارا تعاقب کرے تو جب تک کہ میرے ہمراہ ہو سلامت رہوگے۔ ہامیل نے (جو اپنی رہائی کے وقت اس شخص کی ہمت اور استقلال دیکھ چکا تھا) یہ بات بالکل یقین کر لی اور سمجھا کہ یہ اجنبی عدالت دِم کا کوئی ذی رتبہ افسر ہوگا۔ جسنے چند نامعلوم اسباب کے پیش آنے سے میری رہائی کی۔ پھر بھی جب اُس بیابان مین اُسکے ہمراہ تنہا جا رہا تھا تو ہامیل کے دل مین ایک وحشت سی پیدا ہو گئی اور اسی سبب وہ اس اجنبی سے گفتگو بھی نہ کر سکتا تھا۔ اور وہ بھی خاموشی کے ساتھ جا رہا تھا تھوڑی ہی دیر مین ان دولون نے بیابان کو طے کر دیا۔ اور ہامیل کو موضع کمبرک قریب تر ہی نظر آیا۔ جسکے گھرون کی چھتون پر چاندنی پڑ رہی تھی جب گانون کے قریب پہونچے تو اجنبی شخص نے ہامیل کی طرف پھر کے کہا "تم یہین ٹھہرے رہو مین تمھارا گھوڑا لیے آتا ہون" یہ کہکر جانے پر مستعد ہوا اور ایک آن واحد مین نظرون سے غائب ہو گیا ہامیل نے ابتک اُسکا چہرہ نہ دیکھا تھا کیونکہ وہ اپنے مُنھ کو چھپائے ہوے تھا جب وہ چلا گیا۔ تو اُسکے دل پر تنہائی کی وجہ سے خوف طاری ہو گیا۔ ہزارون وحشت انگیز خیالات آنے لگے۔ گو وہ

موت سے نہ ڈرا۔ مگر خوف یہی تھا کہ افسران عدالت پھر گرفتار نہ کرلین اور
اُسکو اس امر کے معلوم کرنے کے لیے بھی تشویش تھی کہ وہ اجنبی کون ہی جسنے مجھے
اس جرأت کے ساتھ موت کے پنجے سے چھڑا کر یہان تک پہونچایا غرض انھین
خیالات نے اُسکے مزاج کو زیادہ پریشان کردیا۔ اسی عالم مین اُسنے خیال کیا کہ
ابھی بھاگ کر قلعہ روزنتل مین جا پہونچون۔ جہان امن حاصل ہونے کا پورا یقین
ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بات بھی یاد آگئی کہ لارڈ روزنتل کے نام اپنے ہمراہ جو خط لایا
تھا وہ زین کے ساتھ اسی مہانسرا مین رہگیا۔ جہان قید ہونے کے پیشتر اُترا تھا۔
نوجوان ہامیل انھین خیالات مین مستغرق کھڑا تھا کہ گھوڑون کی ٹاپون کی
آواز آئی اور دو ہی چار منٹ کے بعد اُسکا مخفی مخلصی دہندہ گھوڑا دوڑاتا ہوا
آپہونچا وہ خود ایک کالے قد اور قوی گھوڑے پر سوار تھا۔ اور ہامیل کے
گھوڑے کی جو اب تندرست ہوگیا تھا باگ پکڑے ہوے لے آیا۔ اور کہا ”
سوار ہوجیے“۔ ہامیل نے خوشی کے ساتھ اس حکم کی تعمیل کی۔ اور سوار ہونے
کے بعد اُسکو اس امر سے نہایت درجہ حیرت ہوئی کہ کپڑون کی گٹھری وغیرہ بجنسہ
رکھی تھی گویا کسی نے اُسکو ہاتھ ہی نہین لگایا۔

ہامیل۔ (خوشی سے) ”میرے ملبوسات و کاغذات بھی موجود ہین“۔

اجنبی۔ ”جی ہان! مین سمجھتا ہون کہ آپ کی کوئی چیز وہان چھوٹ نہین گئی“۔

ہامیل۔ ”اے نیک طبع شخص! تم کون ہو جو میرے حال زار پر اسقدر رحم کرتے ہو
اور یہ کہو کہ مین کس نام سے تمھارا شکریہ ادا کرون؟“

اجنبی۔ ”دوسری دفعہ کی ملاقات مین کُل کیفیت تم سے کہی جائیگی“۔

ہامیل۔ (جوش مین آکر) ”تو ہم پھر ملینگے؟ کہان؟“

اجنبی۔ ”قلعہ روزنتل مین تم وہین جانے والے ہو نہ؟ راستہ بالکل سیدھا ہی۔
ہرگز ڈرو نہین اب تمھین کسی سے کچھ تکلیف نہ پہونچے گی۔ تم اچھی طرح امن کی حالت
مین ہو۔ جسکی تمھین پورے طور پر ہنوز خبر نہین۔ آج کے ساتوین دن قلعہ روزنتل مین

ایک عظیم الشان جشن ہونے والا ہی مین وہان آؤنگا"

یہ الفاظ کہکر معاً اپنے برق دم گھوڑے کو چمکایا اور چشم زدن مین سوار اور گھوڑا دونون کے دونون بگولے کی طرح نظرون سے غائب ہوگئے"

تیسرا باب

قلعۂ روزنتل

امیر روزنتل کا عالیشان قلعہ شہر وٹن برگ کے قریب ایک ٹیکرے پر واقع تھا جیساکہ پیشتر بیان ہوچکا ہی وہ اُن شکستہ عمارات سے ایک تھا جنکے اُجڑے نشان آج تک جرمنی کی بڑی بڑی ندیون کے کنارے والی ٹیکریون سے کسی باریک بین مسافر کو اُن پرانے جاگیر دارون کی شوکت و عظمت کو یاد دلاتے ہین۔ قلعہ روزنتل دو فرلانگ مربع تھا۔ اور اُسکی فصیلون کے اندر ایک نہایت سرسبز شہر آباد تھا۔ اور وہ اس مضبوطی اور استواری سے باندھا گیا تھا کہ ضرورت کے وقت ایک مدت کے محاصرے کا تحمل ہوسکے اسی بنا پر قلعہ کے مختلف اندرونی مقامات مین غلہ خانے۔ سلاح خانے اور بارکس وغیرہ بنائے گئے تھے۔ جس مین ایک ہزار سپاہی سال بھر تک بغیر تعلق بیرونجات کے زندگی بسر کرسکین۔ لارڈ روزنتل ایک باحشمت صاحب جبروت امیر تھا۔ اُسکی جاگیرین وسیع تھین۔ اُسکے تابعین بہت تھے۔ خزانہ معمور تھا۔ اُس کی عظمت وشان کا اندازہ اسی سے ظاہر ہی کہ اسکی بیٹی تریزا شاہ ماکسی ملن کے ہمشیر زادے لیپولڈ سے ایام طفولیت ہی مین منسوب ہوچکی تھی۔ مگر لارڈ روزنتل کو ایک امر ہمیشہ کے لیے باعث رنج رہا۔ وہ یہ کہ لنس ڈارف کا کونٹ مانفریڈ جو روزنتل کی طرح جرمنی کا ایک ذی مرتبہ امیر تھا۔ اُسکے ساتھ کمال عداوت رکھتا تھا۔ مخالفت کی یہ وجہ تھی کہ کونٹ مانفریڈ نے ماہ جبین تریزا کے ساتھ شادی کا پیغام بھیجا۔ مگر چونکہ مانفریڈ کی عمر پچاس برس سے متجاوز

ہوگئی تھی سوا اسکے تریزا پہلے ہی سے لیپولڈ کے ساتھ منسوب ہوچکی تھی اسلیے اسکا پیام ناقابل قبول ٹھہرا۔ اور رد کردیا گیا۔ اُس تاریخ (ہمارا قصہ شروع ہونے کے دو سال پیشتر) سے کونٹ مانفریڈ لارڈ روزنتل سے سخت عداوت وبُغض رکھتا تھا۔ اور چونکہ ان اُمرا کی سرحدین ایک دوسرے سے ملی ہوئی تھین لہذا رعایا مین آئے دن جھگڑے وفسادات برپا ہوا کرتے تھے۔ اور فریادیون اور چارہ سازیون کا بازار دونون جانب گرم تھا۔ اس صورت مین باشندگان شہروٹن برگ پر کوئی دن ایسا نہ گذرتا تھا جس مین وہ ان دونون امیرون مین برملا جنگ چھڑنے کا اندیشہ نہ کرسکتے تھے۔

لارڈ روزنتل کی بی بی تریزا کے پیدا ہونے کے تھوڑے ہی دن بعد فوت ہوگئی تھی مگر لارڈ نے دوسری شادی کرنے کا مطلق خیال نہ کیا۔ اسلیے کہ اسکو اپنی پیاری اکلوتی بیٹی تریزا سے کمال محبت تھی اور چاہتا تھا کہ اپنے بعد کل جائداد کی مالک وہی قرار دیجاے اور یہ بھی سمجھے ہوے تھا کہ اس تمول اور جاہ وحشمت کے سبب تریزا کی عظمت اُسکے ذی شان مرد کی نظرون مین بڑھ جائیگی۔ ہم اپنے قصے کو مکرر شروع کرنے کے قبل اتنا کہدینا ضروری سمجھتے ہین کہ تریزا اور اُسکے منسوب شوہر دونون نے باہم ایک دوسرے کو نہ دیکھا تھا۔ اور لارڈ روزنتل کو بھی اپنے داماد کے دیکھنے کا صرف ایک ہی دفعہ اتفاق ہوا تھا اور اسوقت اسکی عمر صرف چھ سال کی تھی۔ پس جب یہ قصہ شروع ہوا اس وقت واقعات اس طرح پر تھے۔

اب ناظرین تصور کرلین کہ حوروش تریزا اپنے باپ کی عالی شان رفعت نما محلسرا کے ایک خوبصورت اور وسیع کمرے مین بیٹھی ہوئی زردوزی مین مصروف تھی۔ اسکی دو خواصین ایڈا اور میریا قریب والی ردمی چوکیون پر بیٹھی چرخہ کات رہی تھین۔ جو اُس زمانے کی اعلےٰ خواصون کا عمدہ مشغلہ تھا۔ تریزا کا حُسن وجمال درجہ کمال سے متجاوز تھا۔ اسکا اونچا قد ہر قسم کے عیب سے

پاک تھا۔ اُسکی کمر پتلی تھی۔ چال مین اسقدر نزاکت تھی کہ وقت رفتار اگر ایک پھول بھی زیر قدم آجاتا تو مسلا نہ جاتا تھا۔ گیسوے پُرخم کی لڑیان اُس کے صاف اور دلربا چہرے کے حُسن کو اس قدر ترقی دیتی تھین کہ دیکھنے والا کیسا ہی سخت دل کیون نہ ہو۔ مگر ضرور بے خود ہوجاے گا۔ با اینہمہ اُسکا حُسن کچھ ایسا دلکش دل فریب اور شاندار نہ تھا۔ جسکے دیکھنے مین آنکھین اسقدر کام نہ دیتی ہون جتنا کہ آفتاب نصف النہار کے دیکھنے مین دیتی ہین۔ غرض وہ حد درجہ کا رعب وجلال اور شاہانہ حُسن وجمال نہ رکھتی تھی۔ تاہم اسکے حُسن مین کچھ ایسا جادو بھرا تھا کہ بتدریج دلپر اُسکا اثر ہوتا تھا۔ تریزا کی دونون خواصین ایڈا اور میریا بھی حسین تھین اور اگر وہ اپنی ماہ جبین بیوی کے ساتھ نہ رہتین توبیشک ایک اعلیٰ درجہ کی حسینون مین تصور کی جاتین۔ ایڈا کی عمر اُنیس برس کی تھی اور میریا کو سترھوان سال تھا۔ انکا لباس سادہ اور بے تکلف تھا۔ جس سے اُسکی بیوی کی اس عادت کا اندازہ کیا جاتا تھا کہ وہ نمائش کو پسند نہین کرتی ہی اور ہی بھی یہی بات۔

ہی جوانی خود جوانی کا سنگار
سادگی زیور ہے اس سن کے لئے

ایڈا کا رنگ گندمی تھا۔ اسکے بال سیاہ اور آنکھین بڑی بڑی تھین۔ قد بھی ایک دلکش ادا تھی۔ میریا کی گوری رنگت اور ہی آنکھین نازک اور پیاری شکل سے بھی دیکھنے والیکو ایک دلآویزی حاصل ہوتی تھی۔

گذشتہ دو باب مین بیان کیے ہوے واقعات کے گذرنے کے دوسرے ہی دن یہ تینون لڑکیان اس شغل مین تھین۔ دوپہر کا وقت تھا آفتاب کی تیز شعاعین کھڑکیون کے رنگین آئینون سے نرمی کے ساتھ وہان پڑتی تھین۔ جہان تریزا اور اُسکی خواصین بیٹھی تھین۔

تریزا۔ دیر پیشان کُن خیالات سے چونک کر جنمین وہ دیر سے غرق تھی) "ابا جان کے ہان جو مہمان آیا ہی اسکو تم کیا سمجھتی ہو؟"

ایڈا ـ "آج صبح کو اُسے کھانے کے کمرے مین جاتے ہوے مین نے ایک نظر دیکھ لیا اسکا چہرہ زرد تھا - اور فکر کے آثار پائے جاتے تھے مگر نہایت شکیل اور طرحدار ہی"

تریزا ـ "سُنا گیا ہی کہ کل اوائل شب مین اُسکو کچھ زحمتین اُٹھانا پڑین - مگر اُسنے یہ نہین بیان کیا کہ وہ تکالیف کس قسم کی تھین -

ایڈا ـ "دربان مجھ سے کہتا تھا کہ جب ۴ بجے صبح کے وہ نوجوان محل مین آیا - اسکا چہرہ بالکل زرد تھا اور حرکات وحشیانہ تھے -

میریا ـ "مجھے یقین ہی کہ وہ بیابان کی راہ مین خوف کھا گیا ہی"

ایڈا - (تریزا سے) "بیگم صاحبہ! وہ نوجوان ہامیل نام کس درجہ کا آدمی ہی؟"

تریزا ـ "مین سمجھتی ہون کہ ابّا جان کو اُسکے خاندان سے کسی قسم کی واقفیت نہین مگر مسٹر ہامیل چانسلر (صدر دیوان) جرمنی سے ایک خط لکھوالایا ہی - جسکا مضمون یہ ہی کہ وہ ایک معزز شخص ہی اور صرف تفریح طبع کے لیے سفر اختیار کیا ہی - لہذا وہ جہان جائے آسائش و آرام کے ساتھ رکھا جائے"

ایڈا ـ "ہمارے حضور نے اُسکو کمال اخلاق سے مہمان رکھا ہی"

تریزا ـ "ہان! وہ تو چانسلر کا حکم ہی - مگر کیون ایڈا! تو جو اس نوجوان کی نسبت زیادہ ترمیلان ظاہر کر رہی ہی - کہین اُسیر دل تو نہین آگیا؟"

ایڈا ـ "بیگم صاحبہ! یہ ہرگز نہ ہو سکیگا - مجھے محبت ہی سے انکار ہی - کیونکہ مرد دغاباز و بے وفا ہوتے ہین"

تریزا ـ (غمگین لہجہ مین) "تو نے ٹھیک کہا - تم دونون خوب جانتی ہو کہ مجھے اُس غریب طالبعلم سے کس درجہ محبت تھی - اور ابتک ہی"

ایڈا ـ "آہ! بیگم صاحبہ وہ آپ کی محبت کے لائق نہ تھا"

تریزا ـ "اُسکو قصور مند ٹھہرانے مین جلدی نہ کرنا چاہیے - پورے چھ مہینے سے مین نے اسکے نیک و بد کی کوئی خبر نہین پائی - ابا جان کہا کرتے تھے

کہ وہ کسی رذیل لڑکی کو لیکر اور ملک کو بھاگ گیا۔ کیا تم دونوں نے یہ بات یقین کرلی"؟

ایڈا۔ ہاں کیونکہ وہ مردوں کی بیوفا خصلت کے موافق ہے"

میریا۔ اُسکے بھاگ جانے کا ایک اور ثبوت یہ ہے کہ آپ کے والد ماجد نے خود بیان فرمایا"

تریزا "میں نے اُسکو باور نہیں کیا۔ خدا معاف کرے کہ میں نے ابا جان کی بات کو جھوٹ جانا۔ مگر مجھے معلوم ہوتا ہے کہ فوسٹ ہنوز زندہ ہے۔ اور میری محبت اسکے دل میں باقی ہے۔ مگر مجھے خود حیرت ہے کہ اسکی خبر مجھ تک کس طرح پہونچی۔ تمھیں یاد ہوگا جو اُسدن مجھے یکایک خبر ملی کہ فوسٹ چند جرائم کے سبب چھ ماہ تک قید میں رکھا گیا۔ اور اُسپر موت کا فتوے جاری کیا گیا۔ آہ وہ کمبخت صبح جس میں اُس جان کے لینے کے لیے دار کا اسباب تیار کیا جانے لگا۔ جسکو بچانے کے لیے کاش میں نے اپنی جان دی ہوتی"

میریا "تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو ہنوز اُس نوجوان کے ساتھ کمال محبت ہے"

تریزا "ہاں! تو جانتی ہے کہ میں اُس سے کسقدر اُلفت رکھتی ہوں؟ ایک دن اپنے خاص کمرے میں صفہ پر بیٹھی اُسی کی تصویر دیکھ رہی تھی (ایڈا سے مخاطب ہو کر) وہی تصویر ایڈا! جو تیرے بھائی نے کھینچی تھی اور جسکی خبر فوسٹ کو نہ تھی۔ غرض اُس شبیہ کو میں حسرت اور محبت سے دیکھ رہی تھی۔ اور دعا کر رہی تھی کہ خدایا اسکے اصل سے جلد ملادے۔ اسوقت ایک عجیب واقعہ گذرا یکایک مجھے اسطرح معلوم ہوا کہ فوسٹ مجھے دور سے دیکھ رہا ہے اور ہم دونوں ایک دوسرے سے اپنا تعشق ظاہر کر رہے ہیں۔ مگر یہ سب چند ہی منٹ کے بعد موقوف ہوگیا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ میرا خیال خام تھا"

ایڈا "تاہم یہ واقعہ عجیب وغریب معلوم ہوتا ہے"

میریا "ہاں بہت ہی عجیب!!!"

تریزا "افسوس وہ پیارے خیالات ابا جان کے کمرے مین داخل ہوتے ہی محو ہوگئے - وہ اندر آئے اور یہ خبر بد سنائی کہ فوسٹ عنقریب مرنے والا ہی اور دار کا کل اسباب مہیا ہوگیا ہی - آہ! اس جگر سوز حالت مین جب مین نے اُنسے الزاماً کہا کہ "اس سارے فتنہ وفساد کے بانی آپ ہی ہین" تو اُنھون نے کمال برہمی کے ساتھ اُس امر کا انکار کیا - اور مین بیہوش ہوکر اُن کے قدمون پر گر پڑی"

ایڈا "تب ہی اُنھون نے ہمکو بلوایا - اور ہمنے آپ کو اُٹھاکر کوچ پر لٹادیا - جہان آپ چند گھنٹے تک بے حس وحرکت لیٹی رہین

تریزا - ہان جب مین بیدار ہوئی اور تمنے یہ خوشخبری سُنائی کہ "فوسٹ بچ کر بھاگ گیا - اور یہ کسی کو نہین معلوم کہ وہ کیونکر چلدیا اُسوقت مین کس درجہ مسرور ہوئی تھی"

ایڈا "مگر یہ بات سب کو حیرت مین ڈال رہی ہی کہ فوسٹ کسطرح نکل بھاگا"

میریا "مین نے سُنا ہی کہ افسران سرکاری نے بھی اس بارے مین کچھ دریافت کرنے کی کوشش نہ کی"

تریزا "اُس وحشت ناک واقعہ کو گذرے کامل دو ہفتے ہوگئے - مگر اب تک مین اُسکو نہ دیکھ سکی"

ایڈا "نہایت تعجب کی بات ہی کہ وہ اسی شہر مین رہے کئی آدمیون نے اُس سے ملکر بات چیت بھی کی مگر سرکاری لوگ اُسکو کسی قسم کی اذیت نہ دے سکے"

تریزا - (تیزی سے) "خدا کا ہزار ہزار شکر کہ وہ ہر طرح کی تکلیف سے نڈر رہی"

جب اس طرح کی گفتگو ان تینون لڑکیون مین نہایت سرگرمی کے ساتھ ہورہی تھی اسوقت ایک ایسی واردات ہوئی جس سے اُنکے دلون مین بہت بڑا اندیشہ پیدا ہوگیا"

چوتھا باب

حملہ

جب لیڈی تریزا اور اُسکی خواصین بات چیت مین مصروف تھین تو یکایک ایک مسلح شخص کمرے کے اندر آیا اور کہنے لگا "لیڈی صاحبہ! میری اس مداخلت کو معاف فرمائیے گا۔ مین آپ کے نازک کانون سکے لیے غمناک خبر لایا ہون"

تریزا۔ (جھجھک کر) "وہ کیا خبر ہی؟ ڈیونڈ جلد بیان کر (یہ مسلح شخص ڈیونڈ نامے قلعہ روزنتل کے نگہبان گارڈ کا کپتان تھا اور اُسکی پریشانی وسراسیمگی تریزا اور اُسکی خواصون کو اور نتشر و بدحواس کیے دیتی تھی)"

ڈیونڈ۔ "آپ اُس مستحکم عمارت مین تشریف لے جائیے۔ کیونکہ چند ہی منٹ مین فصیلون پر آتش برستی ہوگی۔ اور اگر دشمن کی فوج کی ایک گولی اس کمرے مین بھی آجائے تو عجب نہین"

تریزا۔ (اضطراب سے) "دشمن! کون دشمن؟"

ڈیونڈ۔ "لیڈی صاحبہ! خوف نہ کیجیے۔ کونٹ مانفریڈ ایک فوج عظیم کے ساتھ ہمارے ملک پر یورش کرنے والا ہی۔ آپ اُس عمارت مین چلی جائیے۔ وہان آپ کے لیے کوئی خوف نہین"

تریزا۔ (ڈیونڈ کا ہاتھ پکڑ کر) "اباجان کہان ہین؟"

ڈیونڈ۔ "وہ فصیلون پر قلعہ کے بچاؤ کی تیاریون مین مشغول ہین۔ اور نہ مجھے آپ کی خدمت مین یہ پیام پہونچانے کے لیے روانہ کیا ہی۔ نوجوان ہامیل بھی وہین ہی اور اس کام مین مدد کرنے پر دلی جوش سے عازم ہی"

ڈیونڈ نے یہ کہکر سر عجز جھکایا۔ اور روانہ ہوا۔ جاتے ہوے اسکی تلوار کی آواز جو کمرے نیچے لٹک رہی تھی ان تینون لڑکیون کو ایک شگون بد کی طرح

سُنائی دینے لگی۔

تریزا نے اپنے باپ کے حکم کے موافق اُس محفوظ مقام پر جانے مین دیر نہ کی۔ اس اثنا مین ایک ایلچی سفید نشان* لیے ہوے قلعۂ روزنتل کے دروازے پر آیا۔ اور لارڈ روزنتل سے گفتگو کرنی چاہی۔ لارڈ مع ہامیل اُس مینار پر رونق افروز ہوا جسکے نیچے ایلچی کھڑا تھا۔

روزنتل "تو مجھسے کیا چاہتا ہی؟"

ایلچی "مین عالیجاہ کونٹ مانفریڈ کی طرف سے یہ درخواست کرتا ہون کہ ایک شخص ہامیل نام جو اس قلعہ مین پناہ گزین ہی۔ میرے ہمراہ بہ حفاظت تمام ذی شوکت کونٹ مانفریڈ کے حضور مین روانہ کردیا جائے۔ اور اس طلبی مین ہمارے بلند مرتبت سردار کو معقول وجوہات ہین۔ جنکے اظہار کی ضرورت نہین"

لارڈ روزنتل "مسٹر ہامیل نے تمھارے آقا کی گو کیسی ہی خطا کی ہو۔ مگر اب وہ میرا مہمان ہی۔ اور آئین مہمانداری کے رو سے مین اُسکی جان کو اخیر دم تک بچانے کی کوشش کرونگا۔ تم اپنے سرکش سردار سے میرا یہ پیام کہدو"

ایلچی "اگر آپ اس بات پر راضی نہین ہین تو مین کونٹ مانفریڈ کے نام سے پکار کر کہتا ہون کہ جنگ کے لیے تیار ہو جائین۔

لارڈ روزنتل "مین جنگ پر آمادہ ہون" (ایلچی رخصت ہو گیا)

ہامیل۔ (لارڈ روزنتل سے) "خداوندا! مجھے یہ بات گوارا نہین کہ بندگان خدا کا خون میرے لیے بہایا جائے جو جنگ کا ضروری نتیجہ ہی اور مین آپ سے قسمیہ عرض کرتا ہون کہ مجھے اس امر سے مطلق آگہی نہین کہ کونٹ مانفریڈ مجھسے کیون عداوت رکھتا ہی؟ کیونکہ مین نے اپنی زندگی بھر اُسکو کبھی نہین دیکھا۔ ہان ایک پادری سے کونٹ کی نسبت چند اُمور دریافت کیے تھے۔ جسکو دوسرے مقام مین بھیس بدلا ہوا پایا۔

* جنگ کی حالت مین جب ایلچی دشمن کی فوج مین گفتگو کے لیے جاتا ہی تو سفید نشان اُسکے ہاتھ مین رہتا ہی جو صلح کی نشانی ہی۔

لارڈ روزنتل "خیر۔ مگر اب تم میرے مہمان ہو۔ اور تمھین امن دینا ایک ضروری امر ہی کیونکہ چانسلر نے تمھاری سفارش کی ہی کہ تمام امرائے دولت تمھاری تواضع و تکریم کرین اور مجھے خاص کر اس بات کا حکم ہی۔ اس صورت مین مجھپر لازم ہوا کہ اُس شخص کا خیال رکھون جسنے تمھین میرے پاس بھیجا ہی۔ مگر اس جابر مخالف کے حملہ کو روکنے مین تمکو بھی مدد دینا پڑیگی"

ہامیل "(اپنی تلوار پر ہاتھ لیجا کر) تادم مرگ مین آپ کی مدد کرنے مین کوتاہی نہ کرونگا"

لارڈ روزنتل "تمھاری دلیری و جوانمردی بیکار نہ جائیگی" لارڈ نڈکور نوجوان ہامیل سے گفتگو کرنیکے لیے کسی جا ٹھہرا نہین بلکہ فصیلون پر نہایت مسرت و تجربہ کاری کے ساتھ احکام جاری کرتا پھرا اسکی عمر پچاس سال کی تھی۔ اور وہ قوی تن تھا۔ اُسکی صورت اور سیرت سے نخوت و غرور اور سنگدلی کے آثار ظاہر تھے۔ اور خونریزی اُسکے نزدیک ایک آسان بات تھی۔ جسکو وہ سمجھتا تھا کہ اپنے عہدے کا ایک ضروری فرض ہی سر پر ایک چمکدار ٹوپی پہنے تھا جسپر ارغوانی کلغی لگی تھی۔ فولادی زرہ زیب تن تھی۔ کمر مین ایک بیش قیمت تلوار اور ہاتھ مین بندوق تھی۔

لارڈ روزنتل ۔ (کپتان ڈیونڈ سے) "کیا کیا تیاریان ہین؟"

ڈیونڈ "پیر و مرشد! ملاحظہ فرمائیے۔ بہترین عمدہ توپین اُس رُخ پر لگی ہوئی ہین جدھر سے دشمن حملہ کرنے والا ہی۔ اور دوسرے ناکے پر بھی بخوبی حفاظت کی گئی ہی"

لارڈ روزنتل "تم نے کتنے آدمی جمع کیے ہین؟"

ڈیونڈ۔ فی الحال تین سو سات یہان ہین۔ اور شہر سے بہت سپاہی آنے والے ہین آپ کے تمام محکوم سردارون کو حکم بھیجدیا گیا ہی کہ اپنی اپنی فوج ہمراہ لیکر جلد آئین"

لارڈ "یہ سب کچھ ٹھیک ہی۔ مگر دشمن کی فوج کی تعداد بھی تمکو کچھ معلوم ہی؟"

ڈیونڈ "وہ شخص جو پہلے پہل اس فوج کی آمد کی خبر لایا کہتا تھا کہ کل نو سو جنگ آزمودہ سپاہی ہین اور دوسری ایک خبر سے معلوم ہوا کہ پورے ہزار آدمی ہین"

لارڈ "اُنکی فوج کی زیادتی کا یہان خوف کسکو ہی؟ مجھے اس بات سے کمال خوشی ہوئی

کہ کونٹ مانفریڈ کے ساتھ برملا جنگ کی ٹھہری یہ آئے دن کے جھگڑون سے مین تنگ آگیا ہون ہر رہا تھا۔

لارڈ روزنتل اور کپتان ڈیونڈ اسی گفتگو مین تھے کہ دشمن کی فوج دور سے نظر آئی کونٹ مانفریڈ خود فوج کے ہمراہ تھا۔ ڈیونڈ نے دشمن کی حرکات کو بغور دیکھنے کے لیے کسیقدر سکوت کیا۔ اور آخر جب غنیم کی فوج کا رُخ قلعہ روزنتل کی طرف پایا تو اپنے سپاہیون کو حکم دیدیا۔ فوراً ہی گولہ اندازون نے جو فصیلون پر تیار کھڑے تھے اپنی توپون سے گولے برسانا شروع کیے۔ دھوان ابر کی طرح بلند ہوا۔ اور بارود کی مہیب آواز سے تمام قلعہ گونج اٹھا۔ توپین بڑی تجربہ کاری کے ساتھ جمائی گئی تھین۔ کیونکہ چند ہی منٹ مین دشمن کی فوج پر پراگندگی چھا گئی۔ لارڈ روزنتل اطمینان سے کھڑا دیکھ رہا تھا۔ اُسوقت کونٹ مانفریڈ کی فوج کی تین صفین بنائی گئین۔ اور نہایت تیزی کے ساتھ قلعہ کی طرف روانہ ہوئین دیکھنے سے معلوم ہوا کہ دشمن کا ارادہ قلعہ کے بڑے دروازے پر حملہ آور ہونے کا تھا۔ لارڈ روزنتل نے اُس جانب کے بچاؤ کا حکم دیا حالانکہ قلعہ روزنتل سے برابر گولہ باری ہوتی رہی۔ مگر دشمن کسیطرح پس پا نہ ہوا۔ بلکہ اُسی تیزی کے ساتھ بڑھا چلا آتا تھا۔ اس اثنا مین کونٹ مانفریڈ نے بھی ایک ٹیکرے پر سے گولہ زنی شروع کی۔ اور آخر جنگ بکمال سرگرمی کے ساتھ شروع ہوئی۔ قوی تن سپاہیون کی ایک جماعت جسکے ساتھ سیڑھیان تھین۔ قلعہ پر چڑھنے کے قصد سے خندق کی اُس جانب آ پہونچی۔ اور اُس آگ کا بھی خیال نہ کیا جو دیوارون پر سے برس رہی تھی بمجرد قریب پہونچنے کے تختون کے ذریعے خندق مین اُتر کر دیوارون پر چڑھنے کی کوشش کی گئی اور دوسری طرف سے ایک فوج نے سخت حملہ کر دیا۔ ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا کہ لارڈ روزنتل کے قلعہ مین صرف تین سو فوج تھی۔ اور غنیم کی سپاہ کا شمار قریباً ایک ہزار کے تھا اس صورت مین قلعہ کی محافظت کامل طور پر ہونا ناممکن امر تھا۔

اب جنگ نہایت زور شور سے ہو رہی ہے۔ دشمن کے تین شدید حملے روکے گئے ہین لارڈ روزنتل۔ ہامیل اور ڈیونڈ داد شجاعت دے رہے ہین۔ مگر فوج مخالف کی تعداد نہایت زیادہ تھی اور اُنکے گولے لارڈ روزنتل کی سپاہ پر خوب کامیاب ہوتے رہے جسکے ہنگامہ دار و گیر مین ایک ایسی افواہ اُڑی جس سے روزنتل کی تمام فوج مین آ

تہلکہ مچگیا۔ وہ یہ کہ قلعہ کے ایک کونے سے کونٹ مانفریڈ کے چند سپاہی اندر داخل ہوے اور لارڈ کی پیاری بیٹی پری جمال تریزا کی گرفتاری کی غرض سے اُس مقام پر حملہ کردیا۔ جہان وہ امن کے ساتھ تھی۔ ایک زخمی سردار لارڈ روزنتل کے پاس دوڑتا ہوا آیا۔ اور یہ خبر پہونچائی۔

لارڈ روزنتل۔ میری پیاری بیٹی! (اپنی فوج کی طرف خطاب کرکے) دوڑو اور میری جان سے زیادہ عزیز بیٹی کی مدد کرو۔" مگر اُسکے اس حکم کی تعمیل نہ ہوسکی۔ کیونکہ کپتان ڈیونٹ منتشر فوج کے فراہم کرنے مین مصروف تھا۔ اور ہامیل اُس جماعت کو روکنے مین سرگرم تھا جو سیڑھیون کے ذریعے سے قلعہ پر چڑھائی کرنے کی کوشش کررہی تھی۔ اُس ٹکڑی کے چند آدمی فصیل پر قدم جما چکے تھے۔ اور دوسرے بھی برابر چڑھنے کی کوشش کررہے تھے۔ ہامیل تنہا اُنکے حملے کو روک رہا تھا۔ وہ نہایت زخمی ہوچکا تھا۔ اور بدن سے خون بہہ رہا تھا۔ قریب تھا کہ وہ ناتوانی کے سبب غش کھاکر گر پڑے اور قتل کیا جاوے اتنے مین ایک نوجوان جو فوجی لباس پہنے تھا۔ اور جسکے سر پر سفید کلغی لگی ہوئی تھی یکایک دیوار پر آپہونچا۔ اور ہامیل پر حملہ کرنے والے سپاہیون کو اپنی تلوار سے اشارہ کیا کہ ہٹ جاؤ۔" اس اشارے کے ساتھ ہی وہ لوگ جو چند منٹ پیشتر نہایت دلیری سے لڑرہے تھے کچھ اس پراگندگی اور بدحواسی کے ساتھ بھاگے کہ فصیلون پر سے خندق مین گرگر جانین دین۔ اسوقت اُس نوجوان نے جلدی سے دوسری جانب رُخ کیا۔ جب وہ اپنی تلوار سے اشارہ کرتا تھا تو کونٹ مانفریڈ کی فوج تتر بتر ہوکر بھاگنے لگتی تھی۔ لارڈ روزنتل کی سپاہ جو منتشر ہوگئی تھی از سر نو باقاعدہ جمع ہوگئی۔ اور چند ہی منٹ مین فصیلون کو غنیم کی فوج سے پاک کردیا۔ نوجوان نہایت بھاری زرہ پہنے ہوے اس تیزی کے ساتھ چلتا تھا کہ افسران عساکر روزنتل اُسکے برابر چل نہ سکتے تھے۔ وہ بڑھا اور برابر اسوقت تک بڑھے گیا جب تک کہ مغربی حصہ قلعہ کی فصیل پر نہ پہونچگیا۔ جو کونٹ مانفریڈ کی فوج کے قبضہ مین آچکا تھا یہان پہونچکر نوجوان سرداران لشکر روزنتل کی طرف متوجہ ہوا۔ اور کہا "دو حملہ کرو تمھین فتحیابی ہوگی۔" اتنا سننا تھا کہ ادھر کے سپاہی جان توڑ کر بے باکانہ فوج مخالف پر ٹوٹ پڑے

اور شکست فاش دی۔ اُس نو وارد سردار کے دل بڑھانے اور مدد کرنے سے
لارڈ روزنتل کی فوج مین جسقدر عالی ہمتی اور دلیری پیدا ہو گئی۔ اُسیقدر کونٹ مانفریڈ
کی سپاہ کے چھکے چھوٹ گئے۔ اور زیادہ تر تعجب انگیز بات یہ بھی کہ وہ نوجوان خود اس
ہنگامے مین کچھ داخل نہ دیتا تھا۔ مگر اپنی تلوار زمین پر ٹیک کر تھوڑے فاصلہ پر کھڑا تھا۔
اور اُسکے بشرے سے صاف طور پر معلوم ہوتا تھا کہ صرف اسکی موجودگی لارڈ روزنتل کی کامیابی
کے لیے کافی ہی۔ اور ایسا ہی ہوا۔ آفتاب مغرب کے شفق گون پردون مین چھپا۔ اور قلعہ
روزنتل کامل طور پر چھڑالیا گیا۔ مگر افسوس! یہ جھگڑا بغیر ایک آفت عظیم برپا کرنے کے طے نہ ہوا۔
بہت سے اولوالعزم صاحب ہمت سردارون کے مارے جانے کے علاوہ لارڈ روزنتل کو
ایک اور خبر ایسی پہونچی جس سے فتحیابی کی خوشی غم والم سے مبدل ہو گئی اور وہ یہ کہ دشمن کی
فوج اپنے غلبہ کے وقت لارڈ روزنتل کی نازک اندام بیٹی تریزا کو قید کر کے لے ہی گئی۔ !! وہ
نوجوان جو یکایک قلعہ روزنتل کے بچانے کے لیے آیا تھا۔ اور جسکے سبب فتح نصیب ہوئی
تھی کسی طرف چل دیا یہ کوئی نہ جانتا تھا کہ وہ کون تھا۔ اور کسطرح اس واقعۂ قیامت خیز
مین فصیل پر پہونچا۔ اور کہان گیا؟ یہ ایک ایسا راز تھا جو کسی سے افشا نہ ہو سکا۔ ہامیل کے
دل مین ایک بات آئی مگر وہ اُسکو ظاہر کرنے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ یعنی وہ جان گیا کہ یہ وہی
نوجوان ہی جسنے مجھے عدالت دم کے پنجے سے چھڑایا تھا۔ مگر جب وہ اس بارے مین کچھ
کہنا چاہتا تھا تو اسقدر خوف اُسپر طاری ہو جاتا تھا کہ زبان سے کچھ نکلنا ممکن نہ تھا۔ الغرض
ہامیل انھین خیالات مین مستغرق تھا کہ ایک فوجی افسر آیا۔ اور کہا "لیڈی تریزا کو قید سے
چھڑانے کی تجاویز سوچنے کے لیے ایک کونسل جمع ہونے والی ہی جس مین آپ کا شریک
ہونا بھی ضروری ہی۔"

پانچوان باب

ہامیل اور ڈیونڈ

کونسل جمع ہوئی۔ لارڈ روزنتل نے اسطرح کہنا شروع کیا "میرے دوستو بوفادار تابعدارو!

اسمین شک نہین کہ مردود کونٹ مانفریڈ نے یہ ایک نامعقول حرکت کی میری پیاری لخت جگر کی بڑی خواص ایڈا کے بیان سے مجھے معلوم ہوا کہ کونٹ مانفریڈ کے چھ سپاہی اُس کمرے مین داخل ہوے جہان لیڈی تریزا اور اُسکی خواصین چھپی ہوئی تھین اور دوسری عورتون کو چھوڑکر صرف تریزا ہی کو جبرًا اُٹھا لیگئے۔ تم سب جانتے ہو کہ مین نے اُس حوروش لڑکی کی کونٹ مانفریڈ کے ساتھ شادی کرنے سے انکار کیا تھا۔ اور اب وہ میرے اس جواہر کو بہ زور چھین لے گیا جو شاہزادے کے لیے مخصوص کیا گیا تھا۔

ڈیونڈ۔ خداوند اکل علے الصباح شہر وٹن برگ سے دو سو سپاہ روانہ کیے جانے کا قرار ہو چکا ہی۔ اور آپ کے ماتحت کے دوسرے افسر بھی یکے بعد دیگرے جمع ہونے لگے ہین لہذا کل قبل طلوع آفتاب بارہ سو فوج ہمارے زیر حکم رہیگی۔ حضور اگر مناسب سمجھین تو اُس کل فوج کو اس ناچیز وفادار غلام کے ماتحت بھیجے۔ خدا نے چاہا تو بیشک لیڈی تریزا کو چھڑا لاؤنگا۔ یا اپنی عزیز جان قلعہ کونٹ مانفریڈ کی دیوارون کے نیچے دے دونگا"

لارڈ روزنتل "مگر اس عرصے مین کونٹ مانفریڈ میری عزیز بیٹی کو اپنے ساتھ عقد کرلے پر مجبور کرے گا"

ہامیل "کیا کونٹ مانفریڈ اس امر سے آگاہ نہین کہ لیڈی تریزا شہزادہ جرمنی سے منسوب ہو چکی ہی؟"

لارڈ روزنتل "ہان وہ خوب جانتا ہی۔ مگر وہ کچھ ایسا آدمی ہی کہ خود شہنشاہ جرمنی سے جھگڑنے مین دریغ اور خوف نہ کریگا۔ وہ چند ایسے اختیارات رکھتا ہی جو بعید از فہم ہین۔ اور اسی لیے اطراف وجوانب کے اعلے ہمت اور باحیثیت لوگ اُسکی نہایت خاطر بلکہ مدد کرتے ہین۔ اور اُسے اکثر اس بات پر فخر اور ناز رہا ہی کہ قیصر ماکسی ملن بھی اُسکے چھیڑنے کی جرأت نہین کرسکتا۔

ہامیل۔ (حقارت سے) "وہ بڑا ہی سرکش معلوم ہوتا ہی۔ (تھوڑے تامل کے بعد) چونکہ یہ تمام آفتین فقط میرے ہی سبب آپ پر نازل ہو رہی ہین مجھے اجازت دیجیے کہ مین ہی اس مغرور کونٹ کے مقابل جاؤن اور اس بدکرداری کے انتقام کا مزا چکھاؤن"

لارڈ روزنتل "مگر تمھاری جان مفت معرض خطر مین آجائیگی تمھین معلوم ہی کہ تم کس

جُرم کے سبب کونٹ مانفریڈ کے غضب مین پڑے؟ جسکے لیے اُسنے تمھارے حوالہ کرنے کی مجھسے درخواست کی تھی؟"

ہامیل۔ "مجھے صرف اسقدر معلوم ہی کہ مین نے ایک روز کمبرگ کی مہمانسرا مین کسی پادری سے جو وہان فروکش تھا کونٹ مانفریڈ کی نسبت چند سوالات کیے۔ شاید اُن باتون کی خبر پہونچنے کے سبب سے کونٹ مجھپر غصّہ ہوا" ساتھ ہی ہامیل کے دل مین یہ بات آئی کہ کونٹ مانفریڈ نے جو مجھے ایلچی کے ذریعے طلب کیا تھا۔ اُسکا سبب عدالت دمِ سے تعلق رکھتا ہوگا۔ مگر اپنے آپ مین کسی سے کچھ کہنے کی جرأت نہ پاکر خاموش ہو رہا۔

لارڈ روزنتل۔ (یکایک چونک کر) "ہان مجھے سبب معلوم ہی۔ کونٹ مانفریڈ پیاری تریزا کو یہان سے چھین لیجانے کا قابو ڈھونڈھر رہا تھا۔ اور اُسے یہ بھی یقین تھا کہ مین ایک مہمان کو قیدی کی طرح اُسکے حوالہ کرنے مین انکار کرونگا۔ بس یہی بہانہ کافی سمجھا گیا۔ اور اُسنے شہر پر چڑھائی کی"

ڈیونڈٹ۔ "پیرومرشد! بیشک اُسکا دلی منشا وہی ہوگا۔ اُسکو اس ناچیز کارروائی کی سزا ضرور دینی چاہیے۔

لارڈ روزنتل۔ (غصے کے ساتھ میز پر ہاتھ مار کر) "ہم اپنی تلوار کی نوک سے اس جھگڑے کا انفصال کرینگے" (کپتان ڈیونڈٹ کی طرف مخاطب ہو کر) "تمنے ابھی جسطرح بیان کیا ہی۔ کل فوج کو جمع کر کے آمادہ و تیار رہو جاؤ۔ مین خود اپنی پیاری بیٹی کے چھڑانے کے لیے اُس فوج کے ساتھ چلونگا"

(لارڈ روزنتل اُٹھا۔ اور کونسل برخاست ہوئی)

رات بھر قلعہ روزنتل کا مہمان خانہ ویران پڑا رہا۔ ہر شخص صبح کے چلنے کی تیاری مین مصروف تھا۔ اور کھانے کے لیے جو کچھ سردست بہم پہونچ سکا۔ وہ ہر ایک نے جُدا جُدا کھایا۔ ڈیونڈٹ اگرچہ انتظام و نگرانی مین سرتاپا مشغول تھا۔ تاہم تھوڑی فرصت ایسی ملی جسکو اُسنے ہامیل کے ساتھ گفتگو کرنے مین گذرانی۔ ڈیونڈٹ ہامیل کی شجاعت و جوانمردی کا امتحان کر چکا تھا اسلیے اُس نوجوان کی جانب سے ڈیونڈٹ کے دل مین ایک خاص رغبت و محبت پیدا ہو گئی تھی

کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ صرف جوانمردی کسی کو لائق تعظیم بنا دینے کے لیے کافی ہی۔

ہامیل۔ (ڈیونڈ سے) "تمھاری دانست مین کل کی لڑائی کا نتیجہ کیا نکلیگا؟"۔

ڈیونڈ۔ "مجھے یقین ہی کہ اگر ہماری سپاہ ثابت قدمی سے لڑی تو چوبیس گھنٹہ کے اندر روز نتل کا سُرخ پھریرا کونٹ مانفریڈ کے قلعہ پر اُڑتا ہوگا"۔

ہامیل۔ "کیا کونٹ مانفریڈ کا قلعہ نہایت مستحکم سمجھا جاتا ہی؟"۔

ڈیونڈ۔ "ہان! مگر اُسکے چند کمزور حصّے بھی ہین جو تمھین کل بتلاؤنگا۔ علاوہ برین اس قلعہ سے بیابان اسقدر نزدیک ہی کہ محاصرہ کرنے والی فوج کی توپون کے لیے مقام امن ہوسکتا ہی"۔

ہامیل۔ "وہ قلعہ کس رُخ واقع ہی؟"۔

ڈیونڈ۔ "قریہ یکمبرگ کی مشرق طرف تین کوس کے فاصلہ پر"۔

ہامیل۔ (جھجھک کر) "کیا اُس جانب کوئی دوسرا قلعہ نہین؟"۔

ڈیونڈ۔ "نہین"۔

ہامیل۔ (جوش مین آکر) مجھے صاف صاف اتنا بتاؤ کہ کسی قلعہ کے بڑے پھاٹک پر مینار بنایا گیا ہی جسپر گول فصیل بنی ہی۔ کیا وہی قلعہ کونٹ مانفریڈ کا ہی۔؟"

ڈیونڈ۔ "ٹھیک ہی! کیا اس سے پہلے تمھین اُس قلعہ مین جانے کا کبھی اتفاق ہوا ہی"؟ (ہامیل نے کچھ جواب نہ دیا) اور یقین کرلیا کہ عدالت گاہ دِم اُسی قلعہ مین تھی اور یہ بھی خیال کرلیا کہ کونٹ مانفریڈ نے اس برہمی کے ساتھ جو مجھے طلب کیا۔ اُسکا سبب عدالت دِم سے متعلق ہوگا۔ مگر ہامیل اس بدکردار انجمن کی قدرت و اختیارات سے بخوبی واقف تھا اس سبب سے اس بارے مین کچھ کہنا نہ چاہتا تھا۔ بلکہ اُسے خوف تھا کہ مبادا یہی شخص اس انجمن کا کارکن ہو جس سے مین ہمکلام ہون۔ اس لیے فوراً ڈیونڈ کے سوال کا جواب نہ دیا۔ مگر تھوڑی دیر تامل کرنے کے بعد یون کہا "کونٹ مانفریڈ کی نسبت بہت سی افواہین اُڑ رہی ہین۔ تم کچھ جانتے ہو؟"۔

ڈیونڈ۔ (جو کونٹ سے دلی نفرت رکھتا تھا۔) "مین اُسکو خوب جانتا ہون۔ مجھے اچھی طرح یاد ہی کہ اٹھارہ اُنیس برس پہلے وہ شاہی فوج کا ایک ادنی افسر تھا۔ اُسکے باپ کے صرف

دو بیٹے تھے۔ ایک تو یہ۔ اور دوسرا اُسکا بڑا بھائی سگمنڈ نام تھا۔ جو نہایت رحم دل اور نیک طینت شخص تھا۔ کونٹ مانفریڈ کی عادتین بچپن ہی سے بگڑی ہوئی تھین اور گویا شرارت و بدکرداری اُسکی گھٹی مین پڑی تھی۔ ادنی دلیل یہ ہو کہ باپ اور بڑے بھائی کو زہر دینے کی کوشش کر رہا تھا۔ آخر یہ راز اُسکے باپ کو معلوم ہو گیا۔ اور اُسنے بگڑکر عاق کر دیا تو یہ فوج مین بھرتی ہوا جو وقت مین بھی اُسی فوج مین تھا۔ خیر جب باپ مر گیا تو اُسکا بڑا بھائی مسند نشین ہوا۔ اُسکی شادی ایک نہایت ذی قدرت مالدار عورت کے ساتھ ہوئی تھی۔ جب چند روز گذرے۔ سگمنڈ یعنے مانفریڈ کا بڑا بھائی ایک دن شکار کو گیا تھا۔ اور شکار کے خیال مین اپنی فوج سے جدا ہو گیا اور پھر واپس نہ آیا۔ مگر اُسکی لاش جنگل مین پڑی ہوئی ملی۔

ہامیل ”اُسکا قاتل گرفتار نہین ہوا؟“

ڈیونڈ ”تھوڑے تامل کے بعد آہستہ سے“ سُنا گیا ہو کہ اُسکی لاش پر رسی اور کٹار رکھی تھی“

ہامیل ۔ (کانپتے ہوے) ”خدا پناہ مین رکھے۔ اُسکی بی بی کا کیا حال ہوا؟“

ڈیونڈ ”افواہ ہو کہ جب موت کی خبر اُس نکبخت عورت کو پہونچی تو اپنی اکلوتی بیٹی کو پہلے مار کر آپ بھی مر گئی۔ لیکن حقیقت حال کی مجھے پورے طور پر خبر نہین“

اُسوقت مانفریڈ فوجی عہدے سے مستعفی ہو کر مسند پر بیٹھا۔ خیر۔ اب مین اس گفتگو مین زیادہ وقت ضائع نہین کر سکتا۔ پہرے کے جوانون کو مستعد اور ہوشیار رکھنے کا بندوبست کرنا ضروری ہو۔ تاکہ وہ غافل نہون یہ کہکر ڈیونڈ نے ہامیل کو سلام کیا۔ اور چلا گیا۔ ہامیل فصیلون پر سے اُتر کر اُس کمرے کی طرف گیا جو اُسکے رہنے کے لیے مقرر کیا گیا تھا جب وہ دہلیز سے گذر کر اُس جگہ پہونچا جہان سے کمرے مین جانے کی سیڑھیان شروع ہوتی ہین تو کسی مبتلاے الم عورت کی غمگین آواز اُسکے کان مین آئی۔ وہ ہکا بکا ہو کر ادھر اُدھر دیکھنے لگا اُسکی جانب راست مین ایک کھڑکی تھی جسکا ایک پٹ کھلا ہوا تھا۔ اور اندر چراغ کی دھیمی روشنی پڑ رہی تھی ہامیل نے آگے بڑھ جانے کا قصد کیا۔ مگر جب سسکنے کی آواز آئی۔ اور اُسکے ساتھ چند غم کا اثر پیدا کرنے والے فقرے سُنائی دیے۔ تو ضرور کچھ

اس حالت مین حتی الامکان کسی بندۂ خدا کی تائید کرنی ضرور ہی۔ دریچہ کھولکر اندر داخل ہوا
تو اپنے آپ کو گرجا مین پایا۔ دو کافوری شمعین ایک کونے مین پھیکی روشنی دے رہی تھین
میز کے قریب ایک عورت دوزانو بیٹھی نہایت خلوص دل سے عبادت کر رہی تھی۔ ہامیل اسکی
پیٹھ کی جانب تھا۔ اسی سبب وہ ہامیل کو نہ دیکھ سکی۔ ہامیل قریب گیا۔ اور غور سے نگاہ کی
اُس عورت کے حُسن و جمال نے اسکو از خود رفتہ بنا دیا۔ وہ نہایت موثر اور نازک آواز مین یہ
التجا کر رہی تھی "اے خداوند کریم! تو میری بی بی کو امن مین رکھ!! اور اُسکو ضرر سے بچا جسنے
آج تک کسی کو ضرر نہین پہونچایا۔ اور جس مقام پر دغا سے لوگ اُسکو لیگئے ہون وہان اپنی
رحمت بھی ساتھ رہنے دے۔" ایسے ہی الفاظ وہ زبان سے کہے جاتی تھی۔ اور رو رہی تھی
ہامیل تھوڑے فاصلہ پر ایک سکوت کے عالم مین کھڑا تھا۔ وہ نہ واپس جا سکتا تھا نہ
اُس عورت کو مخاطب کر کے کچھ گفتگو کر سکتا تھا۔ کیونکہ عبادت کے وقت دخل دینا بے ادبی
ہے اسی کشمکش و پنج مین کھڑا تھا کہ وہ عورت اُٹھی۔ اسوقت نوجوان ہامیل کی نظر اس دلربا
اور روشن چہرے پر پڑی جسکی اودی آنکھین اور گلابی رخسار دل پر تیر و سنان کا کام
کر رہے تھے۔ وہ حسین لڑکی ہامیل کو قریب کھڑا ہوا دیکھکر ٹھٹک گئی۔

ہامیل۔ (آگے بڑھکر) "بی بی! مجھے معاف رکھو کہ مین اسطرح بے اجازت یہان آیا۔
جب مین اپنے کمرے مین جا رہا تھا تو کسی کی غمگین آواز آئی۔ اور مین اس ارادہ سے
اندر آیا کہ اس حزن و ملال کا سبب دریافت کرون اور اگر ممکن ہو تو مدد بھی کرون۔"

میریا۔ (یہ تریزا کی چھوٹی خواص تھی) "مین اپنی پیاری بیوی تریزا کی سلامتی کے لیے
دعا مانگ رہی تھی۔"

ہامیل۔ (میریا کی خوش خرامی پر فریفتہ ہو کر) "تو آپ اپنی بیوی سے کمال درجہ
محبت رکھتی ہین۔"

میریا۔ (شرم سے سر جھکا کر) "مین نے بچپن ہی سے اُسکے ساتھ تعلیم پائی۔ اور وہ مجھے
ہمیشہ (؟) محبتانہ سلوک کرتی رہی۔ اگر مین اُسکی محبت سے اپنا دل خالی کر دون تو بیشک
ناقدر شناس اور احسان فراموش ثابت ہونگی۔

ہامیل - دولی جوش سے "خدا آپکو تمھاری بیوی سے جلد ملائے - مین یقین کرتا ہون کہ
تمھاری گریہ وزاری سے خدائے تعالےٰ تریزا پر رحم کریگا۔
میریا - (اپنی پرنم آنکھین جھکا کر) "عبادت الٰہی مین مشغول رہنے سے دلکو تشفی سی ہوتی ہے
لگر افسوس! کونٹ مانفریڈ کے بارے مین ایسی خراب شہرتین ہوئی ہین جس سے پیاری
تریزا کی سلامتی کی بمشکل اُمید کیجا سکتی ہے۔
ہامیل "جسقدر اختیار اور جتنی قدرت لارڈ روزنتل رکھتا ہے اُسکے ذریعہ سے اپنی
بیٹی کے چھڑالانے مین وہ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریگا - فوجین جمع کی جاتی ہین - اگر خدا
نے چاہا تو ہم بہت جلد تمھاری دلارام بیوی کو اُس ناخدا ترس ظالم کے پھندے سے
نکال لائین گے "
میریا - میری دعا بھی تمھارے ساتھ ساتھ رہے گی "
یہ کہکر میریا گرجا سے چلی گئی - مگر اُسکا دلفریب حُسن نوجوان کے دل پر نقش ہوگیا - اور
جبتک کہ وہ کھڑکی سے باہر نہوئی اپنی مشتاق نظر کو اُسکے نورانی چہرے سے ہٹا نہ سکا - جب
وہ چلی گئی تو ہامیل بھی اپنے کمرے مین آیا - رات کا زیادہ حصہ ساکنان قلعہ روزنتل کو
دلی جوش کے ساتھ تیاریون مین گذرا - مگر جب اسی جوش وخروش سے لیس ہوکر چلنے کا عزم
کیا گیا تو ایک پوشیدہ قوت اُس کو رج مین خلل اندازی پر ساعی تھی۔

چھٹوان باب

قلعہ کونٹ مانفریڈ

اب ہم لیڈی تریزا کا حال اُسوقت سے بیان کرتے ہین جبکہ کونٹ مانفریڈ کے
سپاہی اُسکے کمرے مین گھس پڑے تھے - وہ بالکل بیہوش تھی - اور دو قوی تن سپاہی اُسکو
اُٹھائے لیے جاتے تھے - اور افسران فوج وغیرہ بھی گرد تھے تاکہ لارڈ روزنتل کی باقیماندہ سپاہ مین
سے کوئی چھڑا لیجانے کی جرأت نہ کرسکے - اسطرح لیڈی تریزا کو خندق کے دوسرے کنارے لی
لیگئے جہان کونٹ مانفریڈ کا ایک مصاحب ایک تیز رو گھوڑے کو لیے ہوے کھڑا تھا وہ گھوڑ

کرائی گئی ۔ وہی لوگ جو اُسکو گرفتار کرکے یہانتک لائے تھے اور جنکے گھوڑے بھی یہان تھے اُسکے محافظ بن گئے ۔ وہ نامراد بھولی لڑکی اسطرح اسیر پنجۂ ستم بنی اور گھر سے جدا کی گئی ۔ دنیا مین انسان کے لیے اس سے زیادہ کوئی منحوس ساعت نہوگی جسمین وہ اپنے وطن اور اقارب سے جدا ہوتا ہو خصوصًا ایک کمسن معصوم عورت کے لیے جسنے عمر بھر گھر سے باہر نکالا ہو اس سے زیادہ کوئی مصیبت نہوگی ۔ جبکہ اسطرح غیر مردون کی حفاظت مین چار و ناچار جانا پڑے ۔ ناظرین سمجھ سکتے ہین کہ اُسوقت تریزا کے نازک دل پر کیا کچھ نہ گذری ہوگی جب وہ ہوش مین آئی تو اُن لوگون سے نہایت عاجزانہ طور پر پوچھنے لگی کہ "مجھے کہان لیے جاتے ہو"

ایک سپاہی "لیڈی صاحبہ! آپ کو بہت جلد معلوم ہو جائیگا کہ ہم کہان لیے جاتے ہین مگر خوف نہ کیجیے ۔ آپ کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہونچیگی" تریزا نے دیکھا کہ اُن بے رحم سپاہیون سے منت کرنا بے فائدہ ہے لہذا وہ اپنی تقدیر پر بھروسا کیے خاموش چلی جا رہی تھی ۔ اور اُسکو یہ بات یقینی طور پر معلوم ہو چکی تھی کہ جو ظالمانہ برتاؤ میرے ساتھ ہو رہا ہے ۔ وہ کونٹ مانفریڈ ہی کے اغوا سے ہے ۔ تھوڑی دیر مین ظالم کونٹ مانفریڈ کی محلسرا کے مینار درختون کے اوپر سے دکھائی دینے لگے اور تریزا کی چھاتی خوف کے مارے دھڑکنے لگی ۔ چند ہی منٹ مین قلعہ کے اندر داخل ہوے ۔ ایک افسر نے گھوڑے سے اُترنے مین لیڈی تریزا کی تائید کی ۔ اور کونٹ مانفریڈ کا ایک مصاحب اُسکو ساتھ لیے ہوے ایک کمرے مین گیا ۔ جہان اس محلسرا کے چار مینارون مین سے ایک مینار کا دروازہ تھا ۔ وہ نازک اندام تریزا کو ایک زینے پر لے گیا ۔ بہت بلندی طے کرنے کے بعد ایک مسطح مقام پر پہونچے ۔ وہان ایک کمانی دروازہ ملا ۔ اُس شخص نے اپنی تلوار کے قبضہ سے دروازے کو کھٹکھٹایا ۔ بجرد آواز کے ایک بڈھی عورت نے دروازہ کھولا ۔ جسکا چہرہ کچھ اس وضع کا تھا جسمین علم قیافہ جاننے والے کی عقل بھی اپنی نارسائی کا معترف ہو ۔ یعنے ایسا چہرہ جسکے دیکھنے سے مزاج کا طور اور طبعی عادات کا اندازہ یا کیا جا سکے بہر طور ضعیفہ کی وضع اور لباس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایک اعلا ... ہے اور در حقیقت ایسا ہی تھا ۔ کیونکہ تمام انتظام خانہ داری اسی ... خدمت اُس زمانے مین بہت اعلی سمجھی جاتی تھی ۔

مصاحب۔ (جو تریزا کو ہمراہ لایا تھا) "ڈیم ونفریڈ (اس عورت کا نام) مین اس مہمان کو لایا ہون جسکے لانے کا اقرار آج صبح کو قبل از کوچ ہو چکا تھا۔ تمھین معلوم ہی ہو گا کہ اُس لیڈی کے ساتھ جو ہمارے آقا کی معشوقہ ہی کس طرح کا سلوک کرنا چاہیے" اور وہ شخص ہ آ کو ادب سے سلام کر کے چلدیا۔

ڈیم ونفریڈ۔ (تریزا سے) "لیڈی صاحبہ! اندر آیئے" تریزا اُسکے ساتھ ساتھ ایک عالیشان کمرے مین گئی۔ جو نہایت پُر تکلف سجا ہوا تھا۔ ایک میز پر نفیس کھانے خوشگوار شراب اور عمدہ میوے چُنے ہوے تھے۔

ونفریڈ "آپ کچھ تناول فرمایئے۔ حضور کو جس چیز کی ضرورت ہو مجھسے فرمائی جائے اُسکے بہم پہونچانے مین ذرا بھی تامل نہ ہو گا"

تریزا۔ (منت سے) "مجھے اسقدر بتا دو کہ مین یہان کیون لائی گئی ہون"

ضعیفہ "مین صرف آپ کی خدمت بجانے کے لیے مامور کی گئی ہون نہ کہ سوالات کے جواب دینے کے لیے۔

تریزا یہ دل دُکھانے والا جواب سُنکر ایک کُرسی پر بیٹھ گئی۔

ضعیفہ۔ (تھوڑے تامل کے بعد) "وہ دروازہ (بتا کر) ایک بڑے کمرے کا ہی جو آپ کے رہنے کے لیے مقرر کیا گیا ہی۔ مین نہین چاہتی کہ اپنی دائمی موجودگی سے آپ کو تکلیف دیتی رہون"

تریزا "ہان مجھے تنہائی زیادہ تر پسند ہی" بڑھیا ایک چراغ روشن کر کے اس کمرے مین لیگئی جسکے تین حصے تھے۔ پہلا دیوانخانہ۔ دوسرا خوابگاہ تیسرا عبادت گاہ کمرے کا تمام آرائشی سامان کہنگی کے سبب نظر کو ناگوار تھا۔ اور دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ جگہ بہت زمانہ سے ویران پڑی ہی۔ عبادت گاہ کے سامنے والے حصے مین گلدانون مین پھول رکھے اِدھر اُدھر کچھ آرائشی اسباب بھی رکھا تھا۔ کمرہ بہت بلند تھا۔ اور جو طرفہ چھوٹی جگہ ایک قسم کی بو تھی جو بہت روز سے مکان بند رہنے کا ثبوت دے رہی تھی صورت سے تریزا کی افسردگی دوچند ہو گئی۔ بڑھیا

چراغ میز پر رکھکر کہنے لگی -

"لیڈی صاحبہ! مین اسی کوٹھری مین ہمیشہ رہونگی جسمین سے ہو کر آپ ابھی گذری ہین - جب کبھی آپ مجھے یاد فرمائینگی - حاضر ہونگی - گو یہ کمرہ آپکے پریشان دل کو مسرور بنانے پر کامیابی حاصل نہین کر سکتا مگر مجھے معاف رکھیے - کیونکہ آج ہی صبح سے ہمارے کونٹ صاحب نے آپکو یہان مہمان رکھنے کی غرض سے تاکید کردی تھی کہ اسکو صاف کرون - لیکن افسوس کہ مجھے بہت ہی کم مہلت دی گئی جس سے حسب دلخواہ آراستگی نہ ہو سکی - اور اس قلعہ بھر مین یہی ایک کمرہ ہے جو آپکی سی ذی وقار لیڈی کی سکونت کے قابل ہو - کیونکہ ہمارے خداوند نعمت کسی اعلی رتبے کی عورت کو اپنی محلسرا مین نہین رکھتے - اسلیے یہ مکان ایک امیر کے گھر کی بہ نسبت بارک سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے" - اس لمبی تقریر کا جواب تریزا نے کچھ نہین دیا - ضعیفہ کمرے کا دروازہ بند کرکے اپنے خاص مقام پر چلی گئی - جب تریزا نے اپنے آپ کو تنہا پایا تو نہایت درد سے آنسو بہانے لگی - اور چلا کر بولی "مین کس انجام کے لیے یہان رکھی گئی ہون - آہ خدا جانے میرے باپ پر کیا حشر ٹوٹا - اُسکا قلعہ لوٹا گیا - اُسکی فوج کو شکست دی گئی - اُسکی دلیری پر بٹہ لگایا گیا - آہ آج کے ایک منحوس دن مین کتنے پُر درد واقعات گذر گئے"! انھین غم انگیز خیالون مین تریزا بہت دیر تک ڈوبی رہی - آخر یکایک چونک پڑی - کیونکہ اُسکے دل مین اس قید مصیبت سے نکل بھاگنے کا خیال پیدا ہوا - مگر ساتھ ہی اس بات نے ہمت کو پست کردیا کہ کونٹ مانفریڈ جو مجھے زمانہ دراز سے اپنے دام مین لانے کی کوشش کر رہا ہے وہ ایسی جگہ نہ چھوڑیگا جہان سے بہ آسانی بھاگ سکون یہ سوچ کر رونے لگی پھر تھوڑی دیر تمام ان تصورات مین محو رہنے کے بعد یہ خیال آیا کہ بعض دفعہ ایسے بدکارون سے کچھ نہ کچھ خطا ضرور ہو جاتی ہے اگر اُسنے سب دروازے بند کردیے ہون تو عجب نہین کہ خدا کی جانب سے کوئی راستہ کھلا ہو وہ اُٹھی اور اُس کمرے کے تمام حصون کو چراغ ہاتھ مین لیکر دیکھنے لگی - اُسوقت تریزا کا حال تھا جو کسی ڈوبتے ہوے آدمی کا ہوتا ہے یعنی ایک تنکے کا سہارا بھی اپنی نجات کے لیے بڑا سہارا سمجھتا ہے - پہلے پہل دیوانخانے مین آگ رکھنے کا راستہ ڈھونڈھنے لگی - مگر ناکامی ہوئی ساتھ ہی غور سے یہ بھی دکھائی دی کہ اس حصے کا تمام اسباب بھی پہلے حصہ سے بدرجہا زیادہ کہنہ تھا -

اور صاف طور پر معلوم ہوتا تھا کہ عرصہ دراز سے یہان کسی فرد بشر کا گذر نہین ہوا ہی - کمرون کا
آرایشی سامان دیکھنے سے خیال کیا جاسکتا تھا کہ وہ ابتدا ئً نہایت نفیس اور قیمتی ہوگا - مگر
اب کرسیون کے مخملی تکیے گرد آلود اور بے رونق ہو رہے تھے تمام چوبینہ اسباب کرم خوردہ
تھا اور کوچون کی جھالرین پرزے پرزے ہو گئی تھین - حالانکہ اُسدن کچھ درستی اور صفائی کا
بھی انتظام کیا گیا تھا - لیکن جب کبھی کسی چیز کو حرکت دی جاتی تو بے انتہا گرد ابر کیطرح کوٹھری
بھر مین پھیل جاتی تھی - تیسرا حصہ جو عبادت گاہ کے نام سے موسوم تھا وہ اور دون سے
چھوٹا تھا - ایک لکڑی کی چبوتری پر منبر رکھا ہوا تھا - اور اُسکے روبرو ایک چلمن چھوٹی ہوئی
تھی جو گرد آلود تھی - چار نقرئی گلدستے رکھے تھے - جو ایک مدت تک استعمال نہ کیے جانے
اور صیقل نہ ہونے کے سبب سیاہ ہو گئے تھے - عبادت گاہ کی ایک جانب کسی جوان شخص
کی پوری تصویر تھی - اسپر بھی گرد و غبار نے یہان تک تصرف کیا تھا کہ شکل محسوس نہوتی تھی
تریزا نے ایک مونڈھے پر چڑھ کے تصویر کو گرد سے پاک کیا - اُسکے لباس سے معلوم ہوتا تھا کہ
وہ کسی بلند مرتبہ امیر کی تصویر ہی - اسی کے مقابل ایک اور تصویر کسی نوجوان حسین عورت
کی تھی - جسکے دیکھنے سے صاحب تصویر کی نازک اندامی کا ثبوت ملتا تھا چہرے سے نرمی
شرافت اور حلم کے آثار نمایان تھے - اُس تصویر سے تریزا کو ایک خاص قسم کی رغبت پیدا ہو گئی
اُسے معلوم ہوا کہ یہ کوئی اجنبی شکل نہین ہی - کالے بال - اودی آنکھین - نازک چہرہ - اونچی
پیشانی - اور وہ دلربا تبسم جسکو مصور کے کمال نے تصویر مین بھی اچھی طرح ظاہر کیا تھا دیکھکر
تریزا کے دل پر ایک عجیب طرح کا اثر ہوا - اسلیے غور سے دیکھنے کے لیے آگے بڑھی اور
دھن مین اپنی موجودہ حالت بھی بھول گئی تصویر کے قریب آئی اور مونڈھے پر کھڑے
اُسکو صاف کرنے کے لیے حرکت دی - بمجرد جنبش کے اُسکے نیچے سے ایک کھڑکی کھلی
اسقدر ہوا آنے لگی کہ تریزا کا چراغ قریب تھا کہ بجھ جائے - وہ ڈری اور چند قدم پیچھے
کھڑی ہو کر دیکھنے لگی کہ شاید اُس راہ سے کوئی شخص اندر آئے - مگر یہ قیاس غلط نکلا
اپنے مستقل ارادے کو قوی کیا - اور اُس کھڑکی کی تفتیش حال کے لیے آگے بڑھی - غور سے
کے بعد معلوم ہوا کہ وہ کھڑکی اسی دیوار مین تھی - اور صرف تصویر کو حرکت دینے سے

کہنہ قلابون کو صدمہ پہونچکر کُھل گئی۔ کیونکہ تصویر ابتک اُسی مقام پر لگی ہوئی ہی جہان پہلے تھی۔ تریزا نے ٹھیک طور پر اُسکے کھولنے کی ترکیب دیکھ لی۔ اور بند کرکے اپنے کمرے مین واپس چلی آئی اس خوف سے کہ مبادا بڈھی عورت میری ان کارروائیون سے واقف نہو۔ آ جب چراغ نیچے رکھا تو کمرے کے ایک کونے سے کچھ آواز سی آئی۔ وہ متحیر اور خوف زدہ ہوکر اُدھر دیکھنے لگی تو وہ دلفریب صورت نظر آئی جسکی تصویر دل پر نقش ہوگئی تھی یعنی فوسٹ اُسکے روبرو کھڑا تھا۔ تریزا اُسے بھوت سمجھی۔ کیونکہ فوسٹ کا جسکی خبر بہت دنون سے اُسکو معلوم نہ تھی یک بیک یہان آنا ناممکن سمجھی تھی۔ وحشت سے چہرے پر ہوائیان اُڑنے لگین اور خوف کے مارے چند قدم پیچھے ہٹی۔ فوسٹ جسکے دل مین جن نے تریزا کی بیوفائی ثابت کردی تھی۔ سمجھا کہ یہ میری صورت سے انکار و نفرت کرتی ہی۔ پھر اُسکی بے مہریان یاد آئین۔

فوسٹ۔ (آگے بڑھکر) "تریزا! میرے یہان آنے سے تمھین ملال ہوا ہی؟"

تریزا "ہان یہ تو وہی ہی وہی" اتنا کہا اور دوڑ کر فوسٹ کے گلے سے لپٹ گئی"

فوسٹ (اُسکے ہاتھون کو بوسہ دیکر) "اب تم پھر میری ہوئین"

تریزا۔ (اضطراب سے) "فوسٹ! پیارے فوسٹ! تم یہان کیونکر آئے کیا تم بھی میری طرح اسیر کیئے گئے ہو۔

فوسٹ۔ (غرور سے) "میرے آنے کے لیے لوہے کے مضبوط کٹہرے مانع نہین ہوسکتے"

تریزا۔ (جسکو فوسٹ کے اصل حال سے خبر نہ تھی) "مین جانتی ہون کہ تم بڑے ہی دلیر ہو مگر یہان تک گذر کس طرح ہوا۔

فوسٹ۔ (جلدی سے) "تریزا مجھسے کچھ نہ پوچھو اور جو کچھ مین کہتا ہون بغور سنو وقت بہت کم ہی۔ چند منٹ کے عرصے مین کونٹ مانفریڈ یہان آئے گا"

تریزا "کہان؟"

فوسٹ "یہان۔ اس کمرے مین"

تریزا۔ (چلاکر) "خداوند کریم مجھے اپنی امن مین رکھے"

فوسٹ۔ (جلدی سے) "مجھے اتنی قدرت حاصل ہی کہ تمھین یہان سے بہ آسانی نکال لیجاؤن"

تریزا۔ (عاجزی سے) "فوسٹ اگر تمھین اسقدر اختیار حاصل ہی تو دیر نہ کرو۔ تمھین قسم دیتی ہون خدارا دیر نہ کرو۔
فوسٹ "ہان مجھے یہ قدرت حاصل ہی۔ کہ تمکو آفت سے بچاؤن۔ اور یہان سے لیجاؤن اور اُس بیرحم کونٹ کے پھندے سے چھڑاؤن جو تمسے جبرًا عقد کرلے کا قصد رکھتا ہی۔ مگر کیا تم میری ہو جاؤگی۔ تریزا! کیا تم میرے ساتھ وہان چلوگی جہان مین لیجانا چاہتا ہون؟ اور اتنی دور کہ تمھارے باپ مزاحم نہ ہو سکین"
تریزا۔ (روتی ہوئی) "فوسٹ! کیا یہ بات ممکن ہی؟ ایسے وقت مین تم مجھسے شرائط چاہتے ہو؟"
فوسٹ "ہان بیشک مین شرط چاہتا ہون۔ کیونکہ مجھے تمسے ایسی محبت یا عشق ہی کہ بغیر تمھارے دنیا ہیچ ہی" یہ کہکر فوسٹ نے پیاری تریزا کو کمال محبت کے ساتھ اس زور سے گلے لگالیا کہ وہ جھٹک کر الگ ہو گئی۔
تریزا۔ (جسکے سُرخ گالون پر خجالت کے سبب خون دوڑ رہا تھا) "مین اپنے باپ کو چھوڑ نہین سکتی۔ گو وہ تمھارے ہی لیے کیون نہ ہو"
فوسٹ۔ (پست آواز سے) "اگر ایسا ہو تو مین چھڑا نہین سکتا۔ تمھین سرتاپا میری اطاعت مین رہنا ہوگا"
اُسوقت اس ضعیفہ یعنے ڈیم ونفریڈ کے کمرے سے ایک آواز آئی۔
فوسٹ۔ (اضطراب سے) "کونٹ مانفریڈ آتا ہی۔ تریزا کیا تم میری اطاعت مین ہوگی؟ جلد کہدو وقت تنگ ہی"
تریزا۔ (مجنونانہ عالم مین) "فوسٹ! مجھے بچالو۔ یہان سے لے چلو"
فوسٹ۔ "مین لے چلنے پر مستعد ہون۔ مگر قسم کھاؤ کہ میری فرمانبرداری مین رہوگی"
تریزا۔ (دردمند آواز سے) "آہ! مین اپنے باپ کی بددعا کس طرح لون۔ مجھ مین اتنی جرأت نہین"
فوسٹ "تو ضرور ہوا کہ تمھین یہین چھوڑ جاؤن۔ مگر ڈرو نہین۔ مین پھر یہان آؤنگا

کونٹ مانفریڈ کی تجویز کا جواب دینے کے لیے دو دن کی مہلت لو"

تریزا "وہ مجھے چھوڑے جاتا ہی۔ وہ مجھے علیحدہ کیے دیتا ہی" یہ کہکر سر گود مین جھکائے دوزانو بیٹھ گئی* اور ایک لمحے کے بعد سر اُٹھا کر دیکھا تو فوسٹ چلا گیا تھا۔ اُسی وقت دروازہ کُھلا۔ اور کونٹ مانفریڈ کمرے مین داخل ہوا۔ اُسکی چتونون سے اُداسی پائی جاتی تھی اور اُسکے دُبلے چہرے سے غصہ نمایان تھا۔

کونٹ مانفریڈ۔ (اپنی ترش آواز مین دلچسپی پیدا کرنے کی کوشش کرکے) "لیڈی صاحبہ! کیون میرے روبرو دوزانو بیٹھی ہو۔ اگر مین بھی کوئی شوخ طبع شخص ہوتا تو ضرور تھا کہ تمھارے ساتھ اسی تعظیم سے پیش آتا مگر مجھے عشق کی نوک جھونک اور دلربایانہ نازوانداز سے کہین زیادہ جنگ و جدال کی ترکیبین یاد ہین"

یہ کہکر کونٹ مانفریڈ نے تریزا کو جبراً اس تعظیمی حالت سے اُٹھایا۔ وہ سمجھے ہوے تھا کہ میری ہی تکریم کے لیے تریزا دوزانو بیٹھ گئی ہی۔ کیونکہ فوسٹ کے آنے کی خبر اُسکے فرشتہ کو بھی نہ تھی۔

تریزا۔ (اپنی خاندانی وقعت چہرے سے ظاہر کرنے والی ادا مین) "خداوندا آپ مجھسے کیا چاہتے ہین؟"

کونٹ مانفریڈ "بجا ہی مجھے بیکار اور فضول تقریر کرنے کی فرصت تو ہی نہین۔ کل تمھین میرے ساتھ عقد کر لینا ہوگا۔ خواہ یہ امر تمھاری مرضی کے مطابق ہو یا خلاف"

تریزا "کل! آہ خیال کیجیے کہ مین اس بات کے لیے بالکل تیار نہین ہون" "جناب عالی! خدا کے لیے اتنی عجلت نہ فرمائیے۔ (فوسٹ کی نصیحت کو یاد کرکے) مجھے دو دن کی مہلت دیجیے تاکہ مین اس تجویز پر غور کرون"

کونٹ مانفریڈ۔ (تھوڑے تامل کے بعد) "اچھا یون ہی سہی" یہ کہا اور جلدی سے چلا گیا۔

* اہل فرنگ کے نزدیک دوزانو بیٹھنا نہایت ادب اور تعظیم کی نشانی ہی یا تو عبادت کے وقت دوزانو بیٹھتے ہین یا کسی سے نہایت عاجزی و منت کرنے کے وقت۔ پس فوسٹ کے روبرو تریزا کا دوزانو بیٹھنا اس غرض سے تھا کہ اُسکو اس آفت سے نجات دی جائے۔

تریزا - آہ اباجان!! - اُسنے میرے باپ کا کچھ حال نہ کہا!" اسی خیال مین بیٹھی زار و قطار رو رہی تھی -

ساتوان باب

کوہ براکن*

صبح کا وقت ہی - آفتاب مشرقی میدانون سے بلند ہو رہا ہی - ایک ہموار ریتیلے میدان سے نکلکر کوہ براکن اپنی بلندی کو آسمان تک پہونچاتا ہی - وہ مہیب دیو (پہاڑ) جسکا جسم پتھر کا ہی اور جسکے بازو لوہے سونے - روپے کی کانون سے بھرے ہوے ہین - بہت سی نہرین اپنے جسم سے خارج کرتا ہی+ - جو جو طرفہ بہ رہی ہین - پانی اُن پتھرون پر ایک وحشت ناک آواز سے گرتا ہی - جو زلزلے سے یا پانی کی قوت سے ہلکر الگ ہو گئے ہین اس ویران منظر مین نیچر نہایت ہی مہیب لباس مین نمایان ہی - براکن کی چوٹی پر سے کوئی چیز بجز آسمان کے بلند نہین دکھائی دیتی - اور اطراف مین ایکسو پچاس۱۵۰ میل کی مسافت تک کوئی چیز نظر کو مانع اور حائل نہین - پتھرون کے اُن بلند ڈھیرون سے جو چٹانون سے الگ ہو گئے ہین - نکلکر ال سٹیٹین۱ اور آڈور۲ اُن میدانون مین پہونچتی ہین جو دامن کوہ مین واقع ہین - اور اُن ندیون کے کنارون پر سر سبز اور لہلہاتے ہوے کھیت اور سایہ دار درخت ہین - مگر اُس بلندی (کوہ براکن کی) پر جہان سے یہ زراعت و درخت نظر آتے ہین نیچر اپنے پورے رعب سے جلوہ آرا ہی - ایسے بلند مقام سے آدمی کی آواز تمام پہاڑ پر پھیلکر سیکڑون ہولناک صداؤن سے گونجتی ہی - اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ شیاطین انسان کی آواز کا تتبع کر رہے ہین - اس پہاڑ پر چڑھنے کی تنگ راہون کے بازو مہیب غار اور اونچے اونچے ٹیلے ہین - بڑے بڑے

---

* کوہ براکن کوہ ہارز کی بلند ترین چوٹی جسکی بلندی ۳۷۴۲ قدم کی ہی - اگر آدمی صبح یا شام کے وقت اس چوٹی پر کھڑا رہے تو اُسکا سایہ ابر پر پڑنے سے مہیب شکلین نظر آتی ہین - یہ پہاڑ ملک سا کسنی صوبہ جرمن مین واقع ہی - شکلین نظر آنیکا سبب وہان کی ہوا کی حالت تصور کیجاتی ہی ** بلاکس ان سیکلوپیڈیا -

+ یعنی اس پہاڑ سے بہت سی ندیان نکلتی ہین - ۱ و ۲ ندیون کے نام -

درختون کی جھکی ہوئی ڈالیان اور جھاڑیان مسافرون کے امن مین خلل انداز ہوتی ہین۔ ان راستون پر چلنے والون کی نظر مہیب غارون سے ہوکر اُن نالون تک پہونچتی ہی جہان پانی کی وحشت ناک آواز سے کان بہرے ہوے جاتے ہین۔ پہاڑون کا گونجنا۔ آب روان کی سخت آواز۔ سانپون کی اِدھر اُدھر سرسراہٹ۔ مینڈکون کی پرشور صدائین منحوس پرندون کا اڑتے پھرنا یہ سب ایسی باتین تھین کہ کوئی شخص گو وہ کیسا ہی دلیر کیون نہ ہو دہشت سے کانپنے لگے۔

اُس پہاڑ کی انتہائی بلندی پر دو شکلین دکھائی دین۔ (وہ فوسٹ اور جن تھے)۔

جن دست بستہ روبرو کھڑا ہوا فوسٹ کو بغور دیکھ رہا ہی۔ اور فوسٹ حیرت اور وحشت سے اس سین پر نظر ڈال رہا ہی۔

جن ”کیا تیرا ہنوز وہی ارادہ ہی؟“

فوسٹ ”ہان وہی ہی مین نے تجھسے پہلے ہی کہدیا تھا کہ لارڈ روزنتل کی فوج کے کوچ مین تاخیر ہونا میرے لیے عین مصلحت ہی“

جن ”مین تیری تدابیر سے واقف ہونا نہین چاہتا مجھے صرف تیری خواہشین پوری کرنا ضرور ہین“

فوسٹ ”میری خواہش یہی ہی کہ کچھ ایسی تدبیر کیجاے جس سے لارڈ روزنتل آج ہی اپنی بیٹی کو چھڑانے کے قصد سے باز رہے۔

جن۔ (حقارت سے) ”مین نے جو اختیارات تجھے دیے ہین کیا اُسکے ذریعے تو خود اتنا کام کر نہین سکتا؟“

فوسٹ ”سچ ہی۔ ایک لفظ سے فوج عظیم کو غارت کر سکتا ہون۔ اور آن واحد مین تیرا کو قید سے چھڑانا ممکن ہی مگر میرے تمام اختیارات ایک کم سن دوشیزہ معصوم لڑکی کے دل کے پھیرنے مین بالکل عاجز ہین“

جن ”ہان بیشک عاجز ہین“ یہ کہکر برہمی سے مسکرانے لگا۔

فوسٹ ”تو فوج کے نکلنے مین تاخیر کردے تاکہ مین اُس پری جمال لڑکی کے دل کے پھیرنے کی کوشش کرون۔ تو کیسے شک و شبہہ مین پڑتا ہی۔ یہ تو مین تجھسے پہلے ہی کہہ چکا۔

پھر مجھے یہان کیون کھینچ لایا؟"

جن "مین تجھے اسلیے یہان لے آیا کہ تیری خواہش یہین پوری ہو سکتی ہی مگر نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ سرسبز منظر جو نظر آرہا ہی ۔ ویران و برباد ہو جائیگا"

فوسٹ "سوا اُس تدبیر کے جس مین آدمیون کا خون بہایا جائے تو جو چاہے کر سکتا ہی کیونکہ خون بہانے کی تدبیر مجھسے بھی ممکن ہی" اُسوقت آفتاب خوب بلند ہو گیا ہی اور فوسٹ بدحواس ہو رہا ہی کہ مبادا ارو ز نتل کی فوجین روانہ نہ ہو گئی ہون ۔

جن "ہان ! مین تیرے حکم کی تعمیل کرتا ہون" یہ کہکر اپنا سیدھا ہاتھ شمال کیطرف بڑھایا ۔ اور طوفان کے لیے منتر پڑھنے لگا ۔ فوسٹ اس جانب نظر کر رہا تھا جدھر جن ہاتھ دراز کیے کچھ پڑھنے مین مشغول تھا جون جون وہ پڑھنے لگا ۔ افق چرخ مین اندھیرا چھانا شروع ہوا ۔ اور صبح کے آفتاب کی شعاعین جو اس طرف پڑ رہی تھین ۔ بتدریج زائل ہونے لگین ۔ پہلے کچھ دُھوان سا معلوم ہوا ۔ پھر محیط ہو کر سیاہ ابر بنگیا ۔

فوسٹ "تو بادل اور بجلیون کو بُلاتا ہی؟"

جن ۔ (جسکے چہرہ سے غضب پایا جاتا تھا ۔) ارے نادان ! بادل اور بجلیان اُسی کے تابع فرمان ہین جسکا مقدس نام مین اپنی ناپاک زبان پر لا نہین سکتا" اس گفتگو کے بعد تھوڑی دیر سکوت رہا ۔ کیونکہ فوسٹ ندامت سے نظر نیچی کیے کھڑا تھا ۔ اور جن کے ڈرانے سے خائف بھی ہو گیا تھا آخر چونکا ! اور پھر اُسی طرف دیکھ کے جن سے کہا ۔ "کیون تو نے اپنے کام مین کیون تامل کیا؟"

جن "کیا تو مجھے پورا عمل کرنے کی اجازت دیتا ہی؟"

فوسٹ ۔ (استقلال کے ساتھ) "ہان مین اجازت دیتا ہون"

جن "اچھا تو پھر اپنی تمنا بر آنے دے" یہ کہکر جن منتر پڑھنے لگا ۔ بتدریج شمال کی طرف سے آندھی نہایت جوش و خروش کے ساتھ شروع ہوئی یہانتک کہ ایک طوفان عظیم کی تمام علامتین پیدا ہو گئین اور اُسوقت وہ خوفناک طوفان آیا جس سے ۱۴۹۶ء مین وہ وسیع قطع زمین تاراج ہو گیا ۔ جو البی کی نہرون کے درمیان واقع تھا ۔ اور جس کے

واقعات ملک سا کسنی کی تاریخ مین مندرج ہین۔

ایسے بڑے بڑے پتھر جنھین ہزارون آدمیون کی مجموعی قوت ہلا نہ سکے آن واحد مین ڈھلک پڑتے تھے۔ اور اُنسے ایسی آواز پیدا ہوتی تھی کہ گویا ہزارون توپین ایک ساتھ سر ہو رہی ہین۔ وہ عظیم الشان درخت جو ابھی نظر کے سامنے کھڑے تھے۔ طرفۃ العین مین بہے چلے جارہے ہین۔ اس تباہی کے سبب سرسبز کھیت اور ہرے بھرے جنگلون پر ایک ویرانہ بن چھا گیا۔ قریہ اور شہرون کی عمارتین دہل گئین۔ اور گرجاؤن کی گھنٹیان خودبخود بجنے لگین۔ پورے چھ گھنٹے یہی حال رہا مگر نہ بادل کی پُرخوف صدا سُنی گئی نہ بجلی کی کڑک و چمک نظر پڑی۔ جب طوفان شروع ہوا فوسٹ براکن پر نہ تھا مگر جن وہین کھڑا خاموشی کے ساتھ دیکھ رہا تھا۔"

آٹھوان باب

قلعہ کونٹ مانفریڈ کی خُفیہ باتین

لیڈی تریزا طوفان شروع ہونے کے کچھ وقت قبل بیدار ہوئی۔ تھوڑی دیر اُسکو یہ خیال رہا کہ گذشتہ روز کے واقعات صرف ایک دحشت انگیز خواب کا نتیجہ تھے۔ مگر جب چوطرفہ نگاہ کی اور وہ کہنہ چلمنین اور بوسیدہ اسباب نظر آیا۔ تو فوسٹ کی خارج از عقل ملاقات اور ظالم کونٹ کا برآمد ہونا ساتھ ہی یاد آگیا۔ اپنی اصلی حالت سے باخبر ہو گئی۔ موجودہ پُر درد حال اور باپ کی کیفیت کی لاعلمی نے اُسے بے انتہا پریشان کر دیا۔ ان غم انگیز خیالات کے دُور کرنے کے لیے اپنے کوچ سے اُٹھکر ٹہلنے لگی سگر وہ کیون دُور ہونے لگے آخر دل ہی دل مین یون بول اُٹھی "دو دن ہین کونٹ مانفریڈ کو جواب دینا ہی فوسٹ نے آنے کا اقرار تو کیا مگر کیونکر آسکتا ہی؟ جب تک کہ وہ میرے دشمنون سے ملا ہوا نہ ہو۔ یقین ہی کہ اُسکو میرے ساتھ وہ جوش محبت باقی نہین جو پہلے تھا۔ کیونکہ ایسی جانکاہ مصیبت کے وقت وہ عہد و پیمان لینے پر تلا ہوا ہی"

انھی خیالون مین تریزا بیٹھی رو رہی تھی کہ ہیر زال دنفریڈ کمرے مین داخل ہوئی اور

کہا کہ دسترخوان تیار ہی- اسی اثنا مین وہ مہیب طوفان شروع ہوا جسکا ذکر گذشتہ باب مین
آچکا ہی- ہوا اس زور و شور سے چل رہی تھی کہ تمام قلعے مین کسی آواز کا سُنا جانا ممکن نہ تھا-
مگر جس کمرے مین تریزا تھی اُسکی دیوارین بہت موٹی ہونے کی وجہ سے طوفان کا زور بسقدر
کم ہوکر پہونچتا تھا- پھر بھی ڈیم ونفریڈ کے دو دفعہ کہنے پر تریزا کو معلوم ہوا کہ کھانا تیار ہی-
آخر اسی عالم سکوت مین ضعیفہ کے ہمراہ ایک کمرے مین گئی- جہان اکل و شرب کی چیزین
ایک میز پر رکھی ہوئی تھین لیکن اس غم نصیب بیچاری سے کب کھایا جاتا تھا-
وہ بالکل نہ کھا سکی-

ضعیفہ "آپنے کچھ بھی تناول نہ فرمایا- شاید میرا یہان ہونا آپ کی طبع مبارک پر گران گذرتا
ہی یا طوفان کی شدت پریشان کیے دیتی ہی- مین اسلیے یہان حاضر ہون کہ تنہائی کے
سبب دشمنون کے مزاج مین وحشت نہ پیدا ہو"

تریزا "کیا میرا غمگین رہنا تجھے تعجب دلاتا ہی؟ مین کیونکر خوش رہ سکتی ہون جبکہ اپنے وطن
اور عزیزان وطن سے جُدا کرکے اس عجیب و غریب قلعہ مین مقید رکھی گئی ہون"

ضعیفہ "کیون یہ وہ قلعہ ہی جسکا مالک آپ سے کمال درجے کی محبت رکھتا ہی- اگر آپ
ایسے شجیع نیک نفس متمول شخص سے عقد کرنے پر راضی ہونگی تو غالباً عقلمندون مین نہ تصور
کیجائینگی- اگر اڑی ہوئی افواہ ٹھیک سمجھی جائے تو آپ ایک کم حیثیت طالبعلم کو زیادہ نظر
شفقت سے دیکھتی ہین"

تریزا (جلدی سے) "تو اُس طالبعلم کو جانتی ہی؟"

ضعیفہ "مین نے اُسکو دیکھا تو نہین- مگر نام البتہ سُنا ہی- اور یہ بھی سُنا ہی کہ وہ نوجوان
نہایت شکیل ہی- آہ! طوفان کس زور شور سے آرہا ہی"

تریزا (اندیشہ سے) "تو نے اُس طالبعلم کو دیکھا ہی نہین؟"

ضعیفہ "ایک غریب طالبعلم کے لیے اس جوش کے ساتھ کیون باتین ہورہی ہین نہین
لیڈی صاحبہ! مین اُسکو جانتی تک نہین- کیونکہ مجھے باہر نکلنے کا اتفاق بہت [illegible]
اور وطن برگ کو گئے سالہاے دراز کا عرصہ گذرا- رہا اُسکو یہان دیکھنا یہ بات تو [illegible]

نہین - پھر مین کیونکر دیکھ سکتی تھی" - یہ سُنکر تریزا سر نیچے کیے ہوئے تھوڑی دیر سُوچ مین رہی -

تریزا - (کچھ دیر بعد سر اُٹھاکر) "تمھارے آقا کے اس کمرے مین داخل ہونے کے تھوڑی دیر پیشتر کوئی اجنبی شخص تمھاری کوٹھری مین آیا تھا؟

ضعیفہ "ہرگز نہین - یہ صرف آپ کا وہم وگمان ہی"

تریزا - ایک اور بات پوچھنے کی باقی ہی وہ یہ کہ تیری کوٹھری سے باہر نکلنے کے لیے دُو راہین ہین" ؟

ضعیفہ - (تریزا کو تعجب سے دیکھکر) "نہین آپ نے کوئی پریشان خواب دیکھا ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ اُس طالبعلم کے خیال نے ہنوز آپ سے مفارقت نہین کی - اس خیال کو ترک کیجیے اور صرف ہمارے آقا کا تصور دل مین رکھیے"

تریزا - (جوش سے) "مین تجھسے پند ونصیحت سننے کی آرزومند نہین ہون - ایک خدمت ہی - اگر تجھے اُسکی بجاآوری ممکن ہو تو کہون"

ضعیفہ - کونسی خدمت ہی؟"

تریزا - مین تجھسے اپنے اباجان کی خبر پوچھتی ہون - کل کے خون ریز فساد کا نتیجہ کیا ہوا؟"

ضعیفہ "اگر اُس خبر کے سُننے سے آپ کو تسلّی ہوتی ہی تو مین ——— "

تریزا "ہان بیشک مجھے نہایت تسلّی وتشفی ہوگی - اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ میرے اباجان بخیریت ہین تو مین صبر واستقلال کو اس قید مصیبت مین بھی ہاتھ سے نہ دے کر زندگی بسر کرونگی"

ضعیفہ "تمھارے ابا سلامتی سے اپنے قلعہ مین ہین کل ہمارے آقا نے اپنے ارادے پر کامیابی حاصل ہوتے ہی کل فوجین قلعۂ روزنتل سے واپس بلالین - بڈھیا نے اس واقعہ سے تریزا کو آگاہ کرنا مناسب نہ جانا - جو آخیر مین کونٹ مانفریڈ کی فوج کو شکست ہوئی تھی اور وہ بہت سے نقصان کے ساتھ قلعۂ روزنتل سے ہٹا دی گئی تھی"

تریزا۔ "اطمینان سے ! اگر میرے والد زندہ وسلامت ہین تو مجھے کبھی اس ظالم کے پھندے مین نہ چھوڑینگے"

ضعیفہ۔ "لیڈی صاحبہ ! آپ ہرگز اس بات پر اعتماد نہ کیجیے کہ آپ کے پدر بزرگوار آپ کو یہان سے چھڑا لیجانے کی کچھ تدبیر کر سکین گے۔ انکی فوج پراگندہ ہو گئی انکی قوت ٹوٹ گئی۔ اور یقین ہی کہ آپ کو ہمارے آقاے نامدار کے ساتھ عقد کرنے پر صلح بھی ہو جائے"

تریزا نے کچھ جواب نہ دیا۔ اُسے معلوم تھا کہ اس بات پر گفتگو بیکار ہی اور اسکا کوئی مفید نتیجہ نہ نکلے گا۔ اور اُسکو خوابگاہ مین جانے کی جلدی پڑی تھی۔ کیونکہ وہان بغیر کسی کی مزاحمت کے اپنے خیالات مین مصروف رہ سکتی تھی۔ ضعیفہ بھی تریزا کے ساتھ رہنے کی خواہان نہ تھی۔ کیونکہ طوفان کا زور جواب بہت بڑھ گیا تھا۔ اُسکے دل مین دہشت پیدا کرنے لگا۔ لہٰذا چاہتی تھی کہ گرجا مین جاکر اپنی سلامتی کی دعا کرے۔ آخر وہ اپنے کمرے مین گئی اور تریزا نے خوابگاہ کا رستہ لیا۔ وہان جانے پر بھی اُسکے پریشان دل کو اطمینان نصیب نہ ہوا۔ اسوقت اُسکو اُس تصویر کی یاد آئی جو کل رات کو دیکھی تھی۔ اور جسکا اچھی طرح دیکھنے کے لیے دل مین ایک ولولہ پیدا ہو گیا تھا۔ خوابگاہ کا دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ تاکہ ضعیفہ اُسکے عزم مین خلل انداز نہو سکے اس امر سے مطمئن ہونے کے بعد وہ عبادت گاہ مین گئی جہان تصویر آویزان تھی۔ دروازے سے اندر ہو چکر نگاہ کرتے ہی اُسکو ایسا معلوم ہوا کہ وہ تصویر اُسکو دیکھکر مسکرا رہی ہی۔ مگر یہ اُسکا وہم تھا لیکن دل پر خود بخود پورا رعب وداب پیدا ہوا۔ جب اس تصویر کو غور سے دیکھا تو اُسکو اپنی چھوٹی خواص میریا سے نہایت مشابہ پایا وہ متعجب ہوئی۔ اور زیادہ تعجب کی تو یہ بات تھی کہ جب پہلے روز دیکھا تو یہ شباہت نہ تھی شاید یہ سبب ہو کہ تریزا جب پہلے اس کمرے مین گئی تھی تو اُسکے دل کی حالت دگرگون تھی یعنے قید کا اول روز تھا اور اس لیے پراگندہ و بدحواس ہو رہی تھی اور دوسرا ایک اور سبب بھی ممکن ہی کہ وہ رات کے وقت چراغ کی روشنی مین دیکھی گئی تھی اور اب روز روشن ہی۔

تریزا اس تعجب سے "بڑی حیرت دلانے والی بات ہی - صورت بالکل برابر ہی وہی آنکھین - وہی انداز تبسم - وہی گردن - یہ کیا واقعہ ہی کہ ایک دھقان زادی میرا اس اعلے درجے کی لیڈی کی تصویر سے اس قدر مشابہ ہو؟" تریزا کی نظر تصویر سے گلذکر دیوار کی تختہ بندی پر پڑی - اور دل مین جوش پیدا ہوا کہ اُسکے راز کی بھی خوب چھان بنان کی جائے - باہر طوفان اس زور شور سے چل رہا تھا کہ اُسکے دل کی دھڑک اور اضطراب کو اور بڑھائے دیتا تھا - وہ چاہتی تھی کہ ان پریشان کن خیالات کے دُور کرنے کے لیے تھوڑی دیر کسی شغل مین معروف رہے - طوفان کے سبب کسی تکلیف کے پہونچنے کا بھی اسکو چندان احتمال نہ تھا - کیونکہ اس کمرے کی دیوارون کی چوڑائی ایسی نہ تھی کہ اندر رہنے والون تک کو بیرونی صدمات کا اثر پہونچ سکے - مگر پھر بھی کبھی کبھی مکانات کی چھتون سے پتھر اور کھپریل وغیرہ کے گرنے کی مہیب آواز اُسکو ڈرائے دیتی تھی - اور کیون نہ ہو - بیکاری و تنہائی کے عالم مین انسان ذرا سی بات مین خوف کھا جاتا ہی - انھین خیالات کو دل سے نکالنے کی غرض سے وہ اُٹھی - تصویر کے نیچے ایک کھڑکی جو کل کے روز اسکو دکھائی دی تھی اس کی کل پر اُنگلی رکھنے سے کھُل گئی - مگر تریزا کو اندر داخل ہونے مین تردد ہوا - آخر تھوڑی دیر کے تامل کے بعد یہ خیال پیدا ہونے سے کہ قدیم امرا کے محلون مین ایک کمرے سے دوسرے کو مخفی راہین ہوا کرتی ہین اپنی ہمت کو چست کیا - اُس کھڑکی سے جو اُسکے روبرو کھُلی ہوئی تھی ایک برآمدہ نظر آیا جس مین دیوارون کے سوزنون سے روشنی آرہی تھی - وہ برآمدے مین داخل ہوئی - اُسکے آخر مین اس پہلی کھڑکی سے بیس۲۰ قدم کے فاصلے پر ایک اور کھڑکی دکھائی دی - تریزا اندر جاکر دیوار سے کان لگائے تھوڑی دیر کھڑی رہی مگر کسی آدمی کی آواز نہ آئی - کھڑکی بند تھی اور تختہ اسقدر بوسیدہ ہوگیا تھا کہ نازک اندام تریزا کی اُنگلی کی قوت سے دروازہ کھل گیا - وہ اندر داخل ہوئی - معلوم ہوا کہ یہ کمرہ خوابگاہ کا کام دینے کے لیے سجایا گیا تھا - کیونکہ کُل لوازم اُسی کے تھے - مگر سب بوسیدہ

یہانتک کہ کوچ کے پردون اور جھالرون کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہین۔ دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ سالہائے دراز سے بیکار پڑے ہوے ہین۔ ترینزا کو یہ بات نہایت عجیب معلوم ہوئی جو اس کمرے کی ہر چیز زبان حال سے کہہ رہی تھی کہ اُسکے اخیر ساکن کے نکلجانے کے بعد پھر کسی انسان کا یہان گذر نہین ہوا ہی بچھونے کے لپٹے ہوے کپڑون کی دھجیان اُڑ گئی تھین۔ اور اُن پر اس قدر گرد جمی تھی کہ اُنکے اصلی رنگ کا امتیاز ممکن نہ تھا۔ میز پر رکھے ہوے کھانے کی چیزون کی نشانیان کچھ کچھ باقی تھین۔ زانو پوش کے پرزے زمین پر گرد آلود پڑے تھے۔ چھری کانٹون پر بے انتہا زنگ لگ رہا ہی چینی کے برتن غبار سے سیاہ ہو گئے تھے اور صراحی اور پیالیون پر مکڑی کے جالے تن گئے تھے۔ ان تمام چیزون کے دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ اس کمرے کے آخری ساکن نے نہایت حسرت واندوہ سے زندگی کے دن گذارے ہین۔ اُس کمرے مین ایک کھڑکی تھی جس پر لوہے کے مضبوط ڈنڈے لگے ہوے تھے اور وہ کچھ اس طرح واقع تھی کہ اندر کا آدمی باہر نہ کسی سے بات کر سکے نہ آواز سن سکے۔ جب ترینزا کو یہ خیال آیا کہ اس مقام پر داخل ہونے کی کھڑکیان مخفی طور پر لگائی گئی ہین۔ اور نیز یہ کہ اس کمرے کے یہان ہونے کی خبر کسی کو اسوقت تک ہو نہین سکتی جب تک وہ ان مخفی راہون سے واقف نہ ہوے۔ تو سمجھی کہ یہ کمرہ پرائیوٹ قید خانے کے طور پر رکھا گیا ہی۔ اور اس مین کسی بدقسمت نے خوف تنہائی اور مایوسی کی راتین وحشت ناک طریق پر بسر کی ہین۔ اور اس غذا کے ساتھ خون کے گھونٹ پیے ہین جسکا نشان میز پر موجود ہی۔ ان چیزون کے دیکھنے سے اُسکے دل مین ایک وحشت سی پیدا ہو گئی لہذا وہ جلد پلٹ آنے کے خیال سے اُٹھی تو اُسکی نظر دیوار کی طرف ایک الماری جا پڑی جسکا دروازہ آدھا کھلا تھا۔ اُسکے دیکھنے سے ترینزا کو شوق نے ابھارا کہ اُسکی بھی حالت دریافت کرے۔

الماری کے قریب جاکر اچھی طرح کھول کر دیکھا تو چند زنانے کپڑے رکھے ہوے معلوم ہوے۔

تریزا۔ (اپنے آپ سے) معلوم ہوتا ہی کہ کوئی عورت یہان رہتی تھی۔ افسوس! ہر چیز بتا رہی ہی کہ وہ قیدی تھی۔ اور یہ بھی ظاہر ہوتا ہی کہ اُس سے نیک سلوک نہین کیا گیا۔ شاید وہ اُسکا آخری کھانا تھا جسکے آثار میز پر نظر آتے ہین جب وہ یہ خیال کر رہی تھی تو ایک آندھی اس زور سے چلی کہ قلعہ کے نشان کا بلند ستون ایک وحشت دلانے والی آواز کے ساتھ دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گرا۔ تریزا کا دل دھڑکنے لگا۔ اور ایسا اضطراب پیدا ہوا کہ وہ وہان سے نکل آنے پر مستعد ہو گئی مگر وہ دلی جوش و ولولہ جو ان رازون کے دریافت کی نسبت پیدا ہوا تھا۔ وہی اسکے خوف و ہراس کے دُور کرنے پر بھی کامیاب ہوا۔ وہ اپنی پست ہمتی کو بالائے طاق رکھکر الماری کو مکرر غور و تامل سے دیکھنے لگی۔ کاغذات کا ایک دفتر نظر آیا جو لپٹا ہوا وہان پڑا تھا۔ اور جسکو گرد اور جالے چھپائے ہوے تھے۔ وہ لپیٹ کر ایک ڈورے سے باندھ دیا گیا تھا۔ ادھر کے کاغذون کے حاشیے کرم خوردہ ہو رہے تھے۔ خواہش ہی جس سے کاغذون کو احتیاط سے صاف کیا۔ اور دیکھا تو اندر کچھ لکھا ہی۔ اسکو عین اُسی وقت پڑھنا انسان کی فضول تھی۔ یہ خیال گذرا کہ مجھے اپنے خاص کمرے سے آئے ہوے بہت عرصہ ہوا ایسا نہو کہ بڑھیا کسی کام کے لیے وہان آجائے۔ لہذا وہ کسی مناسب موقع تک اپنی تحقیقات کو موقوف رکھکر کاغذات لیے ہوے عبادتگاہ مین آئی۔ اور اُنکو حفاظت کے ساتھ وہین رکھدیا۔ اور یہ بات دل مین ٹھان لی کہ پھر کبھی اس خفیہ کمرے مین نہ جاؤنگی۔ اسکے بعد وہ اپنی خوابگاہ مین آئی اور دروازہ کھول کر دیوانخانے مین پہونچی۔ ابتک وہ طوفان عظیم اپنی پوری قوت دکھا رہا تھا۔ فوجی محافظ فصیلو پر ٹھہر نہ سکے۔ کُل توپین گر پڑین۔ اور نشان کا ستون بھی دو ہو کر زمین پر آرہا جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہی۔ تریزا نے جب یہان کھڑے ہو کر طوفان کا زور دیکھا۔ تو اُسکے دل مین ہول سما گئی۔ بے اختیار کہنے لگی (دعا) اے خداوند کریم! تو اُن غریبون کو اپنی امان مین رکھ جو ناپائدار جھونپڑون مین زندگی بسر کرتے ہین۔ ہو دیدیا اور اس طرز عمل کا نتیجہ بہت بُرا ہوگا۔ وہ لوگ اچھے رہے۔ کیا حالت تھی؟۔

مین رہتے ہین۔ مگر آہ! آفت ہی توان بے بضاعت کسانون پر جو چھوٹے چھوٹے گھرون مین گذارا کرتے ہین۔ تریزا انھین خیالات مین ڈوبی ہوئی تھی کہ دروازے پر کچھ کھٹکا سا ہوا اور فوسٹ کمرے مین داخل ہوا۔

٩

نوان باب

تصفیہ

تریزا۔ (فوسٹ کی جانب دوڑ کر) "فوسٹ! تم صادق الاقرار ہو"

فوسٹ۔ (تریزا کو گلے لگا کر) "تو تمھین میرا خیال تھا؟ اور میرے آنے کی راہ تک رہی تھین؟"

تریزا۔ کیا تمکو اس بات مین شک ہی؟ جب سے ہم تم دونون پہلی دفعہ ملے۔ پھر اب تک وہ کونسی گھڑی ہی جسمین میرے دل نے تمھارے دلآویز خیال کو نکال دیا ہو"

فوسٹ۔ (تریزا کو چبھتی ہوئی نظر سے دیکھکر) "تریزا! کیا تم اُس ... ے نہ آواز سن سکی
نہین بھولی ہو جو وٹن برگ کے تنگ و تاریک اور وحشت ناک ... پر لگائی گئی ہین۔ اور ... سکتے
دفن کر دیا گیا تھا؟"

تریزا۔ (جوش سے) "آہ نہین۔ ایک لمحہ بھی بغیر تمھاری یاد کے خالی نہ گذرا۔ مین نے سنا تھا کہ تم کسی رذیل عورت کو لیکر وٹن برگ سے بھاگ نکلے۔ اور نہایت مقروض ہوجانے کے سبب دغا و فریب کی راہ سے اپنے ہم سبق طالبعلمون کا بہت سامال اُڑا لیا۔ یہ تمام باتین میرے دل کو تمھاری طرف سے پھیر دینے کے لیے کہی گئی تھین۔ مگر نہین مجھا نپر بالکل اعتماد نہ آیا۔ اور تمھین ہمیشہ سچا وفادار اور باوقار سمجھتی رہی"

فوسٹ (حیرت سے) "آہ! تریزا! جو کچھ تم کہہ رہی ہو کاش یہ واقعی ہوتا"

ت۔ (چلاکر) "فی الواقع! کیا تم میری باتون کو خلاف جانتے ہو؟ مین نے کبھی تمسے ... تمھین کوئی ایسا موقع ملا ہی جس مین میری محبت کا عدم استقلال تم پر ظاہر ہوے معلوم ہو

فوسٹ۔ (حقارت سے) "تریزا! وہ تصویر جسکو تم کمال محبت سے دیکھا کرتی ہو۔"

تریزا۔ (استعجاب سے) "تصویر! وہ تصویر تمنے دیکھی ہی؟"

فوسٹ۔ "ہان مین سب جانتا ہون۔ جب کبھی تمکو اپنے کمرے مین تنہائی نصیب ہوتی ہی۔ اس تصویر کو اٹھا کر ایسی الفت و پیار سے دیکھا کرتی ہو کہ اگر وہ شخص جسکی وہ تصویر ہی ایک نظر بھی دیکھ لے تو اسکے لیے زندگی بھر ایک دائمی مسرت کا اثر پیدا کرنیوالی خوشی کا سبب ہو۔"

تریزا۔ (فوسٹ کو حیرت سے دیکھکر) "کیا اسوجہ سے مین ملزم ٹھہری؟"

فوسٹ۔ "تم مجھے بیوفا سمجھین۔ اور ایک مفلس اور بدنام شخص جانا (غرور کے لہجہ مین) اگر تمھین ایسا شوہر ضروری ہی جو دنیا کے تمام جواہرات سے تمھارے دلربا جسم کی زیب و زینت کو دوبالا کرے۔ اور اگر ایسا شوہر درکار ہی جو تمھین شاہی محلون مین رکھے۔ جہان ایک اشارے پر سیکڑون کنیزین تمھاری تعمیل حکم کے لیے دوڑین۔ اگر تمھین ایسے شوہر کی خواہش ہی جس سے دبدبہ جاہ وجلال دولت عزت اور مرتبت حاصل ہو تو کہو کیونکہ مین انسان کی فضول سی فضول خواہش کو بھی پوری کرنے کی قدرت رکھتا ہون۔"

جب فوسٹ یہ کہہ رہا تھا تو اسکے چہرے سے دبدبہ اور رعب پایا جاتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ الفاظ کسی جلیل القدر شاہنشاہ کی زبان سے نکل رہے ہین۔ جسکے ہاتھ کل روے زمین کے خزانے لگ گئے ہون۔ تریزا ڈری اور سمجھی کہ اسکو خلل دماغ ہو گیا ہی مگر اسنے ایسی متانت اور استقلال سے کہا تھا کہ خلل دماغ کا گمان بھی نہو سکتا تھا۔ تریزا حیران ہو رہی تھی کہ یہ ماجرا کیا ہی۔

تریزا۔ "تمھاری تقریر سے معلوم ہوتا ہی کہ تم مجھے خود غرض۔ حریص اور فضول گو سمجھتے ہو آہ تمھین کسقدر دھوکا ہوا ہی۔ تم کتنے ہی علو مرتبت والے کیون نہو۔ اور بیش ازین اپنے آپ کو کیسے ہی بھیس مین کیون نہ چھپائے ہو۔ مگر خوب یاد رکھو کہ مین تمھین ایک غریب طالبعلم سے زیادہ نہین جانتی تھی۔ مین نے اپنا دل بغیر اس دریافت کے کہ تم کون ہو دیدیا اور جبکہ مین اصل حقیقت سے واقف تھی تو پھر دریافت کی کیا ضرورت تھی؟۔

فوسٹ "جب مین غار مین پھینکا گیا تھا اور مجھپر بیجا الزام لگائے گئے جنگلی اصلیت اور جنگلے بانی کا حال مین ابھی افشا کر نہین سکتا۔ تب تم مجھ غریب کو بھول گئی تھین نہ؟"

تریزا "کیون مجھے تم اسطرح کیون دھمکا رہے ہو؟"

فوسٹ "ابھی تھوڑی ہی دیر قبل تم نے اقرار نہین کیا کہ مین اس تصویر کی طرف متوجہ تھی"

تریزا "ہان! بیشک مین نے کہا۔ اور پھر بیجا بانہ کہتی ہون کہ اُس تصویر کو پیار کی نظرون سے دیکھ رہی تھی۔ اگر اس حرکت کے سبب میری نیک چلنی پر حرف آتا ہو تو اُسکا الزام تمکو اپنی زبان سے لگانا نہ چاہیئے"

فوسٹ (غمگین لہجہ مین) "میری زبان سے نہین ابھی کسکی زبان سے الزام لگایا جائے شاید اُس شخص سے جسکی تصویر تم اُس بیخودی کے جوش مین دیکھ رہی تھین"

تریزا (گریہ وزاری کرتی ہوئی) "آہ! یہ نہایت بیجا بات ہی۔ کوئی سچا عاشق کبھی اسقدر بدگمان نہو گا وہ تو خود تمھاری ہی تصویر تھی"

فوسٹ۔ (غصّے سے) "یہ ایک حیلہ ہی۔ میری تصویر تمھارے پاس کیونکر آئی؟" تریزا کے بھولے اور نازک دل پر فوسٹ کی تقریر نے نہایت صدمہ پہونچایا۔ اُسکو اس حالت مین بھی غصہ آگیا۔ اپنے عاشق کی گفتگو کے نتیجے مین اپنی بے عصمتی کا شائبہ پاکر نہایت برہمی سے کہنے لگی "میرا یہ مدعا نہین کہ خواہ مخواہ بے شرمی کے ساتھ اپنے عشق کی سرگذشت بیان کرون۔ مگر جبکہ تم مجھسے اس قدر بدگمان ہو رہے ہو تو کسی کا بیجا الزام مجھپر کیون رہے۔ صرف اسی خیال سے مین کہتی ہون کہ تمھاری تصویر میرے پاس کیونکر آئی۔ تمھین یاد ہو گا کہ ایک تمھارا ہم سبق طالب علم دار العلوم مین تھا جسکا نام آٹو ہی"

فوسٹ "ہان اُسکے نام سے کیا مطلب؟ مین اُسے اچھی طرح جانتا ہون وہ تمھاری بڑی خواص ایڈا کا بھائی ہی۔ جسکے سبب سے مجھے تمھاری ملاقات میسر ہوئی"

تریزا "تم نہین جانتے کہ آٹو ایک عمدہ اور لائق مصور ہی؟ اور مین نے اپنی خ...

کی معرفت تمھاری تصویر کھنچوائی تو کیا یہ کوئی عجیب یا بری بات ہی؟"

فوسٹ۔ (جھنجھلا کر) "تمکو نہین معلوم کہ تمھاری باتون کا میرے دل پر کیسا اثر ہو رہا ہی۔ تم مجھسے سچی بات کہو اور اُسی طرح جسطرح تم اپنے باپ سے اُسوقت کہو گی۔ جب وہ مرتے وقت کسی امر کی نسبت تمسے حقیقت حال دریافت کرنے کا طالب ہو گا۔

تریزا۔ فوسٹ! تمھاری تمام وہ محبت جو میرے دل مین ہی۔ اس بات کی متحمل ہونے کے لیے کافی نہین کہ اپنے باپ کی اہانت کرتے ہوے سنون"

فوسٹ۔ (نہایت جوش سے) "اچھا وہ تصویر کہان ہی؟"

تریزا۔ (تصویر کو سینے سے نکال کر) "یہ ہی دیکھ لو۔ وہ کبھی مجھسے جدا نہین ہوئی"

فوسٹ نے تصویر پر نظر کی۔ اور ساتھ ہی اُسکے چہرے پر وحشت برسنے لگی۔

فوسٹ۔ "آہ مجھے فریب دیا گیا۔ مین دھوکا کھا گیا۔ افسوس اُس دغا کا نتیجہ کس قدر خراب نکلا!"

تریزا۔ "اُن لوگون نے جنھون نے میری بیوفائی تمپر ثابت کرنا چاہی تھی نہایت ہی مکر و فریب سے کام لیا ہی"

فوسٹ۔ "(اپنے جوش دل کو روکنے کی کوشش کر کے) مین سمجھ گیا۔ مگر افسوس تو اسکا ہی کہ اگر مین پہلے ہی سے یہ جانتا ہوتا کہ وہ تصویر میری ہی تو یہ واقعات کبھی نہ گذرتے"

تریزا۔ تمھارے وحشیانہ اطوار سے مجھے خوف پیدا ہوتا ہی۔ اب مجھسے صاف صاف بیان کرو وہ بات جو تمنے ابھی کہی یعنے "مین دنیا کے جلیل القدر حکمرانون کا مقابلہ کر سکتا ہون" اُسکے کیا معنی ہین۔ اور میری اس تشویش کو دور کرو کہ تم یہان کس طرح آتے ہو"

فوسٹ۔ "یہ وقت اور یہ مقام نہین کہ ان اُمور کو بیان کرون۔ تم مجھسے محبت رکھتی ہو؟" اور اس کو کبھی ترک کرنے کی نوبت نہین آئی؟"

تریزا۔ (شرمگین لہجے مین) "نہین ایک لمحے کے لیے بھی ترک نہین کر سکی"

فوسٹ۔ "تو مین تمھاری محبت پر اعتماد کرونگا۔ تمھارے مہربان دل پر سب کچھ

چھوڑے دیتا ہون۔مین تم سے کسی قسم کی شرط نہ لونگا۔صرف تمھاری خالص اُلفت میرے لیے کافی ہی۔" (جوش سے) چونکہ مین اس قید سے تمھین چھڑا سکتا ہون۔اس لیے آج دوپہر شب مین تم اپنے باپ کے پاس جانے کے لیے تیار رہو۔"

تریزا۔(خوشی سے پھول کر) "کیا تم وہی ہو جو مین سمجھتی تھی؟"

فوسٹ۔ "برابر دوپہر شب کو مین یہان آؤنگا۔" یہ کہکر ڈیم ولفریڈ کے کمرے سے ہوتا ہوا باہر چلا گیا جو ابتک گرجا مین مصروف دعا تھی۔

تریزا۔(کمال مسرت سے) "آج شب کو وہ آئیگا۔اور اباجان کی زیارت مجھے نصیب ہوگی۔مگر وہ اس آسانی سے کیونکر یہان آتا اور جاتا ہی؟"

دسوان باب

نوشتہ

طوفان کی شدت ابتک کچھ کم نہین ہوئی۔ضعیفہ ڈیم ولفریڈ اپنے کمرے مین داخل ہوئی۔وہ اُسوقت تک برابر دُعا کر رہی تھی۔اور سمجھے ہوے تھی کہ میری تاثیر دعا کے سبب دوسرے دن پر نہین نہ سہی مگر مجھپر تو طوفان کی وجہ سے کوئی صدمہ نہوگا۔تریزا کو دوپہر کا کھانا کھلایا گیا اور اُس کام سے فراغت ملتے ہی بڑھیا پھر گرجا مین گئی۔تریزا اپنی خوابگاہ مین پہونچی جس کا دروازہ پہلے ہی نہایت ہوشیاری سے بند کر لیا تھا رہائی کی مستقل اُمید نے اسکے پریشان دل کو قوی بنا دیا تھا۔اور پوری تسکین و طمانیت حاصل تھی۔چاہا کہ تھوڑا وقت جو باقی ہی وہ جلد گذر جائے۔بس اُن کاغذات کو اُٹھا لائی جسے صبح کے وقت معبد مین چھپا رکھا تھا۔اور جو ایک عجیب طرح پر اُسکے ہاتھ لگے تھے اپنے کمرے کے ایک کونج پر بیٹھی اُسکو پڑھنے لگی۔ہم آگے ہی کہہ آئے ہین کہ زمانہ دراز گذر جانے کے سبب وہ کاغذات نہایت بوسیدہ ہو رہے تھے خط کسی عورت کے ہاتھ کا لکھا تھا۔اور کرم خوردہ ہو جانے سے کہین کہین مضمون بھی اُڑ گیا تھا۔

تاہم جو کچھ باقی تھا۔ اُسکو ماہ جبین تبریزاسی قید کے عالم مین بیٹھی نہایت رغبت و شوق سے پڑھ رہی تھی اور وہ یہ تھا۔

وہ سخت ترین ظلم جو قیاس بشری سے خارج ہو! اس زندان بلامین اسیر کیا جانا بغیر اس امر کی آگہی کے کہ کس جرم کی علت مین مجھے یہ قید نصیب ہوئی۔ اور اُس کی پاداش مین میرے لیے کون سزا تجویز کیجائیگی۔ آہ یہ مشتبہ حالت نہایت خوفناک ہی! نہین معلوم کہ وہ میرے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہتا ہی۔ کیا مجھے بے رحمی سے قتل کریگا مین نہین سمجھ سکتی کہ اُسکا یہ اعتقاد ہو۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ایک دن کے لیے بھی مجھے زندہ نہ چھوڑتا جبکہ مین پورے طور پر اُسکے اختیار مین ہون۔ مین نے چھ ہفتے اس بلاخیز قید خانے مین ایسی مصیبت سے کاٹے ہین کہ جب کبھی کھڑکی کے کھلنے کی صدا آئی۔ میرا دل ایک بے چین ادا سے دھڑکا کیا ہی۔ اور جب کسی قسم کی آواز کان مین آئی تو کلیجہ پہرون تھرتھر کرنے لگا ہی۔ ہاے! دفعتہً ایسی فارغ البال اور مسرت ناک زندگی کے عالم سے نکال کر اس آفت مین مبتلا کیا جانا کسی کے سودائی و مجنون بنانے کے لیے کافی ہی۔ بعض وقت میرا دماغ چکر کھانے لگتا ہی۔ آنکھون کے روبرو مہیب شکلین کھڑی ہوتی ہین اور کانون مین عجیب و غریب صدائین گونجتی ہین۔ خدا جانے شومی طالع کہان لیے جاتی ہی۔ مین ایسا جگر کہان سے لاؤن جو زمانے تک اِن سخت مصیبتون کی برداشت کا متحمل ہو سکے۔ کیا میرے لیے دنیا مین کوئی ایسی چیز باقی نہ رہی جو بقیہ زندگی کی آفات کی سپر ہو اے ارحم الراحمین! کب . . . . . (یہان تھوڑا سا کاغذ کیڑون کی نذر ہو گیا تھا) مٹی اور کتارا اُسکی موت کی ہولناک نشانی! مین سچ کہ سکتی ہون کہ کس نے اُسے مارا۔ گو اُسنے خود اپنے ہاتھون نہ مارا ہو۔ مگر میرے بچے کو مجھسے چھین لیا میری گود کو جان سے زیادہ عزیز بیٹی سے خالی کرنا افسوس یہ بہت بڑا ظلم ہی۔ مین جسنے کبھی کسی کی ایذارسانی پر کمر نہین باندھی کبھی اپنی دولت و منصب نخوت و غرور کو پاس بھٹکنے نہ دیا وہ مین جو اُن غریبون کے جھونپڑون مین جاکر اُنکی مدد کرتی رہی جسکے وہ حاجتمند

تھے۔ اور ایسے دردمندون کی دلدہی کرنا میرا شعار تھا جو زمانے کے ہاتھون ستائے
گئے تھے بیمارون کی عیادت کرنا بندگان خدا کی خوشنودی کی ہمیشہ خواستگار رہنا مین
اپنا فرض سمجھتی رہی اور جسکے سبب سے میرے نیک دل اور فیاض شوہر کے تمام ملازم مجھے
دعائین دیتے تھے۔ وہ مین جو ۔ ۔ ۔ (یہان بھی کاغذ کرم خوردہ تھا۔) میری لخت جگر!
کیا مین اپنی زندگی مین تجھے پھر ایک دفعہ دیکھ سکونگی ؟ ۔ افسوس وہ جفا کار اگر اتنی
اجازت دے ۔ اور اُسکی سرکشی اس بات کو گوارا کرے کہ تجھے ساتھ لیکر مین ایک
غریب سے غریب جھونپڑے مین زندگی بسر کرسکون تو مین خوشی سے قبول کرونگی
مگر اُسکی آج صبح کی ملاقات اور گفتگو سے تمام اُمیدین منقطع ہو گئین۔ اُسکی بیجا تجاویز
کے جابرانہ اُصول سے معلوم ہو گیا کہ اُسنے کس غرض سے مجھے زندہ رکھا ہی وہ
ایک شیطانی ملائمت سے کہتا ہی کہ عام خلائق کی دانست مین مین مرگئی ہون اور
اُسوقت تک مجھے دنیا مین کسی طرح کی اُمید نہ رکھنا چاہیئے جب تک اُس
ظالم سے عقد کر لینے پر رضامند نہون ۔ اور اُسکو اُنھین پیار کی نگاہون سے دیکھون
جیسے اپنے عزیز شوہر کو دیکھا کرتی تھی جسکو اسی بدبخت نے مارا ہی۔ مگر یہ کیسی تجویز رد
کہین میری سماعت کا تو قصور نہو گیا اُسکی اصلی غرض یہی ہی کہ دنیا مین مشہور کرے
کہ مین مرگئی۔ میری پیاری بیٹی میرے حوالے کیجائیگی ۔ اور آزادی تو نہین لیکن
موجودہ حالت کی سختی مین کمی ہوگی۔ وہ بھی اس شرط پر کہ مین اپنے اور اپنی عزیز
بیٹی اور پیارے شوہر کے نام پر بٹہ لگاؤن ۔ مین یقین نہین کر سکتی کہ کیونکر وہ میرے
روبرو آیا ؟ اور اُسکو کس طرح وہ الفاظ ملے ۔ جنسے اس بے حرمتی کی تجویز کو بیان
کیا ۔ وہ کس بے حیائی کے ساتھ میری دلدہی کرنے کا پہلو لیے ہوے کہتا تھا کہ
پادری کو بلوا کر اسی عبادتگاہ مین جو قیدخانے کے متصل ہی خطبہ نکاح پڑھا یا جائے وہ
پادری بھی اس ظالم کی بدکرداری مین شریک ہوگا۔ مگر جب مین نے اُسکو حقارت کی نگاہون
سے دیکھا اور اُسکے اعمال بد پر لعنت و ملامت کرنے لگی تو اُسنے کسقدر آنکھین سرخ کرلین اور
غصے سے کانپنے لگا۔ اب مجھے اُس سے رحم کی اُمیدوار رہنے کے عوض مرنے کیلیے تیار

رہنا چاہیے - اور خدا سے نجات کی دعا کرنا ضرور ہی - کیا عجب کہ آنے والی گھڑی موت ہی کی گھڑی ہو ہر دم کسی کی آہٹ پر مجھے گمان ہوتا ہی کہ میرا قاتل آرہا ہی - میری پیاری بیٹی! اگر تیرا خیال دامنگیر حال نہ ہوتا تو مین کیسی مسرت سے مرنے پر تیار ہوتی نہین بلکہ اسوقت مین موت کی آرزومند رہتی - مگر افسوس! اب جب تک کہ یہ ارمان اور یہ تمنا میرے دل مین رہے کہ تجھے اور ایک مرتبہ دیکھ لون - اور خداوند عالم مجھپر اتنا رحم کرے کہ تیرا دیدار مجھے پھر نصیب ہو - تب تک مجھے زندہ رہنے کی ہوس باقی رہے گی - اور کچھ یون ہی سی اُمید بندھتی ہو کہ تجھکو پھر گلے سے لگا کر پیار کرنا مجھے میسر ہوگا - کیونکہ وہ آدمی جسکا نام ہیوگو ہی - جو میرے لیے کھانا لاتا ہی - اور جسنے میری حالت زار پر ترس کھا کر یہ کاغذ اور لکھنے کا اسباب لادیا جس پر مین نے اپنی اندوہ ناک حالت کو لکھا ہی - وہ میرے حال کو دردمندانہ طور سے دیکھتا ہی اور اگر خدا چاہے تو وہی میری گریہ وزاری و بیقراری کے سبب واجب الرحم جان کر مخلصی کی کوئی راہ نکالے تو مین اس بلاے عظم سے نجات پا سکتی ہون - باانیہمہ میرا دل اندر سے گواہی دے رہا ہی کہ یہ جھوٹی اُمیدین ہین - جو کسی طرح پوری نہین ہو سکتین - .... (یہان کاغذ پھٹا ہوا تھا -) مین پھر ہیوگو کے قدم پر گری - منت وسماجت کی اور پھر دھمکی دی - مگر اُسنے کچھ التفات نہ کیا تاہم اپنی دلربا بیٹی کی یاد مین مجھے فریاد وفغان کرتے دیکھکر بے اختیار اُسکی آنکھون سے آنسو جاری ہوے شاید وہ بھی صاحب اولاد ہی اسلیے وہ ایک مان کی گریہ وزاری کو دیکھ نہین سکتا جو اپنے عزیز بچے کی جدائی مین گرتی ہو سگر مین اُسکی اُداس حالت اور خموشی کے ساتھ سر ہلانے سے نہایت بدحواس ہوئی جاتی ہون - اور اُسکا یہ حال میری دلی اُمیدون کو حسرت ویاس سے مبدل کیے دیتا ہی جب مین قلم دوات کاغذ کے لانے پر اُسکا شکریہ ادا کرنے لگی - تو اُسنے کھڑکی کیطرف اشارہ کیا - اور خاموش رہنے کیلیے کہا - اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آقا کو اسکی نسبت بدگمانی پیدا ہوگئی ہی - اور جب وہ میرے پاس آتا ہی اُسکی حرکات کی نگرانی کیلئے شخص کھڑکی کے پاس کھڑا ہوتا ہی غالبًا اُسکی خاموشی کا یہی سبب ہو - اگر ایسا نہ ہوتا تو

وہ میری رہائی کی کچھ نہ کچھ تدبیر کرتا۔ شاید اب بھی موقع پاکر کسی وقت تنہا میرے
پاس آئے۔ اِس نئے خیال سے مجھے کچھ تسکین سی ہوتی ہے۔ جب مین اپنا دکھ درد اس کاغذ پہ
لکھ رہی ہون تو غم کا جوش کچھ دھیما معلوم ہوتا ہے۔ اور افسردگی و بیچینی مین کمی دکھائی دیتی ہے
مین کسلیے اپنا حال لکھنا چاہتی ہون؟ آہ! اگر مین اُس ظالم کے حکم سے ساری باؤن جنے
ابتدا ہی سے مجھے انتہا کا رنج پہونچایا ہے اور یہ کاغذ جسے کسی کی آہٹ پاتے ہی چھپائے
دیتی ہون۔ زمانے کے اُلٹ پھیر سے محفوظ رہ کر کسی منصف مزاج کے ہاتھ لگجائے تو وہ
ضرور میرا انتقام اس موذی سے لیگا۔ افسوس! میرا دل کسقدر بدل گیا ہے۔ اور کیون نہو
جب کوئی انسان درجۂ رفعت سے گرا کر ایسے حضیض غم کے اندھے کنوئین مین ڈھکیل
دیا جائے۔ اور اُسکے ساتھ ایسا بُرا سلوک کیا جائے اور جور و جفا روا رکھی جائے جو قابل
بیان نہو آہ! یہ فطرت انسانی سے بعید ہے کہ اُس بے رحم سے انتقام لینے کا خواستگار
نہو جو ان مصائب کا بانی ہوا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (یہان بھی کاغذ پھٹا ہوا تھا) جب وہ ستم شعار
آج تین پہر مین آکر اپنی دلشکن تجویز کو مکرر پیش کرنے لگا تو مین کسقدر سہم گئی۔ اور
جوش سے کہا "کیا تو مجھے ایسی ذلیل اور کم ظرف عورت سمجھتا ہے کہ اس مقام پر جہان
خداوند عالم کی عبادت ہوتی ہے تیرے ہاتھ مین ہاتھ دون (یعنی عقد کرون) اور
تیرے اسی ہاتھ مین جو ہنوز میرے بے گناہ شوہر کے خون سے رنگین ہو رہا ہے" اس ظالم
نے کہا۔ "بد لحاظ عورت! تجھے معلوم نہیں کہ میری مفرز درخواست کو اس حقارت سے رد
کرنے کے سبب سے تجھکو کیا سزا بھگتنا پڑے گی۔ تیرے شوہر نے قوانین عدالت دم
کے خلاف کارروائی کی۔ اور اُسی کی سزا مین وہ مارا بھی گیا" مین نہایت جوش مین آکر
بولی۔ "کمبخت! کیا عدالت دم نے میرے شوہر کی نسبت بھی ویسا ہی کیا۔ جو عموماً
دوسرے مجرمون کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ کیا اُسکو طلب نامہ بھیجا گیا تھا کہ وہ کسی
مکان مین یا پہاڑ کی چوٹی پر عدالت کے روبرو حاضر ہووے جیسا کہ معمول ہے"
جواب دیا "مین تجھسے فضول باتین کرنے کے لیے نہین آیا۔ بلکہ اُن شرائط
سے آگاہ کرنے کے لیے آیا ہون جس سے تیری بیٹی تجھے دی جا[illegible]

اور تجھکو زندگی نصیب ہوگی۔ میں نے کہا۔ آیندہ زندگی میں مجھے کیا خاک لطف و سرور ملیگا جب ساری عمر کا عزیز مونس اور سچا رفیق ہی مار ڈالا گیا۔ اور میں اس وحشت انگیز قید میں ڈالدی گئی ہوں ؎

یہ سُنکر ظالم نے یہ فقرے کہے اور روپوش ہوا۔ میں تین دن کی مہلت دیتا ہوں تاکہ تو میری تجویز پر غور کرے۔ مگر خبردار! جب میں دوسری مرتبہ آؤں تو اسطرح پیش نہ آنا۔ ورنہ بہتر نہ ہوگا ؎ .... (یہاں بھی کاغذ پھٹا ہوا تھا۔ ہیوگو آیا۔ آج جس قدر اسکے بشرے سے میری نسبت ہمدردی کے آثار پائے جاتے ہیں اس قدر کبھی نہیں دیکھے گئے۔ میں نے اُسکے قدم لیے اور اپنی خلاصی کے لیے خوشامد کرنے لگی۔ اُس نے آہستگی سے کہا۔ لیڈی صاحبہ! تمھارے حال زار پر مجھے نہایت افسوس آتا ہی۔ گو میرا آقا مجھسے بدگمان ہو رہا ہی۔ گو میں اُسکے وفادار تابعداروں میں شمار کیا جاتا ہوں۔ تاہم ایک اور شخص میری حرکات پر نگرانی کے لیے مقرر کیا گیا ہی۔ اور آج بہ مشکل اُس سے پیچھا چھڑا کر تنہا یہاں آیا ہوں ؎

مین نے میری عزیز بیٹی کہاں ہی ؟۔

ہیوگو نے تمھاری لڑکی سلامتی سے اچھی طرح ہی۔ وہ حفاظت میں ہے ؎ ....
(کاغذ کی بوسیدگی یہاں بھی رنگ لائی) ...... اب مجھے صرف اس قدر اُمید باقی ہی کہ یہ دفتر جس میں اپنی سرگذشت لکھی ہی۔ کسی کے نظر پڑے گا۔ اور وہ خواہ میرے شوہر کا یا مجھ مظلوم کا انتقام اس مردود سے لیگا۔ ہیوگو کی تقریر سے معلوم ہوتا ہی کہ میری بچی کی جان کو ضرر نہ پہونچیگا۔ شاید وہ شقی ایک بے گناہ بچے کا خون اپنی گردن پر لینے سے ڈرتا ہی۔ خدا کرے میری نور نظر ایک دن اپنے سچے حقوق کو پہونچے موت کا خوف مجھے ہرگز اُس ظالم کی رائے پر عمل کرنے کی ترغیب نہ دے سکیگا آہ وہ ظالم جو میرے شوہر کا قاتل اور میرا ایذارساں ہی۔ نہیں۔ چند ساعت کے اندر ہی اندر وہ میرا مافی الضمیر دریافت کرنے کے لیے یہاں آ۔ ا ... ٹ کے قدم پر قدم ... تیار اور مستعد ہو جانا چاہیے۔ آج ہر چیز میری نظر باہر نکلنے کے بعد بند کرلیا۔

معلوم ہوتی ہی-ہیوگو کو یہان آنے کی ممانعت ہوگئی-اسکے عوض کوئی دوسرا سنگدل بے رحم مقرر کیا گیا ہی وہ میری منت وزاری پر نگاہ تک نہین کرتا-آہ! یہ قطرہ ہاے اشک جو خون جگر کی شکل بنکر اس کاغذ پر گرتے ہین اور اسکو تر کیے دیتے ہین-شاید میری دردمندی اور دلخراش اُمنگ کا آخری اثر ہی جسکو دو مہینے سے مین روکتی رہی-جب مین نے اس کاغذ کے شروع مین اُن وحشت ناک واقعات کی مفصل کیفیت لکھی جو"..........

.... (کاغذ پھٹا ہوا تھا) .. باقی حصہ کاغذ کا پڑھا نہ جاتا تھا-اگرچہ ایک ہی ورق باقی تھا مگر زیادہ تر بوسیدہ ہوجانے سے سطور مٹ گئی تھین، تریزا (خودبخود) "بدنصیب عورت! کتنی مصیبتین سہی ہین پھر بھی اُن مصائب کا بیان ناتمام ہی-اس نوشتہ سے چند پُرخوف حالات کا پتا لگتا ہی مگر ابتدا کی سطرین اُڑ گئی ہین-اگر وہ نوشتہ صحیح ہی تو اُس بیچاری بیکس پر کیا قیامت گذری ہی اور اُس ناخداترس کی کیسی بیرحمی ثابت ہوتی ہی-

تریزا کو اسی خیال کے ضمن مین کونٹ مانفریڈ کا قصہ یاد آگیا-جو ایام طفولیت مین سُنا تھا-یعنے اُسکے بڑے بھائی کا مارا جانا اور اُسکی بی بی اور کمسن لڑکی کا مفقود الخبر ہونا-جسکا ٹھیک حال کسی کو معلوم نہ ہونا-یہ بات تریزا کے ذہن نشین ہوگئی کہ نوشتہ کونٹ مانفریڈ کے بڑے بھائی کی بی بی کا ہی-اور وہ جفاکار جسکا اتنا ظلم وستم بیان کیا گیا ہی-کونٹ مانفریڈ کے سوا کوئی اور نہین-اس سبب سے تریزا کی نفرت اسکی جانب سے اور زیادہ ہوگئی-لہٰذا اپنی رہائی کے لیے فوسٹ کے آنے کی پہلے سے زیادہ منتظر ہو بیٹھی"

گیارھوان باب

دوپہر شب

جواب دیا ... سے آگاہ کرنے گئے ہی-ماہ جبین تریزا فوسٹ کی آمد کا انتظار کر رہی ہی-شمع ... تک

جلجانے کی وجہ سے ٹمٹما رہی ہے۔ قلعہ کی دیوار پر پہرہ بدلنے کا اعلان کرنے والے گھنٹہ سے ہنوز نو بجے تھے کہ فوسٹ آموجود ہوا۔ اور کہا کہ مین نے اپنا اقرار پورا کیا"

تریزا (بکمال مسرت سے) میرا دل گواہی دے رہا تھا کہ تم ضرور آؤ گے۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ میری رہائی کا سامان کس طرح فراہم کرو گے۔ گوایسے سوالات سے تم مجھے نادان ہی کیون نہ سمجھو۔ مگر اس بات کا خیال کرتے ہوے مجھے وحشت پیدا ہوتی ہے۔

فوسٹ۔ تم مطمئن رہو۔ مین نے پہرے والون کو رشوت دی ہے۔ اور ضعیفہ مست خواب ہے۔ جلد چلو"

تریزا کو اس بات کا یقین ہو گیا۔ اُسی دم سایہ کی طرح اپنے عاشق کے پیچھے ہولی۔ فوسٹ نے اپنا کوٹ اُتار کر تریزا کو دیا۔ وہ پہنکر اور وہ کاغذات جنکا ذکر گذشتہ باب مین ہو چکا ہے اُٹھا کر کہنے لگی کہ "اب مین تیار ہون"

فوسٹ "مین آگے جاتا ہون۔ تم بیخوف وہراس پیچھے پیچھے چلی آنا کسی کی یہ مجال نہین کہ تمھین روک سکے" ان الفاظ کے زبان سے ادا ہونے کی ترکیب کچھ ایسی تھی کہ پھر تریزا کے دل مین کچھ خوف باقی نہ رہا۔ دونون ضعیفہ کے کمرے سے گذرے جو بیخوف سو رہی تھی۔ اس کمرے کے آخری دروازے پر ایک مسلح شخص ننگی تلوار لیے ٹہل رہا تھا۔ بمجرد اُسکے دیکھنے کے تریزا خوف سے کانپ کر پیچھے ہٹ گئی۔ مگر فوسٹ اُسکا ہاتھ پکڑے ہوے آگے بڑھا۔ سپاہی ٹہلنے مین برابر سرگرم رہا۔ گویا کسی چلتے ہوے کو اُسنے دیکھا ہی نہین۔ تریزا کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ فوسٹ کی بلکہ خود اپنے پائون کی آہٹ تک سُنائی نہین دیتی ہے۔ اور نہ لباس کی رگڑ سے کچھ آواز پیدا ہوتی ہے۔ ہر طرف ایک سناٹا طاری تھا۔ اس حال مین اسکا وہ دلی خوف جو فوسٹ کی خلاف قیاس آمدورفت اور طرز ادا کی نسبت پیدا ہوا تھا۔ اور زیادہ ہو گیا۔ قریب تھا کہ غش آجائے۔ مگر دیوار پر لگے ہوے چراغ کی روشنی مین اُسنے فوسٹ کے چہرے پر نگاہ کی تو خلاف عادت کوئی بات نہ پائی گئی۔ وہ پھر اپنی ہمت کو مجتمع کر کے فوسٹ کے قدم بہ قدم زینون سے اُترنے لگی۔ فوسٹ نے نیچے کا دروازہ کھولا۔ اور باہر نکلنے کے بعد بند کر لیا۔

اب یہ دونون محلسرا کے باہر تھے۔ دن کے خوفناک طوفان کے بعد آسمان نہایت شفاف ہو گیا تھا۔ چاندنی کی دلفریب کیفیت اونچے مینارون اور بلند فصیلون سے عجیب لطف پیدا کرتی تھی۔ وہ دونون یہان سے بے کھٹکے گذر کر دروازے پر پہونچے جس پر آہنی زنجیرین اور موٹی موٹی سلاخین لگی تھین۔ ایسے بند عظیم الشان دروازے کو فوسٹ نے چشم زدن مین کھولدیا۔ نہ زنجیرون کے متحرک ہونے کی آواز آئی نہ پھاٹک کے کھلنے کی آہٹ سُنی گئی اس سے بھی زیادہ حیرت کی یہ بات ہوئی کہ دو نگہبان یہان آہستہ آہستہ ٹہل رہے تھے۔ اور آپس مین کچھ گفتگو بھی کرتے جاتے تھے۔ مگر انھین بالکل محسوس نہوا کہ کوئی اندر سے نکل کر جا رہا ہے۔ پھر تریزا پر خوف طاری ہوا۔ اور وحشت سے اُن مسلح جوانون کو دیکھنے لگی۔ اور ساتھ ہی مُنھ پھیرا تو دروازے کے باہر تھی اب اُس خندق پر پہونچے جو راہ مین حائل تھی۔

فوسٹ۔ (آہستہ سے) "ہمکو ایک کشتی کے ذریعے پار اُترنا چاہیے جو ہمارے لیے تیار ہے" یہ کہکر تریزا کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور اُس کشتی مین کود پڑا۔ جو کنارے پر لگی تھی۔ تریزا کشتی مین ایک جانب بیٹھ گئی۔ وہ اس خیال مین غرق تھی کہ کیونکر اسقدر جلد اور اس قدر آسانی سے مین رہا ہوئی۔ یہ تمام باتین اُسے اس درجہ عجیب معلوم ہونے لگین کہ فوسٹ کی حرکات سے پھر اُسکے دل مین خوف پیدا ہوا۔ فوسٹ نے اُسکے دلی جذبات کو فراست سے دریافت کر کے تشفی آمیز کلمات کہے۔ تھوڑی ہی دیر مین کشتی اُس پار جا پہونچی۔ فوسٹ تریزا کو ساتھ لیے کنارے پر اُترا اور کہا "پیاری تریزا! اب تم آزاد ہو۔ خدا نے تمھین بند غم سے آزادی بخشی"

اس خوشخبری نے لیڈی تریزا پر کچھ ایسا اثر کیا کہ وہ تمام دہشت و خوف کے خیالات دُور ہو گئے۔

فوسٹ "میرے ہاتھ تھام لو میدان کے قریب گھوڑے کھڑے ہین۔ وہان تک پیادہ پا چلنا ہوگا"۔ دونون نہایت سُرعت سے ایک مقام پر پہونچے جہان دو گھوڑے درخت سے بندھے ہوئے تھے۔ مگر کوئی آدمی نہ تھا فوسٹ نے نازک بدن تریزا کو ایک گھوڑ

اور دوسرے پر آپ سوار ہو کر دوڑاتا ہوا جنگل کی پیچیدہ راہون کو طے کرنے لگا۔ رہائی کی بے انتہا مسرت۔ عاشق کی نزدیکی کا خیال گھوڑون کی تیزروی سے پیدا ہونے والا جوش۔ باپ سے ملنے کا اشتیاق سب نے مل ملا کر پیاری تریزا مین ایک دلیری پیدا کر دی تھی مگر جب کبھی گھوڑون کی ٹاپون کی آواز یا گنجان درختون سے گرے ہوئے سوکھے پتون کی کھڑکھڑاہٹ اسکے کانون مین پہونچتی تھی تو قیدخانے کی وحشت کا سمان آنکھون کے سامنے ہوتا تھا۔

تریزا جب گھوڑے دم لینے کی غرض سے روک لیے گئے تھے "تم جانتے ہوگے کہ مین ایک نادان لڑکی ہون لیکن جب ہم اس قلعہ سے نکلنے لگے اور ابھی پورے طور پر اسکی حدود کے باہر نہوئے تھے۔ میرے دل پر چھائے ہوئے ہیبت ناک خیالات کے سبب قریب تھا کہ مین بیہوش ہو کر گر پڑون"

فوسٹ۔ تریزا کو دلچسپی کے ساتھ غور سے دیکھکر جسکے چہرے کی نزاکت چاندنی مین دوبالا ہو گئی تھی کہا "وہ کون سے خیالات تھے؟"

تریزا "نہین وہ مہمل اور بیجا تھے"

فوسٹ "آخر بیان تو کرو"

تریزا "تم ہنسوگے۔ اور مجھے نادان سمجھوگے"

فوسٹ "نہین بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ چند در چند توہمات کی وجہ ہمارے حواس مختل اور خیالات پراگندہ ہو جاتے ہین۔

تریزا۔ ہان یہ سچ ہے سفر و تردد کے وقت ایسے اندیشون کو دل مین جگہ دینا قابل الزام نہین۔ اب سنو میرے دل مین وہم پیدا ہوا کہ ہم دونون جو چل رہے ہین نہ تو پتھرون ہی کے رگڑے جانے کی صدا سنی جاتی ہے نہ پانؤن کی آہٹ معلوم ہوتی ہے۔ ایک سایہ ہے کہ گذر رہا ہے یہ کیا بات تھی؟"

فوسٹ اسکے چہرے پر ہوائیان اڑنے لگین "اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تم اسوقت

ڈری ہوئی تھین- مگر ہمین وقت رائگان نہ کرنا چاہیے- گھوڑے تازہ دم ہو گئے ہین اور آدھے ہی گھنٹے مین تمکو تمھارے باپ کے پاس پہونچائے دیتا ہون"

گھوڑے نہایت تیزی سے دوڑنے لگے- اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زمین بھی گھوڑون کے ہمراہ بھاگی جاتی ہی- پس فوسٹ اور تریزا نصف گھنٹہ مین قلعۂ روزنتل کے عالی شان پھاٹک پر پہونچ گئے-

تریزا- (جب فوسٹ نے اُسے گھوڑے سے نیچے اُتارا) "خدا تمھین سلامت رکھے فوسٹ!" اُسنے تریزا سے رخصتی ملاقات کرنے کے لیے ہاتھ پکڑا تو اسوقت فوسٹ کے ہاتھون مین اسقدر رعشہ تھا جیسے کسی کو انتہاے خوف یا بیماری کے عالم مین ہوتا ہی-

تریزا- (تعجب اور خوف سے) تمھارے ہاتھون مین رعشہ ہی! کیا نصیب اعدا تم بیمار ہو گئے ہ؟-

فوسٹ "نہین! میرے دماغ پر دفعۃً کچھ صدمہ پہونچا (جلدی سے) خیر اب مین بہت اچھا ہون- خدا حافظ- تم اپنے باپ کے پاس جاؤ- اور بے تردد کہدو کہ اسی فوسٹ نے جو کسی زمانے مین ایک ناچیز طالب العلم تھا- مجھے رہائی دلوائی" پھر ہم قریب ترملینگے تمھارے ابا جان دو ہی چار دن مین وہ جشن کرینگے- جسکی تیاریان مدت سے ہو رہی ہین- مہمانون مین مَین بھی شریک ہونگا" یہ کہکر اسنے ایک بیوگل پھونکا- جو خندق کے کنارے ایک ستون سے آویزان تھا- معًا پہرے والا دیوار پر چڑھ آیا- تریزا خود اُس سے کچھ بولی جسکے سُنتے ہی وہ آواز کو پہچان کر بے اختیارانہ مسرت سے جھومتا ہوا دروازہ کھولنے کے لیے دوڑا-

فوسٹ "پیاری تریزا! اب مین رخصت ہوتا ہون- پھر تم سے ملونگا جیسا کہ ابھی کہا ہی"

تریزا "خدا حافظ فوسٹ! اسدھارو" تریزا قلعہ مین داخل ہوئی- دروازے کے بند ہونے کی آواز اور زنجیرون کی صدا اُسکو اب سُنائی دی- فوسٹ گھوڑے پر سوار ہوا اور دوسرے گھوڑے کی باگ پکڑے ہوے وٹن برگ کو روانہ ہوا

بارھوان باب

جشن

گذشتہ باب مین جن واقعات کا ذکر ہوا ہی۔ اُسکے دو دن بعد قلعۂ روزنتل مین ایک عظیم الشان جشن ہوا اُمرا ے عالیقدر و عمائد و افسران شہر وٹن برگ مع عیال و اطفال مدعو تھے۔ لارڈ روزنتل کے قلعہ مین کئی سال سے اتنا بڑا جشن نہوا تھا۔ بارکون مین بہت سی مسلح باقاعدہ فوج رکھی گئی تھی۔ کیونکہ لارڈ روزنتل بدذات کونٹ مانفریڈ کی جانب سے بیفکر نہ تھا۔ دعوت کے ہال مین جھنڈے نصب کیے گئے تھے۔ اور زینت کے لیے قرینے سے بندھنوار باندھے گئے تھے۔ اور دیگر آرایشی اسباب اور جنگی ہتھیار رکھے ہوے تھے۔ باورچی نفیس اور لذیذ اغذیہ کی تیاری مین سرگرم تھے۔ شام کے ۵ پانچ بجے کپتان ڈیونڈ نے تعظیمی فوج کو پھاٹک کی ہردو جانب صف بستہ کیا۔ اور خانساماں مہمانون کی ایک طویل فہرست ہاتھ مین لیے ایک مناسب مقام پر ٹھہرا۔

لیڈی تریزا اپنے عالی مرتبہ کے موافق ایک بیش قیمت اور مکلّف لباس پہنے ہوے جس سے اُسکا دلفریب حُسن اور دو بالا ہو گیا تھا اپنی دونون خوصون میریا اور ایڈا کو ہمراہ لیکر محلسرا کے بڑے کمرے مین داخل ہوئی۔ ہامیل جنٹلمین کے لباس مین پہلے ہی سے وہان موجود تھا۔ جب تریزا داخل ہوئی۔ تو وہ تعظیم کے لیے اُٹھ کھڑا ہوا اور اُس زمانے کے دستور کے مطابق اُس سے دست بوسی کی۔ ہامیل کی حرکات سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ میریا کے ساتھ دلی اُنس اُسوقت سے رکھتا ہی۔ جب پہلے پہل اُسکو گرجا مین تریزا کی رہائی کے لیے دعا کرتے دیکھا تھا تریزا ایک عالی شان رومی چوکی پر بیٹھ گئی۔ مگر اُسکے چہرے سے شگفتگی کے آثار بالکل نہ پائے جاتے تھے۔ زرد رخسارے دھڑکتا ہوا سینہ فکر مین ڈوبی ہوئی نگاہ بتا رہی تھی کہ اُسکا دل رنج و تفکر سے خالی نہین ہی۔ لارڈ روزنتل سلطنت جرمنی کے ایک جلیل القدر

امیر کا لباس پہنے ہوے دو مصاحبون کے ساتھ کمرے مین داخل ہوا۔ اور اپنی پیاری بیٹی کی افسردگی کو دیکھکر اُسکے قریب گیا۔ اور جھک کر اُسکے کان مین کہا۔ "تجھے اس بات سے غم ہوگا کہ مین نے اُس غریب طالبعلم کو دعوت نہین دی۔ جو تیری محبت کا دم بھرتا ہی۔ کیا تو اپنے باپ کے مہمانون سے کشادہ پیشانی سے ملنے اور اخلاق ظاہر کرنے کے لیے آ نہین سکتی ؟"

تریزا۔ (ادب سے) "بعض وقت انسان اپنے دلی جذبات کے روکنے پر قادر نہین ہوسکتا" (شرم سے سر جھکا کر) "وہ تو وہی طالبعلم ہی جسنے مجھے ایک ظالم کے پھندے سے چھڑایا ہی۔ خیر۔ مین حتے الامکان اُن لوگون کو اخلاق سے لونگی۔ جو یہان آرہے ہین"

باپ۔ "بیشک مین اقرار کرتا ہون کہ اُسنے تیری رہائی کی وجہ سے مجھپر بڑا ہی احسان کیا ہی۔ مین نے اُسکے پاس اپنے وفادار ڈیونڈ کو یہ پیام کھلا بھیجا تھا کہ اس احسان کے معاوضے مین جو انعام طلب کرے مین دینے کے لیے موجود ہون اور اُسکو وہ روپیہ بھی دیدیا جائے گا۔ جو با سبالون کی رشوت دہی مین صرف ہوا ہی۔ مین حیران ہو رہا ہون کہ اتنا زر کثیر اُسکے پاس آیا کہان سے ؟"

بیٹی۔ "اُسکی اصلی حالت کچھ اور ہی ہی۔ حالانکہ مین کوئی دلیل پیش نہین کرسکتی۔ مگر مجھے یقین ہی کہ اُسکا تمول۔ اُسکا رتبہ اور اُسکے اختیارات اس سے کہین بڑھے ہوے ہین جسقدر آپ کا قیاس ہی"

باپ۔ "اس بارے مین زیادہ بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہین لیکن مین جو کہنا تھا یعنے اس سے ایسا سلوک کیا جائے جو ایک کم حوصلہ اور بے مایہ شخص کے ساتھ ایک عالیشان امیر کرسکتا ہی۔ مگر اُسنے اس قسم کی مراعات کے قبول کرنے سے انکار کیا۔ حالانکہ خود ڈیونڈ اُسکے گھر گیا تھا۔ اور نہایت مروت و اخلاق سے میرا پیغام پہونچایا تھا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ وہ ایک شیخی باز دیوانہ شخص ہی"

لارڈ روزنتل نے اپنی تقریر ہنوز پوری نہ کی تھی کہ داروغہ دعوتخانہ ایک بھاری سونے

کی زنجیر جو اسکے عہدے کی نشانی تھی پہنے ہوے کمرے مین آیا۔ اور واجب التعظیم مسٹر کرچ چیف جج شہر وٹن برگ کی آمد کی خبر سنائی یہ بزرگوار (چیف جج) تقریباً پچاس سال کی عمر کے ہونگے۔ ضعیف الجثہ مگر شکیل صورت تھے۔ بال صرف اسقدر سفید تھے کہ ایک بھورا رنگ پیدا ہو گیا تھا۔ آنکھون سے فراست چمکتی تھی مگر تبسم سے سنگدلی کے آثار نمایان تھے۔ غرض جج صاحب کمرے مین تشریف فرما ہوے۔ اور لیڈی تریزا کو سلام کیا ساتھ ہی لارڈ روزنتل اُنھین ایک گوشے مین لیجا کر یون باتین کرنے لگا "میری عزیز لڑکی نے ہنوز اُس غریب طالب علم کا خیال دل سے دُور نہین کیا۔ جسے چند روز پہلے آپ نے قید کیا تھا۔ اور جو ایک ناقابل قیاس ترکیب سے بھاگ گیا تھا" اتنا سننا تھا کہ جج صاحب کے چہرے سے جو خونخواری عیان تھی۔ وہ ہیبت اور وحشت سے مبدل ہو گئی۔

جج "خداوندا اُس نوجوان کے مقدمہ مین مین کچھ دخل دے نہین سکتا۔

لارڈ روزنتل "نہین۔ مین یہ نہین چاہتا کہ اُسکو کسی قسم کا نقصان پہونچایا جائے کیونکہ اُس نے مجھپر بڑا احسان کیا ہی مین اسی قدر کارروائی چاہتا ہون کہ وہ شہر بدر کر دیا جائے۔ اور آپ سے اتنا طالب ہون کہ اسکو نہایت مخفی طور پر جلد اس سرحد سے نکال دیجیے"

جج "اگرچہ کُل روے زمین کے خزانے بھی مجھے دیے جائین۔ تاہم مین اُس کام مین دخل نہ دونگا۔ جب وہ قید سے نکل بھاگا۔ اور اسی شہر مین ہماری حکومت کی ہنسی اُڑانے لگا۔ اگر میرے امکان مین ہوتا تو اُسی وقت مین نے گوشمالی کی ہوتی؟

لارڈ روزنتل "یہ کیا بات ہی کہ آپ اس درجہ اُس سے خائف ہو رہے ہین اور الگ تھلگ رہنا چاہتے ہین؟"

جج۔ نے تھوڑی دیر سکوت کیا۔ اور گھبرائی ہوئی آواز سے کہا "مین وہ بات اُس سے بھی کہنے کی جرأت نہین کر سکتا۔ جو مرنے کے وقت ایمان کی تلقین کیلیے

آتا ہو"۔ اتنا سُنکر لارڈ روزنتل کو دوسرے مہمانون کے آجانے سے اُدھر متوجہ ہونا پڑا۔
ضیافت کے وسیع ہال مین بہت سے جنٹلمین اور لیڈیان جمع تھین۔ عہدہ داران ازلعلوم
ومینونسپلٹی سرکاری لباس مین شریک جشن ہوے تھے۔ اکثر لیڈیان حسین تھین۔ مگر
حوروش تریزا کی دلفریب صورت اور بھولے چہرے سے کسی کا حُسن فوق نہ لیجا سکتا تھا۔
قلعہ کی بڑی گھنٹی بجنا شروع ہوئی۔ جو دسترخوان تیار ہونے کی نشانی تھی۔ کمرے مین
بیٹھے ہوے تمام مہمان مع صاحب خانہ اُٹھکر جلوس کے ہمراہ دعوت خانہ کی طرف چلے۔
وہان نہایت شفاف روشنی تھی۔ عمدہ کھانے اور نفیس میوے طلائی برتنون مین میز پر
رکھے تھے لارڈ روزنتل میز کے سرے پر بیٹھ گیا اور لیڈی تریزا اُسکی جانب راست
تھی جسکی آنکھین اُن سٹو سے زیادہ مہمانون مین فوسٹ کو حسرت سے ڈھونڈھ رہی تھین
ہامیل میریا کے قریب بیٹھا تھا جب تمام مہمانون کھانے مین مشغول ہوے اور آپس مین
ایک دوسرے سے باتین کرنے لگے۔ تو ہامیل کو میریا کے ساتھ گفتگو کرنے کا اچھا موقع ہاتھ آیا۔
ہامیل (میریا سے) "بیگم صاحبہ! گو تھوڑے ہی دنون سے مین آپ کو جانتا ہون۔
مگر آپ کی نیک خصلت اور شریفانہ ناز و ادا میرے دل پر سحر خیز اثر پیدا کر رہے ہین"۔
میریا سمجھ گئی کہ ہامیل کی تقریر کا ماحصل کیا ہے۔ اور کہنے لگی "مسٹر ہامیل! آپ میری
عزت بڑھاتے ہین مین صرف ایک غریب کسان کی یتیم لڑکی ہون۔ اور اگر لیڈی تریزا
کی متوفی مان میرے حال زار پر ترس نہ کھاتین تو مین آج اتنی عزت کو ہرگز نہ پہونچ
سکتی جو ایسے عالیشان جشن مین شریک ہونے سے مجھے حاصل ہے"۔
ہامیل۔ (دلی جوش سے) "اگر آپ ایک جھونپڑے کی رہنے والی ہوتین اور بالفرض
مین جرمن کا ایک ذی رتبہ شاہزادہ بھی ہوتا تو آپ کی ایسی نیک سیرت
سنجیدہ مزاج خوش اطوار لیڈی سے عقد کرنا اپنا فخر سمجھتا۔
میریا نے کچھ جواب نہ دیا۔ اور شرم سے آنکھین نیچی کیے ہوے اُس کمرے سے
چلی گئی۔ اُسکے انداز سے ہامیل سمجھ گیا کہ وہ مجھسے عقد کرنے پر راضی ہے۔ خیر۔ میریا
ابھی گئی ہی تھی اور اُسکی دلربا صورت ہامیل کی آنکھون سے پورے طور پر

غائب نہ ہوئی تھی کہ اُسکے کندھے پر کسی کا ہاتھ پڑا ہامیل نے پلٹ کر دیکھا تو ایک خوبصورت نوجوان عمدہ لباس پہنے بازو کے قریب آبیٹھا ہی۔ تھوڑی دیر غور کرتا رہا کہ یہ بھی انھین مہمانون مین ہی۔ مگر جب غور سے نگاہ کی تو معلوم ہوا کہ وہ اجنبی شخص ہی۔

اجنبی۔ (آہستہ سے) "آپ اُس نوجوان لیڈی سے محبت رکھتے ہین؟ جو ابھی اس کمرے سے گئی ہی؟"

ہامیل۔ (برہمی سے) وہ بات تمسے کیا تعلق رکھتی ہی؟"

اجنبی۔ (ملائمت سے) "مین ابھی آپ پر ثابت کردونگا۔ آپ کو یاد ہی کہ کسی کا احسان آپ پر ہی اسلیے کہ اُسنے کسی وقت موت کے پنجے سے چھڑایا تھا؟"

ہامیل "ہان بے شک ایک شخص کا بار احسان میری گردن پر ہی۔ جسکو مین کبھی نہ بھولونگا۔ لیکن اب کیا آفت مجھپر نازل ہوئی ہی جس سے بچانے کے لیے آپ آئے ہین؟"

اجنبی "ہان وہ تو گذر گئی۔ مگر یاد ہی کہ کسی نے آپ کو عدالت دم کی پھانسی پانے سے بچایا تھا؟"

ہامیل۔ اچھی طرح یاد ہی۔ اگر آپ میرے اُس محسن کو جانتے ہون تو ———"

اجنبی "میری تقریر پوری سُن لیجئے۔ آپ کو یاد ہی کہ کسی شخص نے اِس قلعہ کی فصیلون پر بھی آپ کی جان بچائی تھی"

ہامیل "یاد ہی۔ آپ اُس سے واقف ہین۔ جو ایسی مصیبت کے عالم مین میرے لیے سینہ سپر ہوا؟

اجنبی "وہ ایک ہی شخص تھا۔ جو دو مرتبہ آپ کے کام آیا۔

ہامیل "مین اُسکا نہایت ممنون ہون۔ جسنے دو دفعہ ایک عجیب طرح سے میری جان بچائی"۔

اجنبی "اب وقت بیکار نہ کھونا چاہیے۔ یہی وہ وقت ہی جس مین آپ اُن احسانات کا [illegible] سن سے کر سکتے ہین۔

ہامیل۔ (تعجب سے) "میرا محسن! کہان ہی؟ اور اسکی وہ کیا خواہش ہی جسکو مین پوری کرون؟"

اجنبی "وہ یہین ہی۔ مین ہی ہون"

ہامیل "آپ!"

اجنبی "جی ہان مین ہی"

ہامیل "تو پھر وہ خواہش بیان کیجیے۔ مین قسم کھاتا ہون کہ اگر مجھسے ممکن ہی تو اسکی بجا آوری مین کوتاہی نہ کرونگا"

اجنبی "آپ میری خواہش نہایت آسانی کے ساتھ پوری کر سکتے ہین۔ جبکہ آپ کا دلی التفات تریزا کی چھوٹی خواص میریا پر ہی" اتنا کہا اور جیب سے ایک کاغذ نکال کر ہامیل کے ہاتھون مین دیدیا۔ جسپر کچھ لکھا ہوا تھا۔ ہامیل متعجبانہ نظر سے عبارت پڑھکر اُس اجنبی کو حیرت اور بدگمانی سے دیکھنے لگا۔

اجنبی "مین دو مرتبہ آپ کی جان بچانے کا سبب ہوا ہون۔ اسکے صلہ مین یہ کوئی بڑا کام نہین کہ اسپر آپ دستخط کر دیجیے۔"

ہامیل "آپ میری زندگی کے باعث ہوے ہین۔ اور اس نظر سے بیشک یہ کچھ مشکل امر نہین۔ لیکن اسوقت لکھنے کا سامان یہان موجود نہین ہی۔ مین کیسے دستخط کر سکتا ہون۔ ہان اپنے خاص کمرے مین پہونچنے کے بعد ضرور کر دونگا"

اجنبی "میرے پاس سب چیزین موجود ہین" یہ کہکر جیب مین سے قلم اور دوات نکال کر ہامیل کے آگے رکھدی"

ہامیل "دوسرے مہمان ہمین دیکھ رہے ہین۔ غالبًا لارڈ روزنتل ہماری اس حرکت کو آئین کے خلاف سمجھیگا"

اجنبی "آپ ملاحظہ فرمائیے۔ کسی کی نظر ہم پر نہین پڑ رہی ہی۔ تمام لوگ اپنی اپنی گفتگو مین محو ہین۔ ہامیل نے نگاہ کی تو اجنبی کا قول صحیح پایا۔ اُسنے بے تامل قلم اُٹھا کر اُس کاغذ پر کچھ لکھ دیا۔ اُسیدم اجنبی شخص نے کاغذ اسکے ہاتھ سے لیکر ایک اور شخص کے حوالہ کیا

ہامیل تعجب سے اُسکو دیکھنے لگا جو کاغذ پاکر چلتا ہوا تھا۔

اجنبی "وہ کاغذ مین نے اپنے خدمتگار کے حوالے کیا ہی۔ وہ کمال حفاظت سے رکھے گا"

ہامیل کچھ جواب دینے ہی کو تھا کہ دعوت خانے مین ایک پُرخوف شور بلند ہوا۔ اور لارڈ روزنتل کا چہرہ غصے سے سُرخ ہو گیا۔ اس ناگہانی واقعے کے سبب تمام مہمان اپنی اپنی جگہہ سے اُٹھ کھڑے ہوے۔

تیرھوان باب

جشن مین تہلکہ

ایسے جشن عظیم مین جو فتنہ و برہمی پیدا ہوئی اُسکا اصلی سبب معلوم ہونے کے لیے ہمین یہ بیان کرنا چاہیے کہ جب ہامیل اور اجنبی شخص باتین کر رہے تھے تو دوسرے مہمانون مین کیا گذر رہا تھا۔

ماہ جبین تریزا اپنے قریب بیٹھنے والے مہمانون سے نہایت خلق کے ساتھ باتین کرنے مین شریک تھی۔ مگر اُسکی اندرونی افسردگی اور پیچ وتاب سے ظاہر تھا کہ اُسکا دل رنج والم سے خالی نہین ہی۔ جج صاحب بادہ نوشی مین مشغول تھے۔ ہرن کے کباب جو نہایت عمدگی سے لگائے گئے تھے۔ زیادہ کھا جانے کی وجہ سے اسکے ہضم کرنے کے لیے اُنھین اسی مقدار کی شراب بھی ضرور تھی۔ لارڈ روزنتل کو ایک معزز مہمان کے ساتھ دینے مین کوتاہی کرنا ٹھیک نہ معلوم ہوا۔ اور دوسرے امرا و عمائد و معززین کو بھی ان دونون کی پیروی کیے بغیر چارہ نہ تھا۔ لیڈیان بھی انگوری شراب کا ایک ایک جام چڑھائے بیٹھی تھین۔ ہنسی اور قہقہے کی آوازین بلند ہونے لگین۔ اور مہمانون مین اقسام نقل وحکایات اور گپ شپ شروع ہوئی۔ جج صاحب نشۂ شراب سے خوب گرم ہو کر لارڈ روزنتل اور دوسرے مہمانون سے جو قریب بیٹھے تھے کہنے لگے "اب تک آپ لوگون نے جو نقلین بیان کین یا سنے [illegible] قدر کا [illegible] باشندہ تھا اور

صرف اس قدر فائدہ ہوا کہ محفل مین ہنسی دل لگی ہوتی رہی۔ مگر مین آپ کی اجازت سے ایک ایسی نقل بیان کرنا چاہتا ہون جس سے نہایت لطف اُٹھے گا۔"

لارڈ روز نتل۔ جناب جج صاحب کے فرمان کی طرف سب صاحب متوجہ ہون تمام لوگ خاموش ہو گئے اور دُور بیٹھے ہوے لوگون نے بھی اپنی کرسیان نزدیک ہٹا لین۔

جج وہ چوبیس ۲۴ سال کا زمانہ گذرا جب مین نے اول اول عدالت ویانہ مین ملازمت کی سرکاری دفتر اور خاندان شاہی کے رجسٹر کے متعلق جو جو کام ہوتے تھے اُس کا بجا لانا میرے ذمے تھا۔ خیر۔ نوکوی کے ایک سال بعد امیر کبیر چارلس کے محل سے میری طلبی آئی۔ جو شہنشاہ حال کے بھائی ہین۔ غرض بیگی مجھے ایک عالی شان کمرے مین لے گیا۔ وہان وزیر اعظم اور دوسرے اعلےٰ عہدہ دار و ملازم بھی موجود تھے۔ مجھے معلوم ہوا کہ امیر صاحب کے مشکوے معلےٰ مین عنقریب وضع حمل ہونے والا ہی۔ مین نے اس امر عظیم کے درج رجسٹر کرنے کی غرض سے فوراً کاغذات وغیرہ تیار کر لیے۔ اس کمرے کے تین دروازے تھے پہلا وہ جس سے ہو کر مین اندر پہونچا تھا۔ دوسرا دروازہ امیر چارلس کی بی بی کے کمرے کو جاتا تھا۔ اور تیسرا گہوارے کا کمرہ تھا۔ آپ لوگ شاید واقف نہونگے کہ جرمن کے شاہی خاندان مین بچہ پیدا ہونے کے بعد کیا کیا رسوم ادا کی جاتی ہین۔ اسلیے مجھے یہ بیان کرنا ضرور ہوا کہ گہوارے کا کمرہ کسے کہتے ہین اور اُسکے استعمال کی ترکیب کیا ہی۔ جب شہزادہ یا شہزادی پیدا ہوتی ہی تو دایہ اُسکو اپنے ہاتھون مین لیے ہوے اُس کمرے مین آتی ہی جہان عہدہ داران سلطنت جمع رہتے ہین اسوقت رجسٹرار اُس بچے کے پیدا ہونے کی ساعت اور اسکا حلیہ وغیرہ قلمبند کر لیتا ہی اور چند نشان جنھین ڈاکٹر بتاتا ہی۔ وہ بھی درج کیے جاتے ہین۔ غرض اسکے بعد دایہ بچے کو گہوارہ خانے مین لیجاتی ہی۔ اور دوسرے دن صبح تک وہان سے نہین نکلتی۔ شاہی گارد کا ایک سپاہی نہایت مستعدی سے اس کمرے پر پہرہ دیا کرتا ہی اگر اُسنے سوا ڈاکٹر کے محو ہین۔ کمرے کے اندر جانے کی اجازت دی تو گویا دہنی اُسکی موت کی علامت ہی۔ تولدگی

دوسری صبح کو تمام فوج محلسرا کے روبرو صف بستہ کیجاتی ہی۔ اور اس سپاہی کو جو پہرے پر تھا یہ عزت حاصل ہوتی ہی کہ بچے کو ہاتھ مین لیکر بالاخانے پر آتا ہی اور تمام فوج اور دوسرے لوگون کو دکھاتا ہی۔ سپاہی کو انعام و اکرام ملنے کے سوا اُسکا عہدہ بھی بڑھایا جاتا ہی۔ بس گہوارہ خانے کی رسم ختم ہو جاتی ہی"

سامعین "وہ عجیب نادر رسم ہی"

جج "اِسکا بہت دنون سے رواج ہی۔ جب آپ لوگ یہ سُن چکے تو جس قصے کو مین بیان کرنے والا ہون وہ بھی آسانی کے ساتھ بخوبی سمجھ جائینگے۔ مین نے ابھی بیان کیا تھا کہ امیر کبیر کے ہان سے میری طلبی ہوئی اور مین وہان جا کر اپنی خدمت کی بجاآوری کے لیے کاغذ وغیرہ تیار لیے بیٹھا تھا۔ تھوڑی دیر مین خود امیر کبیر اُس مقام پر تشریف لائے جہان ہم سب بیٹھے ہوے تھے۔ پورا ایک گھنٹہ سکوت اور تردد کے عالم مین گذرا۔ آخر ڈاکٹر برآمد ہوا۔ اور شہزادے کے پیدا ہونے کی خبر دی۔ اب جو ہمارے امیر لیپولڈ ہین۔ یہ وہی ہین جن کی ولادت کا ذکر مین کر رہا ہون"

لارڈ روز نتل۔ (جلدی سے) "اور جس سے میری عزیز بیٹی تریزا منسوب ہی۔ اور جو عنقریب اس قلعہ کو شادی کے لیے آئیگا" تریزا کے دل سے بے ساختہ ایک آہ نکلنے لگی جسکو اُسنے بہ مشکل رُوک لیا۔

جج "خیر جب شاہزادے کے تولد کی خبر آئی تو ہم سبھون نے ڈیوک (امیر) صاحب کو مبارکباد دی ایک نہایت قیمتی انگوٹھی ڈاکٹر کو انعام مین دی گئی۔ اور دایہ بچے کو ہاتھون مین لیے ہوے آئی۔ مین اپنی خدمت سے سبکدوش ہو گیا۔ یعنے تاریخ و ساعت ولادت لکھ چکا۔ شہزادہ تندرست اور قوی تھا۔ ڈیوک صاحب انتہاے مسرت سے پھولے نہ سماتے تھے۔ اُسی وقت سپہ سالار کو حکم بھیجا گیا کہ جو سپاہی گہوارہ خانے کی حفاظت کے لیے منتخب کیا گیا ہی۔ وہ حاضر کیا جائے۔ سپاہی آیا۔ ایک اونچے قد کا تھا جسکی عمر تیس سال کی ہوگی۔ وہ شہر ہنگری کا باشندہ تھا اور